

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا تَنَالْتُمْ مَرْغَبَاتِكُمْ وَأَمَّا لَكُمْ مِنْكُمْ شَوْقٌ بَلَدٌ

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

امام مہدیؑ کے متعلق احادیث و روایات کا سب سے جامع و مفصل
تفصیلی مجموعہ جس میں امام مہدیؑ کے متعلق احادیث و روایات
مکمل ہیں۔ یہ کتاب مسیحیت کے پیروکاروں کا آئینہ و نشان ہے

مؤلف
حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن خان صاحب مدظلہ
استاذ کرامت و مدرسہ اسلامیہ

مؤلف
مولانا محمد رفیع الرحمن خان صاحب مدظلہ
استاذ کرامت و مدرسہ اسلامیہ

اسلام میں
امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

حضرت مولانا محمد رفیع خاں صاحب مدظلہ العالی

میرزا محمد تقی قزوینی
چاپخانه دارالشعائر

بیش العلوم

۲۰۰۶ء - ۲۰۰۷ء: ریسرچ سٹوڈنٹ، ایم اے، اسلامیات، جامعہ اسلامیہ، کراچی۔ ۲۲۸۳۸۸۳
 ۲۰۰۷ء - ۲۰۰۸ء: ڈاکٹر، ایم اے، اسلامیات، جامعہ اسلامیہ، کراچی۔ ۲۲۸۳۸۸۳
 www.baitululoom.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۵	تقریب (حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب)	۱
۱۶	کلمات بارگاہ (حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب)	۲
۱۷	تقریب (حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب)	۳
۱۸	پیش لفظ (حضرت مولانا محمد تقی خان صاحب)	۴
۲۱	عرض مؤلف	۵
۲۴	مقدمہ کتاب (حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب)	۶
	باب اول ﴿عقیدہ ظہور مہدی﴾	
۳۰	وہ آیات جن میں امام مہدیؑ کی طرف اشارہ ہے	۷
۳۳	ظہور مہدیؑ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ	۸
۳۵	ظہور مہدیؑ کی قطعیت	۹
۳۶	امام مہدیؑ کے لیے "رضی اللہ عنہ" کا خطاب	۱۰
۳۶	حضرت مہدیؑ کے لیے "امام" کا خطاب	۱۱
۳۷	حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں اہل حق کا فتویٰ	۱۲
۳۸	امام مہدیؑ سے متعلق روایات کے راوی صحابہ کرامؓ	۱۳
۳۳	علماء کرام کی احادیث مہدیؑ کی بابت آراء	۱۴
۴۷	وہ کتابیں جن میں ضد امام مہدیؑ کا تذکرہ ہے	۱۵
۴۸	امام مہدیؑ کے بارے میں مستقل تصانیف	۱۶

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

کتاب

اسلام میں
امام مہدیؑ کی حقارت کا تصور

مؤلف

مولانا محمد تقی خان صاحب
ناشر مولانا محمد تقی خان صاحب

پیش لفظ

حضرت مولانا محمد تقی خان صاحب
اسلام آباد مولانا محمد تقی خان صاحب

باب اہتمام

مولانا محمد تقی خان صاحب

ناشر

بیت العلوم

پیش لفظ: مولانا محمد تقی خان صاحب
پیش لفظ: مولانا محمد تقی خان صاحب
www.baitululum.com

۱۷	امام مہدیؑ افضل یا شیعین؟	۵۱
۱۸	علامہ سید علیؑ کا جواب	۵۲
۱۹	علامہ ابن حجر مکیؒ کی کا جواب	۵۳
۲۰	علامہ سید محمد برزنجیؒ کا جواب	۵۴
	باب دوم	
	﴿حضرت امام مہدیؑ کا نام و نسب﴾	
۲۱	حضرت امام مہدیؑ کا نام	۵۹
۲۲	حضرت امام مہدیؑ کا نسب	۶۳
۲۳	لفظ "عسرت" کی تحقیق	۶۵
۲۴	حضرت امام مہدیؑ حسی ہوں گے یا حسی؟	۶۷
۲۵	ایک عجیب نکتہ	۷۰
۲۶	کیا حضرت امام مہدیؑ حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے؟	۷۱
۲۷	حضرت امام مہدیؑ کا لقب اور کنیت	۷۳
۲۸	حضرت امام مہدیؑ کی جائے پیدائش	۷۶
۲۹	حضرت امام مہدیؑ کی سیرت	۷۷
۳۰	امام مہدیؑ کی قیادت	۷۷
۳۱	امام مہدیؑ کا زمانہ	۷۸
۳۲	امام مہدیؑ کی صفات	۷۹
۳۳	حضرت امام مہدیؑ کی سیرت و اخلاق کریمانہ کا اجمالی نقشہ	۸۱
۳۴	حضرت امام مہدیؑ کا علیہ مبارک	۸۳
۳۵	حضرت امام مہدیؑ کی خلافت، ملی منہاج الملیمہؑ ہوگی	۸۶

۳۶	تجلیہ	۸۷
	باب سوم	
	﴿ظہور مہدیؑ کی علامات﴾	
۳۷	علامت نمبر ۱	۹۱
۳۸	علامت نمبر ۲	۹۲
۳۹	علامت نمبر ۳-۴	۹۳
۴۰	علامت نمبر ۵ مع فائدہ	۹۴
۴۱	علامت نمبر ۶	۹۵
۴۲	علامت نمبر ۷	۹۶
۴۳	علامت نمبر ۸	۹۷
۴۴	علامت نمبر ۹-۱۱	۹۸
۴۵	علامت نمبر ۱۲-۱۳	۹۹
۴۶	علامت نمبر ۱۴-۱۵	۱۰۰
۴۷	علامت نمبر ۱۶-۱۸	۱۰۱
۴۸	علامت نمبر ۱۹	۱۰۲
۴۹	علامت نمبر ۲۰-۲۳	۱۰۵
۵۰	علامت نمبر ۲۴-۲۵	۱۰۶
۵۱	فائدہ	۱۰۶
۵۲	علامت نمبر ۲۸	۱۰۷
۵۳	علامت نمبر ۲۹	۱۰۸
۵۴	علامت نمبر ۳۰	۱۰۹

باب چہارم	
ظہور مہدیؑ سے قبل کے واقعات ﴿	
۵۵	خروج سفیانی
۵۶	سفیانی کا نام
۵۷	سفیانی کی حکومت اور مدت حکومت
۵۸	تخت سفیانی کی تختی
۵۹	خروج سفیانی کی کیفیت
۶۰	حمید (لڑم استحقاقی لڑم تقطعی)
۶۱	سفیانی کا جھنڈا
۶۲	خروج سفیانی کا اعلیٰ نقشہ
۶۳	فائدہ
باب پنجم	
ظہور مہدیؑ کی ترتیب زمانی کے ساتھ واقعات کے تناظر میں ﴿	
۶۴	دریا بے فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا
۶۵	سفیانی کی المیہ اور اسباب و فیروہ سے جنگ
۶۶	سفیانی کی ترک اور روم سے جنگ
۶۷	سفیانی کا فساد برپا کرنا
۶۸	امام مہدیؑ کا مکہ میں روپوش ہونا
۶۹	گورنر مکہ کا دھوکہ دینا

۷۰	حج کی ادائیگی کا امیر کے بغیر ہونا
۷۱	سات بڑے بڑے علماء کا امام مہدیؑ کو تلاش کرنا
۷۲	فائدہ
۷۳	امام مہدیؑ کا حجر اسود کے پاس ملنا
۷۴	فائدہ
۷۵	امام مہدیؑ کا بیعت لینا
۷۶	امام مہدیؑ کا پہلا خطبہ
۷۷	امام مہدیؑ کے اعراب و انصار
۷۸	ابدال، مصائب اور نجات سے کون لوگ مراد ہیں؟
۷۹	مقام بیدار میں لشکر سفیانی کا وضو
۸۰	اہل خراسان پر کیا جاتی؟
۸۱	خراسان سے سیاح و مجتہدوں کے ساتھ روانگی
۸۲	سفیانی کے ساتھ جنگیں
۸۳	کلمہ حق کہنے کی سزا
۸۴	امام مہدیؑ کی کرامت
۸۵	سفیانی کا بیعت کرنا
۸۶	مہد شکنی
۸۷	سفیانی کا قتل
۸۸	مال غنیمت کی تقسیم
۸۹	استحکام اسلام
۹۰	فائدہ
۹۱	جنگ عظیم

۱۳۳	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت
۱۳۴	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۵	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۳۶	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۷	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۸	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۳۹	حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۰	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۱	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۲	حضرت عذیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۳	حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۴	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۵	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۶	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۷	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت
۱۴۸	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۴۹	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۰	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۱	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۲	حضرت عمرو بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۳	حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۴	حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

۱۵۵	حضرت اسماء بنت جمیس رضی اللہ عنہا کی روایت
۱۵۶	حضرت قرۃ العزنی رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۷	حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۸	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۵۹	حضرت ابو سعید بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۶۰	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۶۱	حضرت ذی بنجر رضی اللہ عنہ کی روایت
	باب ہفتم
	منکرین و مدعیان مہدویت
۱۶۲	منکرین و مدعیان مہدویت
۱۶۳	منکرین ظہور مہدی
۱۶۴	تنبیہ
۱۶۵	مدعیان مہدویت
۱۶۶	امام مہدیؑ کے بارے میں علامہ ابن خلدون کے نظریات کی تحقیق
۱۶۷	مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی تحریر
۱۶۸	ایک ضروری وضاحت
۱۶۹	مختصر موعودۃ القرون عن ابن خلدون
۱۷۰	امراول
۱۷۱	روایات مہدیؑ صحیحین میں مروی نہیں؟
۱۷۲	ظہور مہدیؑ پر اجماع مطلق صالحین
۱۷۳	کیا بخاری و مسلم میں تمام روایات کا ہونا ضروری ہے؟

۱۷۴	شیخ یوسف بن عبد اللہ کا جواب	۲۲۵
۱۷۵	علامہ ابن کثیرؒ کی تحقیق	۲۲۵
۱۷۶	مرتب کتاب البرہان شیخ جاسم کی وضاحت	۲۲۶
۱۷۷	امردوم	۲۲۷
۱۷۸	امردوم	۲۲۸
۱۷۹	کیا ہرج مرج مقدم ہوتی ہے؟	۲۲۹
۱۸۰	امردوم	۲۳۰
۱۸۱	امردوم و ششم	۲۳۰
۱۸۲	جرح مبہم پر تہمیل مقدم ہوتی ہے	۲۳۲
۱۸۳	علامہ ابن خلدونؒ کا احادیث مہدیؑ پر تبصرہ	۲۳۳
۱۸۴	مبہم الجبر کے وقت مفسر پر محمول ہوتا ہے	۲۳۵
۱۸۵	امردوم	۲۳۶
۱۸۶	حدیث "لامہدی الا عیسیٰ ابن مریم" کی توجیہات	۲۳۸
۱۸۷	فائدہ	۲۳۷
۱۸۸	شیخ یوسف بن عبد اللہ کی تحقیق و تنقید	۲۳۹
۱۸۹	مرتب کتاب البرہان کی تنقید	۲۴۱
۱۹۰	شیخ احمد شاکر کی تنقید	۲۴۳
۱۹۱	مولانا مودودیؒ کا نظریہ مہدویت	۲۴۴
۱۹۲	علامہ اقبالؒ کا نظریہ مہدویت	۲۴۹
۱۹۳	مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا نظریہ مہدویت	۲۵۶
۱۹۴	مولانا ابوالکلام آزادؒ کا نظریہ مہدویت	۲۵۸
۱۹۵	سوالات و جوابات	۲۶۰

تقریظ

جامع العقول والاعتقالات، استاذ العلماء والفقہاء، محقق زماں، مقرر شیریں دیاں

حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب مدظلہ العالی۔

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين اما بعد
حضرت علی مرضی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ
سربراہ آرائے خلافت ہوئے اور چھ ماہ بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت
سے دستبردار ہو گئے تو "الشاہدہ بقدر الجاہدہ" کے تحت بارگاہ خداوندی سے ان کو یہ انعام
دیا گیا کہ آخر زمانے میں ان کی اولاد میں سے ایک عظیم القدر خلیفہ ہونا مقرر فرما دیا جس
کو دنیا "مہدی" کے نام سے جانتی ہے۔

عربی زبان میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن ان میں سے
اکثر ناوردایاب ہیں اور جو دستیاب ہیں، ان سے اردو زبان طبقہ مستفید نہیں ہو سکتا نیز اس
موضوع پر اردو میں ایک آدھ کتاب ہی کا حوالہ ملتا ہے جس میں مکمل تفصیلات نہ ملنے کی وجہ
سے قاری تحقیق کا فکار رہتا ہے اس لحاظ سے عزیزم محمد ظفر سلطانیؒ کی غائیہ پہلی کاوش ہے جو
اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کے عقائد کی آئینہ دار اور اس کی تفصیلات کو عاویٰ ہے۔
اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائیں اور عزیز مذکور کو مزید تصنیفی
خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین

عبدالرحمن اشرفی

خادم اللہ بیٹ جاسم اشرفی مسلم ٹاؤن لاہور۔

۱۶ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ

کلماتِ بابرکات

بحر العلوم، موت، اسلاف، رأسِ الانبیاء
حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ادام اللہ بقاؤہ علیہ

ہذہ المقالة من مولانا محمد ظفر اعز اللہ ایاہ، موجبات،
سالیات، رانعات، صادقات جزی اللہ ایاہ

اخبار المقالة

موجبات، سالیات، صادقات رانعات، مفرحات، باقرب
فیہما علمٌ لحق باحبیب اسمعوا سمعاً قبولاً بالیب
ماہیات، ثابتات، بارغیب فافروہا وانظروہا یا قریب

(نوٹ: اراقم الحروف کی درخواست پر حضرت الاستاذ نے پہلے نمبر میں مصنفہ جاسمات تحریر فرمائی تھی، بعد میں اشعار کے بعد اپنی تقریر کو از خود ہی منتقل فرمایا، اور باقی حصہ سے یہ لے پایا کہ ان دنوں کو ابراہیم یار محمد زہر نظر مقالہ کا حصہ بنادیا جائے۔
اگرچہ میں کہتا ہوں کہ حضرت نے اس بات کی شکایت ہی فرمائی ہے کہ مذکورہ اشعار بحر میں نام کے وزن پر ہیں۔)

تقریظ

استاذِ اعلیاء، مقرر شیریں بیاں، نائبِ مہتمم جامعہ اشرفیہ
حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ

عزیزم مولوی حافظ محمد ظفر سلمہ کا مقالہ کا مختلف مقامات سے معائنہ کیا و لی خواہش پیدا ہوئی کہ یہ مقالہ اگر جلد از جلد طبع ہو جائے تو اس تحقیق اور ریسرچ سے بہت سارے احباب کو نفع ہوگا۔

یہ مقالہ جو کہ اب پوری کتاب کی شکل میں تیار ہو چکا ہے اور جس میں تمام امور کے حوالہ جات لکھے گئے ہیں اور پھر سلف صالحین کے اقوال اور احادیث مبارکہ سے ان کو مزین کیا گیا ہے۔

میری دیانت و ارادہ رائے ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقت پسندی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرے گا تو یہ بات بالکل میاں ہو کر اس کے سامنے آجائے گی کہ سیدنا حضرت امام مہدیؑ کی آمد حقیقت پر مبنی ہے اور اس سے انکار تعصب اور عناد کی وجہ سے ہی کیا جاسکتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ میرے اس عزیز اور اس کے اساتذہ اور اس کتاب کے ناشر کے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنادے۔ آمین

(حافظ) فضل الرحیم

خادمِ اعلیاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۰ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ

پیش لفظ

استاذ العلماء، مقرر شعلہ بیاں، سر پرست و مربی من

حضرت مولانا محمد کفیل خان صاحب دامت برکاتہم

الحمد لله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطلقوا

وجود مہدی، علامات مہدی اور عقیدہ تقیہ مہدی

یہ وہ معرکہ فائزہ، اہم اور شجیدہ موضوع ہے جس پر اردو ادب اور دینی لٹریچر میں کوئی شجیدہ اور اہم تحریر مکمل وضاحت و صراحت سے موجود نہیں، اگر ہے بھی تو وہ خارجیت یا رافضیت کے زیر اثر افراط و تفریط کا شکار۔

راہ اعتدال پر گامزن رہتے ہوئے، مناظرانہ رنگ لیے بغیر اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کا موقف مکمل احتیاط اور دلائل و براہین سے آراستہ فی الحال دستیاب نہیں۔ ممکن ہے کہ کبھی اس موضوع پر مناظرانہ مبالغہ آرائی کے بغیر کچھ لکھا گیا ہو جو اب موجود نہیں۔

اس موضوع کی سب سے اہم بات یہی ہے کہ اس میں راہ اعتدال اور مسلک اکابر کو ہر آن پیش نظر رکھنا ہی اس موضوع سے انصاف کے تقاضے پر اکر تا ہے، ایک بال برابر آگے پیچھے ہونا رافضیت کی اندھیر نگری میں گرنے یا خارجیت کے طہری جال میں پھنسنے کے مترادف ہے۔

زیر نظر مقالہ جو جامعہ اشرفیہ کے ہونہار اور ذی استعداد طالب علم حافظ مولوی محمد نظیر سہیل کی تحقیق و کاوش کا نتیجہ ہے، کئی اعتبار سے علم دوست اور صاحبان ذوق کے

لیے تسکین کا سامان لیے ہوئے ہے۔

(۱) از اول تا آخر تحریر اپنے موضوع سے مکمل مربوط اور زنجیر کی کڑیوں کی طرح جڑی ہوئی نظر آتی ہے۔

(۲) وہ تمام کتب جن کے حوالے درج کیے گئے ہیں، ان کے تمام حوالہ جات اصل کتابوں سے اخذ کر دیے ہیں۔

(۳) سب سے اہم اور خاص بات یہ کہ پورے مقالے میں کہیں بھی مناظرے، بھاد لے اور مکارے کا رنگ نظر نہیں آتا جو میرے خیال میں ایک مشکل ترین کام تھا جسے بخوبی انجام دیا گیا۔

(۴) ایک اور اہم ترین اور خاص بات یہ ہے کہ ملک کے مایہ ناز علمی مراکز اور دینی مدارس کے تصدیق شدہ فتاویٰ جات مسلک ہونے سے اس مقالے کی اہمیت دو چند ہو گئی ہے۔

(۵) اسی طرح وہ حضرات علماء کرام جن کی رائے اس مسئلے میں کچھ اختلافی پہلو لیے ہوئے تھی، اس کو بطریق احسن فتاویٰ جات کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔

(۶) انداز انتہائی مرتب، مضبوط اور جامع ہے، طرز تحریر دلچسپ اور پُرکشش ہے جس کی وجہ سے یہ مشکل موضوع بھی قاری کی توجہ آسانی حاصل کر لیتا ہے۔

بہر حال ایہ ایک عمدہ بلکہ عمدہ ترین کوشش و کاوش ہے جسے جتنا بھی سراہا جائے، کم ہے اور خصوصی طور پر اس کوشش کے پس منظر میں استاذ العلماء حضرت مولانا پرویز میسر ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب مقلد استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ کی خصوصی توجہات اور مہربانیاں ہیں جنہوں نے مقالہ نگار کو انتخاب موضوع سے اختتام تحریر تک اپنے قیمتی ترین اوقات سے نجات و باریکات عنایت فرمائے اور یوں یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا اور پھر اکابرین علماء کرام کی تقریحات نے اس پر چار چاند لگا دیے۔

[illegible]

جس نے چاہا وہ خود مہدی سے مل گیا اور چتر گوب سے کوئی خدمت نہ
 ہوئی۔ میں بھی وہاں کے محسوس نہیں کیا۔ ساتھیوں نے پہلے سے متنبہ کیا تھا کہ
 رات بعد چلی قوری اور صبح صبح۔ حق۔ مطلقاً تو جھٹکا نہیں ہے۔ پہلے
 واپس نہ آیا۔ یہ خدمت انتہائی ہے۔ آج سے دن چار مہدی ہوئے۔ دستاویز
 کی کوشش کی جس کا انجام ہوا خرابی کا ہی ہوا۔

میں نے اس کی نسبت سے تو قاریں اور تہذیب و ملت میں ہر لحاظ سے کام میں لیا۔

(۱) کتاب میں ہم مہدیؑ سے متعلق احادیث و روایات سے مفاد حاصل کئے گئے ہیں۔ یہ سب امید کے۔ نہ مہدویؑ سے متعلق احادیث و روایات سے مفاد مجموعی قارئین کے ذہن میں جگ پائیں گے۔

(۴) قصص و روایات کی بنیاد پر چھوڑ نہیں دے گی۔ لیکن جس چورمذہب و مکتب کی مراد سے جان کر بھی ضرورت کی تھا اس سے یہ سب کچھ بے حد صرف میں یا کیا ہو گا۔
ہے کہ قارئین کرام اس سے حوصلہ نہ ہوں گے۔

[illegible][illegible]

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کے خلیل اس رو سیاہ کی بھی مغفرت فرمادے۔ آمین

م

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ

﴿مقدمہ﴾

جانشین شیخ موسیٰ، استاذ العلماء، استاذ الحدیث
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب دامت برکاتہم

بیت محمدیہ
لکھنؤ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

اور حاضر میں عقائد و نظریات سے آگے ہوئے مختلف ممالکات میں سے
ایک رجحان امام مہدیؑ کے بارے میں مختلف ممالکات میں سے
ممالک میں مختلف ممالک کے دربار میں رہتے ہیں چنانچہ میں نے ممالک ممالک کا
امامی ممالک کے بارے میں ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔ کہیں
سے یہ شور مچا رہا ہے۔ ممالک میں ممالک ممالک کے ممالک سے یہ شور مچا رہا ہے
۔ امام مہدیؑ اور حضرت محمدیؑ کا یہ شور ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتا ہے
ہے۔ میں ایک دو سالوں میں ایسا کرنے والا ہے۔

بعض حضرات اپنی اپنی ممالک کے فروغ امام مہدیؑ کے ممالک قرار دیے
میں ممالک ممالک ہیں اور بعض حضرات یہی ممالک ممالک کے ممالک قرار دیے
کا ممالک امام مہدیؑ کی ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔

اس میں ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔ امام مہدیؑ کی ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔

میں سے اس کا تصور ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔ امام مہدیؑ کی ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔

یہ تصور امام مہدیؑ کی ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔ امام مہدیؑ کی ممالک ممالک کے ممالک میں پڑتے ہیں۔

اب میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ یہاں میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ یہاں میں یہ بات بھی نہیں ہے۔

اس میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ یہاں میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ یہاں میں یہ بات بھی نہیں ہے۔

میں سے ہیں، ان کو سونچنا آپ کی عقل و تدبیر سے پاتا۔

۱۔ کلمات المخرجات کی روایت میں مہدی کا نام آیا ہے، یہ قاضی و
عدالت کی خدمات اور اکابر محدثین و علماء کے اقوال و آراء کا ترجمہ کرام کے سامنے پیش
کیا جائے گا، یہ روایت مہدی کے بارے میں قاضی و عدالت کی متعدد روایات سے
بارے میں درست عقائد کی ذمہ داری میں جگہ پا سکیں۔

۲۔ روایات کلمات و آیات کا ترجمہ، اس کا نام یا باہر کی روایت

ناک یوں ہے۔

باب اول	عقیدہ کلمہ مہدی
باب دوم	نام و نسب اور سیرت
باب سوم	کلمات مہدی
باب چہارم	کلمہ مہدی سے قبل کے واقعات
باب پنجم	کلمہ مہدی کے بعد کے واقعات سے تا ظہور
باب ششم	امام مہدی سے متعلق صحیحین کی روایات، ۳۷۱ صحابہ و صحابیات کی روایات
باب ہفتم	مسیحین و عیسویان مہدیت
باب ہشتم	عقائد و عقوبت

۳۔ میں نے یہ مضمون محمد کلمہ مہدی کے پیش نظر پیش کیا ہے، جو مہدیوں
کے حق میں کلمات و عقائد کی تائید و تصدیق کے لئے ہے، جس سے
ان کو ان کے حق پر اور محمد و آل سے سچوئے دیکھ سکیں، یہ کتاب
مہدی کے حق میں مہدیوں کے حق میں ہے، جس سے ان کے عقائد و عقوبت
کے بارے میں ناخوشگوار خیالات کو ختم کر دیا جائے۔

المقر

محمد یوسف صاحب نقی

باب اول

(عقیدہ کلمہ مہدی)

قرآنی آیات کا کلمہ مہدی کی طرف اشارہ، آیات
مہدی، امام اور رضی اللہ عنہ کا خطاب، روایت صحابہ و
صحابیات، علماء و ائمہ کی آراء، ائمہ اربعہ، امام مہدی، مہدی و
شیعیان

واللہ اعلم

میں ایسی ایک تہا جس درجہ انتہا سے اتنا سوچنی و رہنے قریب سے
اس سے یہ وقوع قیامت و عذاب قرار دیا گیا ہے، اس عذاب کی صورت صحیح
احادیث میں کثرت سے موجود ہے۔

میدان طور پر عذاب قیامت و انیسوں میں تفسیر کیا گیا ہے چنانچہ محمد تانی
مبارک الرحمن امروہی اپنی کتاب ”عقیدۃ المسلم فی صوء لکتاب والسنۃ“ کے ص ۳۳
پر رقم طراز ہیں:

”عذاب قیامت میں سے بعض عذاب تہوئی ہیں اور بعض بڑی۔
پھر تہوئی عذاب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وہ عذاب جو واقع ہو چکی
ہیں۔ (۲) وہ عذاب جو اب تک واقع نہیں ہوئے۔ ان قسم میں
وہ عذاب بھی شامل ہیں جو کہ پوری ہو چکیں اور وہ بھی کہ جن کا
ظہور تک نہیں ہوا بلکہ آہستہ آہستہ ہوا، اسی طرح وہ عذاب بھی
کہ جو مکرر واقع ہوئے اور وہ بھی جو مستقل میں عذاب سے واقع
ہوں گی۔“

پھر آتے نہیں نہ ہر ایک کی تفصیلات مثالوں سے اور پتے پیش کی ہیں جن
سے فی الحال یہاں بحث کرنا مخصوص نہیں۔

عذاب قیامت میں سے ایک عذاب ”ظہور مہدی“ بھی ہے جس پر اس
مقام میں قدرے تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔ اللہ والہ العزیز۔

”ظہور مہدی“ سے متعلق عقیدے کی بحث سے پہلے اس موضوع سے متعلق
قرآنی آیات کا ذکر کچھ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۰ وہ آیات جن میں امام مہدی کی طرف اشارہ موجود ہے

حضرت امام مہدی کا آقاؑ میں سے ہونا تو کس امت پر ۱۰ آیتوں

میں اس طرف اشارہ کیا جاتا ہے

۵ و من اظلم من مع ملحد اللہ ان یدکر فیہا
اسمہ و سقی فی حر بہا اولک ما کان لہم ن
بذخیرہا لا حانیس لہم فی الدنیا حوی و لہم فی
الآخرہ عذاب عظیم (البقرہ آیت نمبر ۸۴)

اس آیت کے تحت علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں

جو کفر ہو لاء الحوی فی الدنیا مہدی
عمدی و عکرمہ و وائل بن داؤد (تیسرا ذکر اس ۸۸)
اور ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے، یا میں رسولی
کی تفسیر مہدی، عکرمہ اور وائل بن داؤد کے نزدیک "خراب
مہدی" سے لگتی ہے۔

ترجمہ یہ تفسیر قول "یا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی اصل رسولی خراب مہدی
سے ملتی ہوگی، مہدی، عکرمہ اور وائل بن داؤد کے لیے چونکہ احادیث سے ثابت شدہ
اعتدال میں تاخیر کرتے ہیں اس لیے اس وقت میں نے میں بظاہر کوئی حرج بھی نہیں
(۲) ای طرح علامہ ابن کثیر کی آیت قرآنی

۶ و بعد حد اللہ مثانی بنی اسرائیل و عنانہم انی
عشر عیاناً (۱۰۰۰)

سے تین بارہ حدیثوں کی روایت کی ہے جس میں امت میں بارہ عیان

۱۱ وہ آیات جن میں امام مہدی کی طرف اشارہ موجود ہے

۱۱ عن مسروق قال ک حبوب عبد اللہ بن مسعود
فی اسمہ عیسا و هو یقرن لہ بن لقال لہ رحیل بن
عبدالرحمن بن سنان رسول اللہ ﷺ کہ بئذک
ہذا الامم خلفہ فقال عبد اللہ ما سألنی عہا احد
من قدامت العراق فلک ثم قال نعم ولقد سالنا رسول
اللہ ﷺ فقال اثنا عشر کعبہ نقباء بنی اسرائیل ہذا
حدیث غریب من ہذا الوجه و اصل ہذا الحدیث ثابت
فی الصحیحین من حدیث جابر بن سمرة و رضی اللہ
عہ قال سمعت النبی ﷺ یقول لا یرال امر الناس
ما عہا ما ولیہم اثنا عشر رجلا ثم تکلم النبی ﷺ
بکلمة خفیة علی لسانہ ای ما ذا قال النبی ﷺ
قال کلہم من قریش و ہذا لفظ مسلم و معنی ہذا
الحدیث البشارة بوجود اثنی عشر خلیفہ صالحا یقیم
الحق و یعدل فیہم ولا یلزم من ہذا تو الیہم و تابع
الیہم بل وقد جلدہم اربعة علی لسانہ و ہم الخلفاء
الاربعة ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم
و مسہم عمر بن عبدالعزیز بلا شک عند الائمہ و بعض
بنی العباس ولا تقوم الساعة حتی تکلون ولا یتہم لا
مخالفة و الظاہر ان مسہم المہدی المشریہ فی
الاحادیث الواردة مذکرہ لہ ذکرانہ یواطئ اسمہ اسم
النبی ﷺ و اسم ایہ اسم ایہ فیہم الا الارض عدلا
(لسنا کما ملئت جورا و ظلما) (تیسرا ذکر اس ۸۷)

کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ تو اتر معنوی کی حد تک پہنچی ہو چکی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت کے درمیان اس درجے مشہور ہے کہ وہ ان کے عقائد میں شمار ہوتی ہے بس امام مہدیؑ کے ظہور پر حسب بیان علماء و عقائد اہل سنت والجماعت ایمان آنا ضروری ہے۔

ان میں سے ایک حدیث شریفہ میں ہے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے رسول کو بھیجا ہے کہ وہ اپنے امت کو اللہ کی طرف سے ایک نیا نبی بھیجے گا جو میری امت کو اللہ کی طرف سے ایک نیا نبی بھیجے گا۔"

۱۔ حاصل معنی الحدیث ان بعد مؤکد یقینی لا بد ان یکنون ۲۔ اور اس میں ہے کہ امام مہدیؑ کا بھیجا جانا مؤکد اور یقینی بات ہے اور یہ بات مسلمہ ہے۔

یہ حدیث مسموعہ و نامحذوہ ہے اور اس میں ایک مقام پر ہے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے اپنے رسول کو بھیجا ہے کہ وہ اپنے امت کو اللہ کی طرف سے ایک نیا نبی بھیجے گا جو میری امت کو اللہ کی طرف سے ایک نیا نبی بھیجے گا۔"

۱۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لیے کہ امام مہدیؑ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہیں۔ مہد صحابہ و تابعین سے ہے کہ اس وقت تک امام مہدیؑ کے ظہور کو شرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔

۲۔ اس حدیث میں ایک مقام پر ہے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے اپنے رسول کو بھیجا ہے کہ وہ اپنے امت کو اللہ کی طرف سے ایک نیا نبی بھیجے گا جو میری امت کو اللہ کی طرف سے ایک نیا نبی بھیجے گا۔"

۱۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لیے کہ امام مہدیؑ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہیں۔ مہد صحابہ و تابعین سے ہے کہ اس وقت تک امام مہدیؑ کے ظہور کو شرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔

۲۔ ظہور مہدیؑ کی قطعیت

۱۔ امام مہدیؑ کی قطعیت کا ثبوت احادیث و روایات سے ہے۔ ۲۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لیے کہ امام مہدیؑ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہیں۔ مہد صحابہ و تابعین سے ہے کہ اس وقت تک امام مہدیؑ کے ظہور کو شرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔

۱۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لیے کہ امام مہدیؑ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہیں۔ مہد صحابہ و تابعین سے ہے کہ اس وقت تک امام مہدیؑ کے ظہور کو شرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔

۲۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لیے کہ امام مہدیؑ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہیں۔ مہد صحابہ و تابعین سے ہے کہ اس وقت تک امام مہدیؑ کے ظہور کو شرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔

نے ایک نماز فجر کے وقت وہاں قتل کرنے کے لیے سیدنا یحییٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی قضا میں پڑھیں گے نماز کے بعد وہاں کا رٹ کریں گے، وہ یحییٰ بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت یحییٰ علیہ السلام اس کا خوف نہ کریں گے، اس وقت آپ قتل کیا جائے گا، وہ کتابہ قتل ہوگا اور یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا۔ یہ ہے وہ عقیدہ جس کے آنحضرت ﷺ سے ملے کر تمام سلف صالحین و صحابہ و تابعین اور ائمہ مجددین معتقد رہے ہیں۔

(نہج البلاغہ، ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳)

امام مہدیؑ سے متعلق روایات

کے راوی صحابہ کرام علیہم الرضوان

اس سے قبل آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی روایات اس قدر ثابت سے مروی ہیں کہ ان پر تو ترجموں کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے یہاں اس صحیح حدیث کو درج کیا گیا ہے۔ ان حادیث سے سمجھیں کہ امام مہدیؑ سے متعلق روایات نقلی ہیں اور ان روایات آپ کی کتاب سے باہر چشم میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام صحابی	حوالہ جات
(۱)	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۵۲
(۲)	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۵۹، بحوالہ افراد للدارقطنی والتاریخ لابن عبد کبر

۱۰	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	مسند ابی یعلیٰ ج ۱ ص ۳۵۹، المحصف لعبد الرزاق ج ۱ ص ۳۷۳، ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۹، ابن ماجہ ص ۳۰۸
(۱۱)	حضرت یحییٰ علیہ السلام	لذکرہ للبقرطی ص ۵۰۳
(۱۲)	حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۶۲، ترجمان البرہان ج ۲ ص ۳۰۲، مسند شریف ص ۷۳۳
(۱۳)	حضرت خضر رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۶۷، کتاب البرہان ج ۲ ص ۷۰۷، مسند شریف ص ۷۳۳، ابن ماجہ ص ۳۰۳
(۱۴)	حضرت عقیل رضی اللہ عنہ	الاشیاع لاشرائط الساعة ص ۲۲۲، ترجمان البرہان ج ۲ ص ۲۱۸، ابن ماجہ ص ۳۰۶
(۱۵)	حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۶۲
(۱۶)	حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ	ابو داؤد ج ۲ ص ۲۴۰، مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۳۵، مسند شریف ص ۷۳۰، ابن ماجہ ص ۳۰۶
(۱۷)	حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ	ترجمان ج ۲ ص ۴۶، ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۳۸۲، المحلی للفتویٰ ج ۲ ص ۷۰، مسند ص ۷۳۸، ابو داؤد ص ۳۸۲، ابن ماجہ ص ۳۰۸

(۱۲)	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ	المصنف لعبد البرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۱، ابوسوداؤد ج ۲ ص ۴۳۹، ترمذی ج ۲ ص ۳۶، ابن ماجہ ۳۰۸۳
(۱۳)	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	ترمذی ج ۲ ص ۴۶ بحاری ۱۱۰ ۷۱۱۰ مسلم طریق ۷۲۷۲ ۷۲۷۵
(۱۴)	حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ	مشکوٰۃ ص ۳۷۱، ترجمان السنة ج ۳ ص ۳۸۱، ابن ماجہ ۳۰۸۳
(۱۵)	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۷۲۸ ابن ماجہ ۳۰۸۸
(۱۶)	حضرت انس رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۶۷، ابن ماجہ ۳۰۸۷
(۱۷)	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۷۵
(۱۸)	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ	ترجمان السنة ج ۳ ص ۳۹۹، الاشاعۃ لاشراط الساعة ص ۲۲۳
(۱۹)	حضرت ابوالولید رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۸۲
(۲۰)	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما	کتاب الفتن ص ۲۳۸
(۲۱)	حضرت عمار رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۲۳۶، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۲۱

(۲۲)	حضرت انس رضی اللہ عنہ	آثار الیامہ فی جمیع لکرامہ ص ۳۵۶، الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۹۷
(۲۳)	حضرت محمد بن مسلمہ	کتاب الفتن ص ۲۶۴، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۱۳، ص ۷۳۱
(۲۴)	حضرت عبدالرحمن بن نوفل رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۲۶
(۲۵)	حضرت حسین رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۵۲
(۲۶)	حضرت علی رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۱۰
(۲۷)	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۶۷
(۲۸)	حضرت عمرو بن مہاجر رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۳۶۰
(۲۹)	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۳۶۰
(۳۰)	حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۱۱، ترجمان السنة ج ۳ ص ۳۹۶، ابوداؤد ۳۲۹۲
(۳۱)	حضرت اسامہ بنت عمیس رضی اللہ عنہ	کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۲۳، کتاب الفتن ص ۲۳۷
(۳۲)	حضرت قتادہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۷۲
(۳۳)	حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ	الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۹۵

(۳۸)	احمد بن محمد بن علی بن محمد	الحدادی بمطابقی ج ۲ ص ۱۰۴ ابو داؤد ۷۶۷۹ ۷۶۸۱ برمندی ۲۲۲۳
(۳۵)	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	کتاب الفتن ص ۱۹۰
(۳۶)	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	مسلم شریف ۷۶۷۶
(۳۷)	عزت بن عبد شمس مدنی	ابوداؤد ۳۲۹۲

ۛ علماء کرام کی احادیث مہدیؑ کی بابت آراء ۛ

عایت مہدی سے روئی تھا۔ ارام علیکم اور صواہر فی انسانی محبت آپ
 علامہؒ پہلے سے آپ احاطہ مہدی کی حالت علماء برائے ان۔ اگلی خطہ مائیں
 شیخ یوسف بن محمدؒ کو اہل اپنی کتاب "شرط السلام" سے "۱۵۰۰" روپے
 عایت مہدی کے عنوان سے تحفہ خریدواتے ہیں۔ "میں سے" مہدی کے سلسلے
 کی خور وایات ذکر کی ہیں (اور اس سے ریا: "وود وایات جو میں سے خوف طاعت چھوڑ
 دی ہیں) اور ترمذی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ علامہ نے اس کی تصدیق کی ہے،
 اس میں سے چند علماء کے اقوال میں یہاں بھی درج رکھتا ہوں

(۱) حافظ ابوالحسن آبرٹی کی رائے:

امام مہدیؑ کے نہروے متعلق احادیث یزیدی ثمت کے ساتھ حضور ﷺ سے تو یہ منقول میں، نیز یہ۔ وہ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، سات سال تک حکومت کریں گے۔ زمین کو بدل و انصاف سے مجروحیں گے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہازل ہوں گے تو امام مہدیؑ اہل کے نکلے۔ علیہ السلام نے امام مہدیؑ کے اور یہ کہ وہ اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے۔“

(۲) سید محمد ہرزقی کی وضاحت:

”تیسرا باب ابن ہادی اور قرعی مقامات کے بیان میں ہے جن کے بعد قہارستان کے بارے کی اور یہ مقامات رت ۱۰۰۰ میں۔ محمد ال

کے ایک امام مہدی کا ظہور ہے جو کہ قیامت کی پہلی بڑی علامت ہے اور یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہیے کہ اس سلسلے میں مختلف روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔
اور یہ بات کہ امام مہدی کے وجود اور آخر زمانے میں ان کے ظہور اور حضور مہدیؑ کی آمد میں سے امت کا طرہ رنجی نہ مہربان سے ہو۔ یہ حدیث تواتر معنیٰ میں پہلی ہوئی میں لہذا ان کا انکار کرنے کا کوئی مطلب نہیں۔

(۳) حدیث سفاریؒ کی کا بیان

امام مہدیؑ کے ظہور کی روایات کثرت سے مروی ہیں حتیٰ کہ وہ تواتر معنیٰ میں پہلی ہوئی میں اور یہ بات علماء اہل سنت والجماعت کے درمیان مشہور اور ان کے عقائد میں سے ہے۔ اس کے بعد علامہ سفاریؒ نے ظہور مہدیؑ سے متعلق احادیث و آثار اور ان کے راوی صحابہؓ کے نام ذکر کیے ہیں اور فرمایا کہ مذکورہ اور غیر مذکور صحابہؓ اور متعدد تابعین سے اس سلسلے کی روایات متعدد مروی ہیں کہ وہ سب مل کر قطعاً کا حوالہ دیتی ہیں لہذا امام مہدیؑ کے ظہور پر ایمان، تائید، اس سے جبراً کہ یہ بات اہل علم نے بیان ثابت شدہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں داخل ہے۔

(۴) قاضی شوکانیؒ کی تحقیق

امام مہدیؑ کی آمد سے بارے میں جس روایت پر آسانی ملے ہو ممکن ہے۔ وہ چنانچہ احادیث میں جس میں سے چوتھی، پانچویں اور چھٹی ایسی ضعیف ہیں کہ اس کے ضعف کی کافی ہو جاتی

ہے۔ شمس الدینؒ نے روایت کی کہ اس میں سے روایت ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ اصول حدیث کی اصطلاح سے متعلق کئی سلسلے میں پہلی سے روایات مروی ہوں تو اس سے تواتر حاصل ہو جاتا ہے۔ باقی رہے صحابہ کرامؓ کے وہ روایات جن میں امام مہدیؑ کے نام کی صراحت آئی ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں اور ان کا علم بھی وہی ہے جو مرفوع روایت کا ہوتا ہے اس لیے کہ اس قسم کے واقعات کے بارے میں اجتہاد کی بنیاد یہ ہے کہ ظاہر میں یا جائز۔

(۵) ذاب صدیق حسن خات کی رائے

امام مہدیؑ کے بارے میں مختلف روایات کثرت سے مروی ہیں تواتر معنیٰ میں پہلی ہوئی میں اور یہ روایات عامی کتب کے مجموعہ جات مثلاً سنن، صحاح اور مسانید وغیرہ میں موجود ہیں۔

(۶) شیخ جعفر کتانیؒ کا حوالہ:

”خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدیؑ خطر کے بارے میں احادیث متواترہ موجود ہیں۔ اسی طرح روایت میں ہیں اور اس میں کسی طرح کے بارے میں بھی متواتر احادیث موجود ہیں۔“ (یہ تمام قول کتاب ”اشرار اللہ“ ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ سے اخذ ہیں)

(۷) حافظ ابو جعفر عقیلیؒ کی وضاحت:

”حافظ ابو جعفر عقیلیؒ اپنی کتاب ”تائید المصنوع“ میں علی بن عقیلؒ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہوئے امام مہدیؑ سے متعلق روایات میں یہ حدیث

آیت امانت ہیں۔

”امام مہدی کے بارے میں اس حدیث سے ہے اس کا کوئی متناقض موجود نہیں اور نہ ہی یہ حدیث اس کے علاوہ کسی اور سے مشہور ہے البتہ اس سند کے علاوہ امام مہدی کے بارے میں بہت سی جید احادیث وارد ہیں۔“

ان میں زیادہ سے زیادہ آئی ن سنی حیات لیجئے ہوئے بھی کہا ہے کہ۔
”امام مہدی کے بارے میں بہت سی صحیح سند والی روایات موجود ہیں۔“

(۸) علامہ ابن حبان کی تحقیق

امام ابو حاتم ابن حبان البستی نے اپنی صحیح میں متعدد ابواب امام مہدی سے متعلق ذکر کر کے ان سے استدلال لیا ہے جس سے اس کے ایک بھی ان روایات کا صحیح اور کامل استدلال ہوتا معلوم ہوتا ہے۔

(۹) امام ابوسلیمان خطابی کا بیان

امام ابوسلیمان خطابی، حضرت انس بن مالک کی اس حدیث
﴿لَا تَعُودُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ الزَّهَّادُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾
کاشفہر والشہر کا جمعہ ﴿(طہرث)﴾
پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

”سال کا مہینے کے برابر اور مہینے کا بعد کے برابر ہوتا امام مہدی کے زمانے میں ہو گا یا حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانے میں یا پھر دونوں کے زمانے میں ہو گا۔“

(۱۰) امام بیہقی کی رائے

امام بیہقیؒ احادیث مہدی پر یوں تبصرہ نگاری فرماتے ہیں
”امام مہدی کے ظہور سے متعلق وضاحت احادیث میں یقینی طور پر صحت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ صحت سند کے اعتبار سے بھی ہے، نیز ان احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ امام مہدی حضور ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔“ (کتاب البرہان فی اس ۳۳۰-۳۳۲)

یہ چند علامہ کے قول آپ کے بارے میں تھے، علامہ ابن حبان نے پیش کیے تھے جن میں بھی اس سے زیادہ پیش ہے جاسکتے ہیں میں صرف صحت نہیں ترک کیا جاتا ہے۔

ابن حبان امام مہدی کے بارے میں تصنیف شدہ تمام کتابوں میں نہایت بھی اکر کر کا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں ضمناً امام مہدیؑ کا تذکرہ آیا ہے ﴿

(۱)	انصاف لعبد لبراق	اس میں گیارہ احادیث مہدی ہیں
(۲)	کتاب الفی	یہ سب سے زیادہ قدیم روایت مہدی سے اس میں احادیث مہدی ثبات سے مذکور ہیں۔
(۳)	المجمع للبرمندی	اس میں تین احادیث مروی ہیں۔
(۴)	معصف لاسی شبہ	اس میں سولہ روایات ہیں۔
(۵)	سین اس مہجہ	اس میں سات احادیث مروی ہیں۔
(۶)	سین میں دود	اس میں تیرہ احادیث مروی ہیں۔

مذکورہ روایات میں امام مہدی کا نام صریحاً مذکور نہیں ہے بلکہ ان کی روایات میں یہ صفتیں ملتی ہیں کہ وہ مہدیؑ ہوں گے۔

علامہ مہدی کے بارے میں مستقل تصانیف

ردیف	موضوع	تقریباً سال
(۱)	ابن ابی خثیمہ بن زبیر بقول بکلی کے انہوں نے اس موضوع کی احادیث کو جمع کیا تھا۔	۱۰۵۰ھ
(۲)	ابن النواوی	۱۰۵۰ھ
(۳)	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ سیوطی	۱۰۵۰ھ
(۴)	عبد بنوری	۱۰۵۰ھ
(۵)	امام ابن کثیر "الفتن والملاحم" میں انہوں نے اپنے رسالے کا تذکرہ کیا ہے۔	۱۰۵۰ھ
(۶)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۷)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۸)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۹)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۱۰)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ

علامہ مہدی کے بارے میں مستقل تصانیف

ردیف	موضوع	تقریباً سال
(۱)	کتاب اسرار فی علامات مہدی حر الرمان	۱۰۵۰ھ
(۲)	مشرط لورڈی فی مہدی المہدی	۱۰۵۰ھ
(۳)	بقول ابن مہدی کے اس رسالے کا نام "المواضع من الفتن والقواصم" ہے۔	۱۰۵۰ھ
(۴)	فرائد العکبر فی الامام المہدی المستظر	۱۰۵۰ھ
(۵)	محمد بن اسماعیل بن ابی العقیلی	۱۰۵۰ھ
(۶)	قاسم شافعی	۱۰۵۰ھ
(۷)	شہاب الدین عساکر	۱۰۵۰ھ
(۸)	محمد بن محمد بن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۹)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۱۰)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۱۱)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۱۲)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۱۳)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۱۴)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ
(۱۵)	ابن عساکر	۱۰۵۰ھ

(۲۴)	امام مہدیؑ کی ولادت	امام مہدیؑ کی ولادت بالاحادیث الصحیحہ
(۲۵)	شیخ محمد عظیم مہدیؑ	الاحادیث الواردة فی المہدیؑ فی میراث الخراج والتعبد
(۲۶)		المحمد الثانی فی بیان المہدیؑ من اولاد علیؑ بن ابی طالب
(۲۷)		رسالة فی المہدیؑ (ملخصاً) کتاب الزمان ج ۱ ص ۳۳۳ ص ۳۵۸
(۲۸)	مؤرخہ الطول علی ابن حنیبل وغیرہ	

امام مہدیؑ افضل یا شیعین؟

حضرت امام مہدیؑ کے متعلق علامہ ابن عربیؒ نے اس قول کی حقیقت بھی معلوم کیا ہے اور وہی ہے جس میں انہوں نے حضرت امام مہدیؑ و حضرت ابوہریرہؓ کے درمیان اور حضرت عمر فاروقؓ کی بھی یہ عظیم مصیبت کی ہے چنانچہ انہوں نے اس قول کو اس طرح نقل کرتے ہیں

عن ابن سیرین قبل له المہدی حیر و ابوہریرہ و عمر رضی اللہ عنہما قال ہو احیر منہما و بعدل منہما (نہج النہج ص ۲۵)

”علامہ ابن عربیؒ نے یہ کہا ہے چنانچہ امام مہدیؑ زیادہ بہتر ہیں یا حضرت ابوہریرہؓ و عمر رضی اللہ عنہما؟ تو ابن عربیؒ نے یہ کہا کہ امام مہدیؑ ان دونوں سے زیادہ بہتر ہیں اور نبی کے برابر ہیں“

اس قسم کی روایتیں علامہ سیوطیؒ سے بھی لگادی گئی ہیں ج ۲ ص ۹۲ پر نقل فرمائی ہیں جن میں سے ایک روایت تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ابن عربیؒ سے بیان منقول ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ فتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

فلما اذکان دلتک فاحسوا فی ہر یکم حتی تسموا علی الناس بخیر من ابی ہریرہ و عمر قبل الیابی حیر من ابی ہریرہ و عمر؟ فقد کان یفضل علی بعضہ (الامالی للعلامہ ص ۴۸)

”جب فتوں کا زمانہ آجائے تو تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تم حضرت ابوہریرہؓ و عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بہتر ثابت کیے آئے کی خبر کا سنو (پھر یہ تکلف) لوگوں سے پوچھا کہ یا حضرت ابوہریرہؓ و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی افضل کون شخص ہے؟ کا ”نہ“ دیا ”ہو“ تو بعض انبیاء پر فضیلت رکھتا ہو گا۔“

اس روایت کے الفاظ میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے، غالباً اس بات کی غلطی ہے۔
 علامہ ابن حجر میں اسی مکرر عصر کے بعد قال کا غلط ہونا چاہیے تو
 اس میں یہ ہے جو اب پر است۔ ہے۔ پھر قدک کے میں یہ اس کے بعد کا د معلوم
 ہوتا ہے یہ کہ علامہ ابن حجر کی پٹی کتاب میں فقہ کی طاعت بعدی کے بعد
 میں ہے کہ علامہ ابن حجر کے زمانے میں ابن طریح نے غلطی سے بعد میں یہ
 غلطی ہونا چاہیے۔ علامہ ابن حجر کی یہ روایت میں یہ غلط ہونا ہے۔
 علامہ سیوطی نے اس کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ سے تو اسے سے قبل ہی سے
 جس میں ابن سیرین کا قول یوں نقل کیا گیا ہے:

فایکون فی هذه لامة حلیة لا یفصل علیہ یومکرو ولا

عمر (ابن ابی نعیم میں ۹۳)

اس وقت میں یہ عید ہوگا اس پر حضرت امیر امیر رضی اللہ
 عنہ ہوگی نصیحت ہوگی۔

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ اولاً تو علامہ ابن سیرین کا اپنا قول
 ہے، کتب حدیث و اثر طاسمہ میں علامہ ابن سیرین (در خانا ایک در بزرگ) کے
 علامہ ابن سیرین کے قسم کا قول فقہوں نہیں۔ تاہم یہ روایت ضعیف سے چونکہ اس نے یہ
 روایت ابن سیرین و محدثین کے اس سے ضعیف قرار دیتے ہیں لہذا یہ کہ اس قول کو صحیح تسلیم
 نہیں کیا جائے تو اس میں ایسی تاویل کی جائے کہ جس سے علامہ ابن سیرین کا قول بھی
 درست ہو جائے اور صحیح حدیث کے ساتھ حق میں بھی۔ آگے چنانچہ مختلف علماء کرام نے
 اس قول کی مختلف توجیہات ذکر کی ہیں۔

﴿علامہ سیوطی کا جواب﴾

علامہ سیوطی نے درود و صدرا دونوں روایات کو نقل کیا ہے اور دونوں پر رد کیا ہے

امیر نے ایک دن دو دن حدیث کی روایت کی تاویل کی علامہ کی حد
 اس حدیث کی حالت ہے کہ حضور سید عالم سے روایت ہوئی۔
 مخاطب کر کے فرمایا کہ آخری زمانے میں نیک عمل کرنے والے
 کے لیے قرآن میں سے پچاس کے برابر اجر و ثواب ہوگا۔ یعنی قتل کی
 شدت اور کثرت کی وجہ سے پچاس کے برابر اجر ملے گا، اس کا یہ
 مطلب ہرگز نہیں کہ اپنے زمانے کے مسلمان صحابہ کرم سے مزاح
 جا میں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کی فضیلت اتنی زیادہ ہے اسی
 طرح امام مہدی کو شیخین سے افضل قرار دینا اس وجہ سے ہے کہ
 امام مہدی کے زمانے میں قتل کی شدت ہوگی چنانچہ ایک طرف
 تو رومی حمد آور ہونے کے لیے پر قول رہے ہوں گے اور دوسری
 طرف احباب ان کا عاصرو کیے ہوگا، اس سے وہ نصیحت ہرگز مراد
 نہیں جو زیادہ ثواب اور بعدی درجہ کی طرف لڑتی ہے اس لیے کہ
 صحیح حدیث اور احادیث اس بات پر وہاں ہیں کہ حضرت ابو بکر و عمر
 رضی اللہ عنہما، نبیاء و مرسلین کے بعد پوری مخلوق سے افضل ہیں۔

(الدر المنثور ج ۱ ص ۹۳)

﴿علامہ ابن حجر عسقلانی کا جواب﴾

علامہ سیوطی کے اس جواب کو علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی اپنی کتاب میں ذکر
 کیا ہے اور آخر میں تحریر فرمایا ہے:

”امام مہدی کی انصافیت اور ثواب کا اضافہ ایک امر تنسی ہے اس
 لیے کہ کبھی کبھار مفضول میں کچھ ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو افضل
 میں نہیں ہوتیں اسی وجہ سے تو خداؤں نے امام مہدی کا زمانہ پام
 کی تمن کی ہے اس لیے کہ امام مہدی کے زمانے میں نیک کام

کرنے والے کو زیادہ ثواب ملے گا اور گناہ گار کو توبہ کی توفیق ہو گی۔" (القول المختصر فی صفات المہدی المظہر ص ۱۷)

﴿علامہ سید محمد بزرگنجی کا جواب﴾

سید بزرگنجی علامہ سیوطی کی تحقیق غلط کرنے سے بعد اپنی تحقیق میں رقم فرماتے

تج

تحقیق بات یہ ہے کہ ہامی نصیبت کی جہات مختلف مطلق ہیں اس لیے ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ ہم کسی ایک فرد کو مطلق نصیبت دے دیں مگر حضور ﷺ کی کسی وکلی نصیبت دے دیں تو وہ بات سے درت و دست نہیں کیونکہ ہر مفسوس میں کسی نہ کسی جہت سے ان کی انسانی چیز پائی جاتی ہے جو افضل میں نہیں ہوتی۔" (الخ (۱۱) ص ۲۳۸)

معلوم ہو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اگرچہ محبت نبوی، مشاہدہ وحی و رسالت، سلام کی وجہ سے امام مہدی کی نصیبت حاصل ہے اور امام مہدی ان سے کم درجے کے ہیں لیکن چونکہ مخصوص صفات ان میں بھی ہیں جو تحقیق میں نہیں اس لیے علامہ ابن سیرین نے انہیں تحقیق سے بہتر قرار دیا ہے۔

علامی قادری نے اپنی کتاب "المغرب الوردی فی مدح سبب امہدی" میں تحریر فرمایا

ہے کہ:

"امام مہدی کی نصیبت پر یہ چیز بھی اہمیت رکھتی ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو "خلیفۃ اللہ" فرمایا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو زیادہ سے زیادہ "عبد رسول اللہ" کہا جاتا ہے۔"

(الخ (۱۱) ص ۲۳۸)

یہ بات توبہ کے علم میں ہوگی نہ آخر کسی وکلی پر وہی نصیبت حاصل ہو

یہ بات یہ کہ ہمیں اتنا رد و اداں پر عمل نصیبت پر ہے گا کہ وہ یہاں سے افضل، افضل نہیں رہے گا اور کوئی مفسول، مفسوس نہیں رہے گا۔

علامہ ابن سیرین کا یہ بیان امام مہدی کی نصیبت میں ہے۔ درجے کے ذریعہ دیکھنے والے تھے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ حضرت جیسی علیہ السلام اس کی قدامت میں تھے اور یہ اماموں کے امام مقتدی سے افضل ہوتا ہے اس لیے امام مہدی کو حضرت جیسی علیہ السلام پر یہ حروی نصیبت حاصل ہوگئی تھی یہ وہ مفسول و افضل نہیں رہا۔ مفسور مفسول ہے جیسی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے جس نے عوف رضی اللہ عنہ کی قدامت میں مارا چمکی ہے تو یہ اس وجہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی عوف رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے افضل ہو گئے الخ یہ ہے کہ یہ قول ان کے اختیار نہیں کیا جی طرح امام مہدی کو جیسی علیہ السلام پر اگلی نصیبت حاصل نہیں ہے۔

باب دوم

﴿حضرت امام مہدیؑ کا نام و نسب﴾

محمد بن عبد اللہ، حسنؑ یا حسنؑ، حضرت عباسؑ کی اولاد میں سے "عقب
اور کنیت، چائے پیدائش، سیرت اور علیہ ہمار کہ

﴿حضرت امام مہدیؑ کا نام و نسب﴾

حضرت امام مہدیؑ کا نام:

حضرت امام مہدیؑ کے نام و نسب کے سلسلے میں مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کا نام حضور مہدیؑ کے نام کے مشابہ ہوگا اور ان کے والد کا نام بعد مہدیؑ کے والد کے نام جیسا ہوگا چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور مہدیؑ کے نام:

﴿المہدی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی﴾

(تاب ائس ص ۱۰۰)

”مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور ان کے والد کا نام

میرے والد کے نام کے جیسا ہوگا۔“

اسی طرح مشکوٰۃ شریف میں ترمذی اور ابو داؤد کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی

گئی۔

﴿عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ لا

تلقب الدنيا حتى يهلك العرب وجبل من اهل بيتی

یواطی اسمہ اسمی رواہ الترمذی و ابو داؤد﴾

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰۰)

”حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور مہدیؑ نے فرمایا:

”نہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے گھر

والوں میں سے ایک شخص جس کا نام میرے نام کے موافق ہو

گا، پھر عرب کا مالک نہ ہو جائے۔“

اس روایت میں صرف اتنا ذکر ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کا نام حضور مہدیؑ

سے نام حسینؑ کو کہا اس سے بدتر نامی سے نام لگا کر دشمن نے بدنام کیا اور اسے ایک روایت میں یہ الفاظ لکھے ہیں

فلولہ یبق من الدنیا الیوم لطول لله ذنک الیوم
حتی یبعث اللہ فیہ رجلاً منی او من اہل بنی یواطنی
اسمہ اسمی واسم ابہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً
عدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً (مشکوۃ المصابیح ص ۷۷)

”مرد دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی ہے جسے (اور
مہدیؑ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو تمام کر دیں گے۔ اس میں
مجھ سے یہ (فرمایا کہ) میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیجیں
جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد
کے نام کی طرح ہوگا، وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر
دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔“

اسی طرح امام قمیؑ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کی ہے۔
”ذکر رسول اللہ ﷺ ہلا ما تعجب هذه الامة حتی لا
یبعث الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیهما اللہ رجلاً
من عترتی اہل بنی فیملأ بہ الارض قسطاً وعدلاً کما
ملئت جوراً وظلماً“ (دررہ ص ۷۷)

نیز امام قمیؑ ہی نے امام ترمذیؑ کے حوالے سے حضرت محمد بن مسعودؓ کی یہ
روایت بھی نقل کی ہے

فلولہ یبق من الدنیا الیوم قال رافدہ فی حدیثہ لطول اللہ
ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجلاً من امتی او من اہل بنی
یواطنی اسمہ اسمی واسم ابہ اسم ابی حرحہ الترمذی
بمعناہ وقال حدیث حسن صحیح (دررہ ص ۷۷)

اسی حدیث میں یہ الفاظ درج ہیں کہ حضرت ابوسریحہؓ نے فرمایا
کہ میں اسے قتل کرتا ہوں۔

”یومہ یبق من الدنیا الیوم لطول لله ذنک الیوم حتی
یبعثک رجلاً من اہل بنی یملک جبال الدیلہ
و یسطط بہ“ (مشکوۃ ص ۷۷)

”ایک دن دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی ہے جسے
(اور مہدیؑ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو تمام کر دیں گے۔ یہاں
تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی، ایم اور قسطیہ نے
پہاڑوں کا ملک بھر دیا۔“

اس مدورہ روایت پر یہ طالب علمانہ شکال وارد ہوتا ہے کہ یہ تمام احادیث
میں اصل یا اصل کا عطف سے جوئے ہو کر ہے، کسی صحیح شخص پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا چر
کہ امام مہدیؑ کیسے ۷۰۰ سوتے ہیں؟ اس سوال کا جواب حضرت مولانا سید محمد بدر
رحمہ اللہ نے دیا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے، حضرت سے صحیح مسلم کے حوالے سے امام مہدیؑ کی
ساتھ اسے جس حد تک یہ ہے اور یہ تو فرمایا ہے کہ

”یہ تمام صفات صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں جن میں محدثین و
کوئی کلام نہیں۔ اب گفتگو ہے تو صرف قیاسات میں ہے۔ یہ
خلیفہ کیا امام مہدیؑ ہیں یا کوئی اور دوسرا خلیفہ؟ دوسرے قبر کی
حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدیؑ ہوں گے،
ہمارے یہ صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ
آچکا ہے تو ہم دوسرے حدیثوں میں حسبِ اہل تفسیرات اس
نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے
حکم میں سمجھا جائیے۔ اس لیے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام

مہدیؑ کا ذاتِ خاتمِ مسیح میں موجود ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ

(۱) اس کا نام مہدیؑ ہے۔

سہ ماہیؑ اور وہاں روایات سے آتی ہوتی ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کا نام حضور شیخ اسماعیلؑ کے نام کی طرح "محمد" ہوگا اور اس کے والد کا نام حضور شیخ اسماعیلؑ کے والد کے نام کی طرح "عبد اللہ" ہوگا۔ اہل بیتؑ کی روایت میں کوئی روایت نہیں ملی، علامہ سید علیؑ سے بھی پتی کتاب "المثلثات" میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ "امام مہدیؑ کا نام آپ کی والدہ کا نام روایات میں نہیں ملتا" (۱۰۵ ص ۱۰۵) لیکن حضرت مولانا محمد درویش کاظمیؒ اور مولانا محمد عالم نے بھی بجا ارشاد فرمایا کہ امام مہدیؑ کی والدہ کا نام "مہدی" ہوگا۔ "مہدی" تحریر فرمایا ہے چنانچہ حضرت کاظمیؒ نے "تلمیذ مہدیؑ کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

"اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ اور اس کا نام آئمہ ہو

ہوگا۔" (۱۰۵ ص ۱۰۵)

اور حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب تحریر فرماتے ہیں

"آپ کا اسم شریف محمدؑ والد کا نام عبد اللہؑ والدہ کا نام آئمہ

ہوگا۔" (۱۰۵ ص ۱۰۵)

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت امام مہدیؑ علیہ الرضوان کا نام "محمد بن عبد اللہ" حدیث میں وارد نہیں بلکہ حدیث میں فقط اتنا ہے کہ اس کا نام حضور شیخ اسماعیلؑ کے نام کے مشابہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ حضور مہدیؑ کے والد کا نام کریم میں صراحت بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) محمد پورے قرآن میں چار مرتبہ استعمال ہوا۔

(۲) احمد پورے قرآن میں ایک مرتبہ استعمال ہوا۔

اس لیے اب یہ کہا جائے گا کہ حضرت امام مہدیؑ رضی اللہ عنہ کا نام محمد بن

عبد اللہ ہوگا یا احمد بن عبد اللہ۔

۱۰ حضرت امام مہدیؑ کا نسب

حضرت محمد بن عبد اللہؑ مہدیؑ کا نام امام مہدیؑ میں حضور شیخ اسماعیلؑ کے نام کے جیسا کہ مذکور تفصیل سے یہ بات آپ کے پاس ہے کہ اس کا نام حضور شیخ اسماعیلؑ کے والد کے نام کی طرح "عبد اللہ" ہوگا اور اس کے والد کا نام حضور شیخ اسماعیلؑ کے والد کے نام کی طرح "محمد" ہوگا۔ اہل بیتؑ کی روایت میں کوئی روایت نہیں ملی، علامہ سید علیؑ سے بھی پتی کتاب "المثلثات" میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ "امام مہدیؑ کا نام آپ کی والدہ کا نام روایات میں نہیں ملتا" (۱۰۵ ص ۱۰۵) لیکن حضرت مولانا محمد درویش کاظمیؒ اور مولانا محمد عالم نے بھی بجا ارشاد فرمایا کہ امام مہدیؑ کی والدہ کا نام "مہدی" ہوگا۔ "مہدی" تحریر فرمایا ہے چنانچہ حضرت کاظمیؒ نے "تلمیذ مہدیؑ کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

قرآن: یا امام مہدیؑ کا ظہور یقین ہے

سید: اس بات یقین ہے

قرآن: اور میں سے ہوں گے

سید: قریش میں سے!

قرآن: قریش کے کون سے حامل میں سے ہوں گے؟

سید: سو ہاشم میں سے!

قرآن: سو ہاشم سے ہوں سے خاندان میں سے ہوں گے!

سید: ہاشم مطلب میں سے!

قرآن: ہاشم مطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟

سید: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے!

در کتاب نفس میں ۶۱

یہ طرح حضرت امام مہدیؑ کے نسب کے سلسلے میں فقیر نے محبت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے:

الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما ہما رسول

اللہ المہدیٰ من الیمۃ الہدیٰ ام من غیرنا؟ قال بل مننا

بننا یخبر الدین کما ینفتح و بنا یستفدون من ضلالتہ

الفتنہ کما استقلوا من حلالۃ الشریک، وینا یؤلف اللہ
 بینہم بعدہ فی نفس بعد عدوہ لہم کما یؤلف لہم بین
 قلوبہم وحبہم بعد عداوۃ الشریک ﴿۱﴾

(کتاب الفتن ص ۲۶۶، کتاب ص ۲۷۱، ص ۲۷۲)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا
 رسول اللہ! مہدی ہم اثر جہالت میں سے ہوں گے یا ہمارے
 علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا نہیں! بلکہ وہ
 ہم میں سے ہوں گے، اور جس طرح دین کی ابتداء ہم سے ہوئی
 ہے اسی طرح اختتام بھی ہم پر ہی ہوگا، اور ہماری ہی وجہ سے لوگ
 فتنوں میں مبتلا ہوں گے، اسی طرح نجات پائی، نیز ہمارے ہی ذریعہ اللہ
 تعالیٰ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد اسی طرح دینی
 الفت پیدا فرمادیں گے جس طرح شرک کی عداوت کے بعد ان
 کے دلوں میں دینی الفت پیدا فرمائی۔“

اس طرح حضرت ۲۰۰۰ سال بعد دینی سے امام مہدیوں کے سب سے پہلے میں مروی

سے یہ تصور رہتا ہے کہ:

﴿ہو من عترتی﴾ (کتاب ص ۲۶۶)

”وہ میں سے، اہل بیت سے ہوگا۔“

جسے حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں ام مہدی من عترتی نے الفاظ ہیں۔
 اور حضرت ام کلثومؓ کی روایت میں ام مہدی من ولد فاطمہؓ ہے

امام علیؓ میں۔ (ص ۲۶۶)

﴿انظروا عترتی﴾ کی تحقیق

اس سے قبل میں عترت کا معنی یہ ہے کہ یہوں میں سے ان تین
 میں سے کسی ایک، علیؓ، حسنؓ، حسینؓ

﴿وقال بعض الشراح العترۃ ولد الرجل من صلبہ وقد
 سکون لغیرہ لا قرۃ، بل وہی العصمۃ فب المعنی لا
 یلاحقان بیانہ بقولہ﴾ من اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا
 ﴿وفی السیاق خبرہ امر حل حص فاربہ وغیرہ لسی﴾
 ﴿وعدا مطلب﴾ وفی فریش کلہم وامنہور المعروف
 انہم الذین حرمت علیہم الرکوة القول المعنی الاول ہو
 المناسبات للمحرام وهو لا ینافی ان یطلق علی غیرہ
 بحسب ما یقتضیہ المقام وقیل عترتہ اہل بیتہ لخبر ورد
 وقیل ازواجہ وذریئہ وقیل اہلہ وعشیرتہ الا فریون وقیل
 نسلہ الا ذمون وعلیہ التصر الجوہری قلت وهو الذی
 پہلی ہذا ان علیہ یقتصر ویختصر﴾ (مرقاۃ ج ۱ ص ۴۵۱، ۴۵۲)

”بعض شراح میں سے امام کے۔“ ﴿عترۃ﴾ اس کی معنی یہ ہوتی ہے
 میں اور بھی اس کا طریق قرینی رشتہ، روئے مثلاً بیٹی، اور غیر وہ بھی
 ہوتا ہے نہیں میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں معنی حضور ﷺ کے ارشاد کے
 وہ فاضل ہیں، اس میں سے ہوں گے کہ مناسب نہیں، یہاں یہ میں
 سے کہ عترۃ اس کے حامل قرینی رشتہ داروں کو کہتے ہیں اور
 اس سے یہ تصور صحیح ہے کہ یہ امتہاں ہو تو اس سے مراد علیؓ
 مدد مطلب ہوں گے، یہ تو یہ ہے کہ سارے قریش میں
 گے اور مشہور معروف قول یہ ہے کہ ”عترۃ“ سے وہ لوگ مراد ہیں

پھر اس کے بعد مہدیؑ کی آمد بھی ہے۔ اس سے چند نواں رشتے
نیں برپا ہوں گے اور یہ رشتے یہ ست نمائش کے بل مہدیؑ
مرقاۃ کی طرف رجوع فرمائیں۔

حضرت امام مہدیؑ کی جائے پیدائش

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت ۱۵۷۰ھ میں ہوئی جیسا کہ غیر
میں اس کے حضرت علیؑ کی ولادت ۱۵۷۰ھ میں ہوئی جیسا کہ غیر

(المہدی مولدہ بالمدينة) (کتاب الفتن ص ۱۵۹)

علامہ سید برنجی نے بھی اشارہ میں نہیں کیا کہ وہ کون سا علاقہ ہے۔
نہایت ہو کہ حضرت امام مہدیؑ کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہوگی۔

علامہ قزطی نے اپنی کتاب "النداء" میں امام مہدیؑ کی جائے پیدائش مدینہ
مغرب میں بیان کی ہے کہ اگر وہ مدینہ کی ولادت ۱۵۷۰ھ میں ہوگی تو اس کی

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت

حضرت امام مہدیؑ کی ولادت ۱۵۷۰ھ میں ہوئی جیسا کہ غیر
میں اس کے حضرت علیؑ کی ولادت ۱۵۷۰ھ میں ہوئی جیسا کہ غیر
میں اس کے حضرت علیؑ کی ولادت ۱۵۷۰ھ میں ہوئی جیسا کہ غیر

(وَوَكَانَ أَبُو خَالِصَةَ) (سورۃ الکہف آیت ۸۲)

"ان بچوں کا باپ نیک آدمی تھا۔"

معلوم ہو کہ والدین نے نام کا کام کیا اور ان بچوں کو "ابو خالصہ" سے
نام دیا۔ یہ نام بھی کام آیا کرتی ہے کہ حضرت امام مہدیؑ کا طور
طریقہ و عادات حضور ﷺ کے مشابہ ہوں گے جیسا کہ صاحب مفاہم حق جدید حدیث
"لا تلہب الدنيا" کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ کے ہر ارادہ، رشادتی میں اس طرف بھی اشارہ
کے یہ حضور ﷺ کے ہر ارادہ، رشادتی میں اس طرف بھی اشارہ
بلکہ وحانی اور شریعتی ہو گا۔ یہی اس کا طریقہ و عادات
و معمولات حضور ﷺ کے طور طریقے اور آپ کے عادات و
معمولات کے مطابق ہوں گے۔ (مطابق جدید، ص ۱۷۷)

امام مہدیؑ کی قیادت:

یہ بات میں ایسا وصف شجاعت بھی شمار ہوتا ہے جس کا ظہور عام طور پر میدان
میں قیادت کی عملی صلاحیتوں و بڑے کاروائی پر ہوتا ہے، امام مہدیؑ اس لوگوں
کو اپنے شکر کا اندازہ فرمائیں کہ ان کے سیاسی تدبیر کا ظہور ہوا ہے کہ یہ بات

میں سے رہی نہ نظر

فجاعة المہدی خبر مناس اهل مصره وبعثه من اهل کوفه
والیمن وابدال الشام، مبعثه حریین و مقله میکاتین محبوب
فی الخلاص بطفی اللہ تعالیٰ بہ الفتۃ العمیاء وثلث الارض
حتى المرافة لتخرج فی خمس سوره مبعثه ورحل لا یغی شیب
الا اللہ تعطى الارض وکرمها والسما، برکھا

(ناب اعلیٰ ص ۵۵)

امام مہدیؑ کے لشکر کے قادیان میں ہوئے ہوں گے ان کے
معاون اور ان کی بیعت کرنے والے کوفہ، مصر اور یمن کے لوگ
اور شام کے ابدال ہوں گے، ان کے لشکر کا ہر اول دست حضرت
جبریل علیہ السلام پر چکے گا وہی دست حضرت میکائیل علیہ السلام
ہوں گے، وہ محبوب خلق ہوں گے، نہ قتال ان کے دریغ
نہتی خطرناک نہ کوئے فرما میں گے اور زمین میں ایسا امن قائم ہو
جائے گا کہ یکہ عورت پانچ عورتوں کے ساتھ چل کر بغیر کسی مرگی
موجودگی کے زمین سے جا کرے گی، وہ صرف اللہ سے ڈرنے
والے ہوں گے، ان کے رہائے میں زمین اپنی پیداوار اور تمام
اپنی برکتیں برساتے گا۔

امام مہدیؑ کا زمانہ

مذکورہ بالا مضمون سے آخری جہد کی وضاحت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ

عنی مروی حدیث میں وارد ہوئی ہے حضور ﷺ نے فرمایا

میرحی عہہ مساکن السماء و مساکن الارض، لاندع

السماء من قطر هائیل الا صہ ولا الارض من سائها

شیب لا حرجه حتی یمنی الاحیاء الاموات

(ناب اعلیٰ ص ۵۵)

امام مہدیؑ سے آسمان میں رہنے والے حتیٰ یعنی ان کے اور
زمین سے رہنے والے خوش ہوں گے آسمان پہ تہہ قطرے
ہوں گے، گل میں پتی تمام پیرا گل دیکھ کر یہاں تک
(تو شیخ میرزا محمد باقر) ارغوانی ہوں گی کہ نہیں گے۔

ی مضمون روایت مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے، اور یہ حدیث پہ ہر اول
نہایت سے مست واضح ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ کا زمانہ ایسی خوشیوں اور
مہمانی کا ہوگا کہ نہ کہ بھی ان سے خوش ہوں گے اور میں والے بھی، مارشیں نہایت
کے دل کی اور میں پتی پوری پیرا اراکے کی یہاں تک کہ نہ کہ خوشیوں والے اس
ہوں گے کہ یہاں تک کہ کاش اہل کافرانہ بھی رہے ہوتے وہاں خوش
ہوں گے قطب دو سوتے۔

امام مہدیؑ کی سخاوت

حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ کی سخاوت کا قدر یہ ہوگی کہ میرحی پرانی
دل رہے گی اور اس قدر تمام ہوگی کہ چرکی سے ہوں گے نہ کہ وہاں سے نہ کہ
رہا نہ نہایت بوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا
میکون فی منی المہدی ان فصر فصر والافتح،

سعم فیہ منی سعمۃ لم یسعموا سئلها قط، یوسی

اکلھا ولا سرک مہم شیا والعال یومد کلدوس،

فیہو الرحل فیہو یامہدی اعطی فیہو حد

(ناب اعلیٰ ص ۵۵)

میری امت میں مہدی ہوں گے جو امرات یا عورتوں

(خلیفہ) رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہ سنی گئی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ذخیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا کہ اے مہدی! کچھ مجھے بھی دیجئے! تو وہ اس سے فرمائیں گے کہ (حسب منشاء جتنا چاہو) لے لو۔“

اسی طرح حضرت ابوسعید خدریؓ ہی سے ایک اور روایت مروی ہے:

﴿عن ابی سعید الخدری قال: خشینا ان یکون بعد نبینا ﷺ حدث، فسالنا النبی ﷺ قال ان فی امتی المہدی ینخرج یعیش خمساً و سبعا و تسعاً زید الشاک قال قلنا وما ذاک؟ قال سنین قال فیجئ الیہ الرجل فیقول یا مہدی اعطنی اعطنی قال فیحیی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ﴾ (ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۲)

”حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہمیں حضور ﷺ کی وفات کے بعد پیش آنے والے حادثات کے خوف نے آگھیرا تو ہم نے اس سلسلے میں حضور ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) میری امت میں مہدی کا خروج ہوگا جو کہ پانچ یا سات یا نو سال (بطور خلیفہ کے) زندہ رہیں گے۔ (سالوں کی تعداد میں راوی کو شک ہے۔) ہم نے عرض کیا کہ یہ سلسلہ کب تک رہے گا؟ فرمایا کئی سال پھر فرمایا کہ ایک آدمی ان کے پاس آ کر کہے گا کہ اے مہدی مجھے کچھ دیجئے مجھے کچھ دیجئے! تو وہ لپ بھر بھر کر اس کے کپڑے میں اتنا ڈال

دیں گے جس کو وہ اٹھا سکے۔“ یعنی کسی آدمی میں جتنا وزن اٹھانے کی ہمت ہو سکتی ہے۔ امام مہدیؑ اس سے کم نہیں دیں گے۔

نیز حضرت ابوسعید خدریؓ ہی کی ایک مرفوع روایت میں یہ بات مزید مدحت کے ساتھ آئی ہے۔

﴿من خلفائکم خلیفۃ یحثو المال حثیا ولا یعدہ عدا﴾

(مسلم شریف ۷۳۱۷)

”تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا لوگوں کو مال لپ بھر بھر کر دیں گے اور اس کو شمار بھی نہیں کریں گے۔“

روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسا شخص بھی پورا نہیں اتر سکا اور اس سے امام مہدیؑ ہی مراد ہیں۔

حضرت امام مہدیؑ کی سیرت و اخلاق کریمانہ کا اجمالی نقشہ

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی سیرت و اخلاق کریمانہ کا سید برزنجیؒ نے ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچا ہے جس کا ترجمہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

”امام مہدیؑ حضور ﷺ کی سنت پر عمل کریں گے، کسی سوئے ہوئے شخص کی نیند نہ برب کر کے اسے جگائیں گے نہیں، ناحق خون نہیں بہائیں گے، ہاں! البتہ سنت کے خلاف کام کرنے والے سے جہاد کریں گے۔ تمام سنتوں کو زندہ کر دیں گے اور ہر قسم کی بدعت کو ختم کیے بغیر چین نہ لیں گے، آخر زمانے میں ہونے کے باوجود دین پر اسی طرح قمار ہوں گے جس طرح ابتداء میں حضور ﷺ قائم تھے۔ ذوالقرنین سکندر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح پوری دنیا کے فرمانروا ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر قتل کر دیں گے (جیسا نیت کو منادیں گے۔) زمین کو عدس و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی، لوگوں کو بے حساب لپ بھر بھر کر دیں گے۔ مسلمانوں میں الفت، پیار و محبت اور نعمتوں کو لوٹا دیں گے، اور تقسیم بالکل

ٹھیک ٹھیک کریں گے، آسمان میں ربّنا سے مدد بھی ان سے راضی ہوں گے اور زمین پر بسنے والے جاندار بھی ان سے خوش ہوں گے، پرندے فضاؤں میں، وحشی جانور جنگلات میں اور مچھلیاں سمندروں میں ان سے خوش ہوں گی۔ امت محمدیہ کے دلوں کو خفا سے بھر دیں گے حتیٰ کہ ایک منادی آواز دے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو، وہ آکر لے جائے تو اس کے پاس صرف ایک تائی آگے گا اور کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے، منادی اس سے کہے گا کہ تم خزانچی کے پاس جا کر اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے چنانچہ وہ شخص خزانچی کے پاس آکر اسے پیغام پہنچا دے گا تو وہ کہے گا کہ تم حسب مشق جتنا چاہو لے لو، وہ شخص اپنی گود میں بھر کر مال جمع کرنا شروع کر دے گا کہ اچانک اسے شرم سی محسوس ہوگی اور وہ اپنے دل میں کہے گا کہ تو امت محمدیہ کا سب سے زیادہ لالچی انسان ہے، یہ سوچ کر وہ شخص اس مال کو واپس کرنا چاہے گا تو اس سے وہ مال واپس نہیں لیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ ہم لوگ کچھ دے کر واپس لینے والوں میں سے نہیں ہیں، ان کے زمانے میں تمام لوگ ایسی نعمتوں میں ہوں گے کہ اس سے پہلے اس کی مثال لوگوں نے سنی تک نہ ہوگی۔ بارشیں اس قدر کثرت سے ہوں گی کہ آسمان اپنا کوئی قطرہ پس انداختہ نہیں چھوڑے گا، اور زمین اتنی پیداوار اگائے گی کہ ایک بیج بھی ذخیرہ نہیں کرے گی، ان کے زمانے میں جنگلیں ہوں گی، وہ زمین کے نیچے سے اس کے خزانوں کو نکال لیں گے اور شہروں کے شہر فتح کر میں گے، ہندوستان کے بادشاہ ان کے سامنے پابند سلاسل پیش کیے جائیں گے اور ہندوستان کے خزانوں کو بیت المقدس کی آرائش و تزئین کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ لوگ ان کے پاس اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ اور سردار کے پاس آتی ہیں حتیٰ کہ لوگ اپنی سابقہ نیک حالت پر واپس آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے جو ان کے مخالفین کے چہروں اور کولہوں پر مارتے ہوں گے، ان کے لشکر کے سب سے آگے جبریل علیہ السلام اور حفاظت کی خاطر سب سے پیچھے میکائیل علیہ السلام ہوں گے، ان کے زمانے میں بھیڑیے اور بکریاں ایک ہی جگہ چریں گے، بچے سانپ اور بچھوؤں سے

حمیہیں گے اور وہ نوجوان نقصان نہ پہنچائیں گے، انسان ایک مند (خاص مقدار) بوئے ہوگا، اس سے سات سوئی پیداوار ہوگی۔ سود خوری، واپسوں کا نزول، زنا اور شراب نوشی ختم ہو جائے گی۔ لوگوں کی عمریں لمبی ہوں گی، امانتوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے گا۔ شریروں کو ہر گز ہلاک ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ کی اولاد اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی نہ رہے گا، امام مہدی محبوب خلایق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنے کی آگ کو بجھائیں گے۔ اور زمین میں اتنا امن و امان قائم ہو جائے گا کہ ایک عورت بغیر کسی مرد کے پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر حج کر آئے گی اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا کوئی خوف نہیں ہوگا، نیز انبیاء کرام علیہم السلام کے اسفار میں لکھا ہے کہ امام مہدی کے فیصلوں میں ظلم و نا انصافی کا کوئی شائبہ تک نہیں ہوگا۔ (۱۱ شذ، شرط الساعۃ ص ۱۹۶-۱۹۷)

طاؤس سے منقول ہے کہ امام مہدی اپنے عمال کی کڑی نگرانی کرنے والے، نئی اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔ (کتاب الفتن ص ۲۵۰)

الغرض! وہ تمام خوبیاں جو ایک عمدہ قائد اور اچھے امیر میں ہونی چاہئیں، وہ ان تمام سے متصف ہوں گے اور اخلاقِ رزویلہ سے پاک ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی یہ حالت یکایک بنا دیں گے جیسا کہ اس سے قبل آپ یہ روایت پڑھا آئے ہیں کہ ”مہدی ہمارے گھر والوں میں سے ہوں گے جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک رات میں ہی کر دیں گے۔“

﴿حضرت امام مہدیؑ کا حلیہ مبارک﴾

حضرت امام مہدیؑ متوسط قد و قامت کے، لک، گندمی رنگ، کشادہ پیشانی، لمبی اور ستواں ناک والے ہوں گے۔ ابرو قوس کی طرح گول ہوگی، کھلتا ہوا رنگ ہوگا، بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں گے اور بغیر سرمہ لگائے ایسا محسوس ہوگا کہ گویا سرمہ لگائے ہوئے ہیں۔ مزید تفصیلات سید برزنجیؒ کی زبانی ملاحظہ ہوں۔

﴿و اما حلیہ فانہ آدم ضرب من الرجال ربعة، اجلی

الجبہ اقنی الانف اشمہ، ازج ابلج، اعین اکحل

العصبي، براق الشابا الوفاها، في هذه الايام حال اسود،
بعض وجهه كانه كوكب دري، كث اللحية، في كفه
علامة للنبي ﷺ، اذيل الصلدين، لونه لون عربي،
وجسمه جسم اسرايلى، في لسانه ثقل، وادابها عليه
الكلام ضرب لبعده الايسر بيده اليمى، ابن اربعين
سنة، وفي رواية ما بين الثلاثين الى اربعين، خاشع لله
خشوع السر بوجاهه، عليه عبايتان فطوايتان يشبه
السي ﷺ في الحلولا في الحق (كتاب النور ص ۹۵، ۹۶)

”نام مہدی کا عید یہ ہے کہ دو اتنی کندی رنگ سے پہلے اسم
والے، متوسط قد قامت کے مالک، خوبصورت کشادہ چیشانی
والے، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، اور قوس کی مانند گول اور
رنگ حسن ہوا ہوگا، بڑے بڑے سیاہ قداری ریشیں آگے آئے ہوں گے، سامنے کے دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے
سے کچھ قاصطے پر ہوں گے (بالکل طے ہوئے نہ ہوں گے) دانتیں
رنگ سیاہ قاصطے کا شان ہوگا، روشن ستارے کی طرح نہ ہونے چاہیہ
پیدا ہوگا، دھمکی ہوگی، لہجے پر صاف شیخ کی طرح دلی
مدت ہوگی شاد و ریش ہوں گی، رنگ المی عسلی طرح اور
نعمت راہیں صید ہوگا، زبان میں دھمکی ہوگا جس کی مدد سے
بولتے ہوئے لکنت ہوا کرے گی اور اس سے نکل آ کر اپنی بائیں
دھن پر اپنا دایاں ہاتھ مارا کریں گے، ظہور کے وقت ۳۰ سال کی عمر
ہوگی، دریں ایت کے مطابق ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہر
ہوگی، اللہ کے سامنے خشوع و خضوع کرتے ہوئے پرمعوں کی
طرح سپرد ہو چیلے کریں گے (اصل میں سر کندہ ہویتے

میں اس کا ترجمہ یہاں یہ دیا گیا ہے کہ وہ عید میں
رنگ سیاہ ہوئے ہوں گے، عسلی میں صاف شیخ کی طرح
ہوں گے لیکن غلطی طور پر (کمال) مشابہ نہیں ہو گے۔“

حضرت امام مہدی کا عید حضرت عیسیٰ سے بھی اسی طرح متفق ہے لیکن اس
میں یہ لحاظ رکھنا ہوگا کہ اس عید میں عسلی رنگ سیاہ ہوگا، عسلی

ط کث المحبة، کحل لعین، براق الشابا، فی وجہہ
حال افسی احسن، فی کفہ علامہ الی ﷺ، بخرج
برایۃ النبی ﷺ من شرط معلق صوابہ،
فیہا حور لم یشر مد تو فی رسول اللہ ﷺ ولا
تشر حتی یخرج المہدی، یمدہ اللہ بثلثة آلاف من
الملئکة، یضربون وجوہ من خالفہم وادبارہم، یعت
وہو ما بین الثلاثین والا ربیعین (کتاب النور ص ۹۵)

”نام مہدی کی دھمکی دھمکی ہوگی، بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں
گے، آنکھوں دانت انتہائی سفید ہوں گے، چہرے پر گل کا نشان ہو
گا، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، کندھے پر حضور شیخ کی
طامست ہوگی، فروغ کے وقت اس کے پاس حضور شیخ کا چوکور
سیور ہشی راہیں، اور جھنڈا ہوگا جس میں (لمبی روحانی) ہوش ہو
گی جس کی مدد سے وہ حضور شیخ کی وفات سے لے کر ظہور
مہدی سے قبل بھی سب چیلایا جائے گا ہوگا، (بلکہ نہیں ملے گا ہوگا)
اندھ قاتی تیس ہر فرشتوں کے درپے ان کی مدد میں کے جان
سے نکلے تیس چہرے ہوں اور انہوں پر دھرتے ہوں گے، ظہور کے
وقت ان کی عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہوگی۔“

حضرت امام مہدی کی خداوندی نبوت کی علامتیں

حضرت امام مہدی کی نبوت کی علامتیں وہ ہیں جو ان کے وجود کا دلائل و براہین ہیں۔ ان میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔ ان میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔

وَمَنْ يَسْمَعْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ عَن حِجَابٍ أَوْ مِرْثَافٍ فَلَا يَرْسُولُ إِلَهُ
مَكَتًا يَكُونُ الْوَدَّ فِيكُمْ مَانًا، اللَّهُ يَكُونُ لَهُ مِرْفَعُهَا
تَعَالَى لَمْ تَكُنْ حِلَافَةً عَلَى مِصَاحِ الْبُوءَةِ مَا سَاءَ، اللَّهُ
يَكُونُ لَهُ مِرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ مِنْكَ عَاقِبُ يَكُونُ
مِنْشَأَ اللَّهِ يَكُونُ لَهُ مِرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ مِنْكَ
حُوسِبَةُ فَكُونُ مَانًا، اللَّهُ يَكُونُ لَهُ مِرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى لَمْ
يَكُنْ حِلَافَةً عَلَى مِصَاحِ الْبُوءَةِ لَمْ يَكُنْ قَالَ حَبِيبُ الْفُلَا
قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذْكَرَهُ إِيَّاهُ
وَقُلْتُ أَوْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمَلِكِ الْعَاضِ
وَالْجَبْرِیةَ لَسْرِیةَ رَاعِیْهِ یَعْنِی عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ فِي دَلَالِ الْبُوءَةِ (مشکوٰۃ لمصابیح ص ۳۹)

”نعمان بن بشیر“ حضرت حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور
ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ چاہے گا تو میں ہوں اور تم ہو گے۔
انھوں نے کہا کہ یہ حدیث سن کر آپ ﷺ نے ہنس دیا۔ انھوں نے کہا کہ
یہ حدیث سن کر آپ ﷺ نے ہنس دیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ حدیث سن کر
آپ ﷺ نے ہنس دیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ حدیث سن کر آپ ﷺ نے ہنس دیا۔

رہے گی۔ ان میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔ ان میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔

راوی حدیث صحیح ہے۔ ان میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔ ان میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔

ان حدیث میں دو مرتبہ حدیث علی مہدی کی ہے۔ پہلے مرتبہ حدیث
کے بعد جس کا قیام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے ہو کر خلفاء راشدین
کی منتہی ہو گیا۔ اس کے بعد کائنات میں ان حدیث پر عمل کرنے والے
مرد و عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ ان حدیث کی شان میں
علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

”والمیراد بہا ز من عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
والمہدی رحمہ اللہ“ (مرقاۃ ج ۱ ص ۱۰۹)

”لہذا اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رحمہ اللہ کا
رہنا ہے۔“

”یہ حدیث اس موقع پر بیان کی گئی ہے کہ ان حدیث میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔ ان میں سے کئی علامتیں ایسی ہیں جو ان کے وجود کی علامت ہیں۔

باب ۱۰

﴿ظہور مہدیؑ کی علامات﴾

حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہ کے ظہور کی تقریباً ۳۰ علامات ہیں جن میں سے بعض ایسی ہیں کہ تخلیق کائنات سے لے کر اب تک اس کا منہ نہیں ہو۔

علامات ظہور مہدیؑ

یہی تو حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی بہت سی علامات ہیں جن کے ظہور پر ہر
 زبان کھج جائے گا کہ یہی مہدیؑ موجود ہیں مثلاً امام مہدیؑ سے قبل سین ہزار سال
 میں نہایت آندہ آپ سے ساتے پیش آئے۔ میں یہاں میں سے چند یہ
 دیں ہیں یا ہاں گاہن میں سے کہ میں مدعیف میں ہر مکی شہ سے شہ وقت
 ہر پٹ سے مل جاتے ہیں۔

ما مت نمیرا:

امام مہدیؑ علیہ الصلوٰۃ کے پاس انشاء اللہ تیس مہر و مہر ہر
 جس سے ان کی شناخت ہو سکے گی چنانچہ علامہ سید مرتضیٰ تحریر فرماتے ہیں
 جامعہ قمی رسول اللہ ﷺ، وسیفہ، وراۃ من مرط
 معجمہ معلومہ سوداء فیہا حصر لہ نشر منہ توفی
 رسول اللہ ﷺ، ولا نشر حسی یخرج لمہدی
 مکتوب علی وایتہ "الیعہ للہ" (۱۹۸) (۱۹۸)
 ان تشریف آید ہر پٹ سے پیش مکی کتاب التشریف ۶۵۹ سے ۷۰۰ سے
 ہیں۔ وہ اب صدیق جس جاں سے اپنی کتاب آقا القیامی نے مکتوب میں
 مکتوب فارسی میں یوں ترجمہ کیا ہے

"واما علاماتہ کہ شناخت شود یا تھا مہدیؑ موجود علیہ السلام پس از
 الجملہ آفت کہ پادے قمی وسیفہ وراۃ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم باشد و نشر خود این راۃ از وفاتہ و نشر خود
 تا آگہیرون آید مہدیؑ، مکتوب باشد بروے این الفاظ "الیعہ للہ"

"امام مہدیؑ کے پاس حضور شیخینہؑ کی قمیص مبارک، تلواری مبارک اور سیاہ رنگ کا ریشمی روئیں دار جھنڈا ہوگا اور وہ جھنڈا (کسی روحانی) بندش کی وجہ سے حضور شیخینہؑ کی وفات سے لے کر ظہور مہدیؑ سے قبل نہیں پھیلایا (جلایا) جاسکا ہوگا، اور اس جھنڈے پر یہ علامتیں ہوں گی۔"

علامت نمبر ۲

نہضت امام مہدیؑ کی یہ تصدیق ہے کہ اس کے سر پر یہ ہاں لایہ لکھی ہوگا جس میں سیدنا محمدؐ کی یہ آیت لکھی ہوگی
﴿هَذَا الْمَهْدِيُّ حَمِيدٌ لَهُ فَاتَّبِعُوهُ﴾
"یہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہیں جس کی اتباع کرو۔"

اور اس بادل میں سے ایک ہاتھ نکلے گا تو، مہدیؑ کی طرف اشارہ کرے گا۔
مہدیؑ میں اس کی نشانی ہے۔
و کتاب حق میں اسی سے تعلق ایک حقیقت کے لفظوں میں ہے۔
آسمان سے ہمارے طرف آنے کی۔

﴿علیکم بعلان وتطلع کف قشیر﴾ (کتاب النہج ص ۲۳۹)
"تم پر غلاں کی اجازت لازم ہے اور اس کی نشاندہی کے لیے ایک ہاتھ ظاہر ہوگا جو ان کی طرف اشارہ کرتا ہوگا۔"

حدیث صدیق حسن خاںؑ نے شیبہؑ و حیمہؑ کے حوالے سے حدیث سن
عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہوئے کہا ہے

"وہ روایت آہدہ کہ فرشتہ باشند بر سر وے وند اکند کہ ہذا خلیفۃ اللہ
المہدیؑ غاسم (والطیور)۔" (۴۲۱ احیاء ص ۳۶۶)

"اور ایک روایت میں آتا ہے کہ امام مہدیؑ کے سر پر (بادل کی

طرح) ایک فرشتہ ہوگا جو یہ نوا کرتا ہوگا کہ یہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ
ہیں لہذا ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔"

علامت نمبر ۳

امام مہدیؑ خلیفہ محمدؐ کی نشانیات سے یہ نصرت ملی ہے مہدیؑ کے سر پر
مہدیؑ کے سر پر ہاں لکھی ہوگی جس میں سیدنا محمدؐ کی یہ آیت لکھی ہوگی
﴿هَذَا الْمَهْدِيُّ حَمِيدٌ لَهُ فَاتَّبِعُوهُ﴾
یہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہیں جس کی اتباع کرو۔
سید برکاتی نے بھی یہ علامت بیان کی ہے کہ مہدیؑ کے سر پر
ایک بادل سے نکلتے ہوئے ہاتھ ہوگا جس میں سیدنا محمدؐ کی یہ آیت لکھی ہوگی
﴿هَذَا الْمَهْدِيُّ حَمِيدٌ لَهُ فَاتَّبِعُوهُ﴾

﴿وَمِنْهَا لَعَنَ عَصْرًا لَمَّا بَسَا فَيُصَافِي رَحْمَةً بَاسَةً
فَيَحْصُرُ وَيُورِقُ وَمِنْهَا لَعَنَ بَطْلًا مَدَّ يَدَهُ فَيُؤْمِسُ مِدَّةً لِي
طَيْرٍ فَيُهَوِّءُ فَيَسْقُطُ عَمِيًّا مَدَّةً ۝﴾ (نور ص ۱۹۹)

"اور ان علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ مہدیؑ ایک خشک
جائے خشک زمین میں گاڑیں گے تو وہ اسی وقت سرسبز ہو کر برگ و بار
لانے لگے گا اور ایک علامت یہ ہے کہ مہدیؑ سے نشانی کا مطالبہ کیا
جائے گا تو وہ اپنے ہاتھ سے خضار میں اڑتے ہوئے ایک پرندے کی
طرف اشارہ کریں گے تو وہ ان کے سامنے آکرے گا۔"

علامت نمبر ۵

نہضت امام مہدیؑ کی نشانیات سے یہ علامت یہ بھی ملے گی کہ
اس کے سر پر ہاں لکھی ہوگی جس میں سیدنا محمدؐ کی یہ آیت لکھی ہوگی
﴿هَذَا الْمَهْدِيُّ حَمِيدٌ لَهُ فَاتَّبِعُوهُ﴾
یہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہیں جس کی اتباع کرو۔

علامت نمبر ۹

امام مہدیؑ کا منہ میں دھن کی خوشبو ہوگی۔ اس کی سبیل اللہ تقسیم کر دیں گے۔ (حدیث میں ۱۹۹) اور خاندان کعبہ کے سر دھن سے ہوگا جو امام مہدیؑ کی تقسیم فرما دیں گے۔ "رتاج الکبر" کہا جاتا ہے۔ (آثار القیامہ ص ۳۹۹)

علامت نمبر ۱۰:

حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ میں اٹھ سو اسی مسلمان ہو جائیں گے جن کی وجہ یہ ہوگی کہ امام مہدیؑ کو ثابت کیمنہ (جس کا قرآن کریم میں بھی یہ طور آیا ہے۔ "وقل لہم بیہم ان ایہ ملکہ ان یاتیکم الذلوت فہ مکینہ من دیکہ" (نور ۴۸) اس کا جس کے ساتھ ہو دیں۔ یوں عقائد ثابت ہیں، اس سے وہ اس ثابت کو حضرت امام مہدیؑ کے پاس، پھر مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ نواب مدنی حسن خان لکھتے ہیں:

"اور احمد آنکہ ثابت کیمنہ رمارا اٹھایہ بار نیچہ وطم یہ ہر آدرہ در بیت المقدس نمبر ۱۳۰۰ بدین ۱۰۰ مسلمان شہداء الثقلین منہم۔" (آثار القیامہ ص ۳۹۹) حدیث میں ۱۹۹ پر بھی ہے۔"

محمد ان علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام مہدیؑ کی ثابت سید کو اٹھایہ کہ اس کی بار بار شیخ وطم یہ سے نکالی کریت المقدس میں رکھ دیں گے جس کو شیخ ۱۰۰۰ کے چند ایک کے باقی بار کے یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔

علامت نمبر ۱۱:

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ روایت نکل چلا ہے کہ وہ

علامت نمبر ۱۲:

مغرب کی طرف سے کسی حملہ کا سودا ہوگا (ظاہر ہے یہ حملہ لشکر کے ساتھ ہوتے ہیں) اور اس حملہ کا سردار قبیلہ ندوکا ایک آدمی ہوگا چنانچہ ہمیں یہ روایت نقل کی ہے۔

﴿علامہ حروج المہدی الیہ یقبل من المغرب، علیہا رجل اعرج من کلدہ﴾ (تاب نقل ص ۱۳۰)

"امام مہدیؑ کے ظہور کی علامت وہ چند حملہ ہے جس کو مغرب کی طرف سے آئیں گے اور اس کا سردار قبیلہ ندوکا ایک آدمی ہوگا۔"

علامت نمبر ۱۳:

معدن الوراق سے ظہور امام مہدیؑ کی علامت کفر کا پھیل جانا یا اس کی ہے۔ چنانچہ فہیم بن حماد روایت کرتے ہیں:

﴿ولا یخرج المہدی حتی یکفر باللہ جہوہ﴾

(تاب نقل ص ۱۳۰)

"امام مہدیؑ کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر نہ کیا جائے۔"

علامت نمبر ۱۴:

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل قتل و غارتگری اس قدر عام ہو جائے گی

اس مسئلے میں ائمہ نے متعدد روایات سے انصاف فرمایا ہے۔

۱۰۹

﴿باتی قوم من قبل المشرق معهم رايات سود فيسالون
الحير فلا يعطونه فيقاتون فيصرون فيعطون ماسالوا
فلا يقبضونه حتى يدفعوا الى رحل من هل يسي ليمطوهم
قطا كما ملأوها جورا فمن افرك ذلك محكم
فليتهم ولو حوا على الفلج﴾ (الاشترار ص ۳۸)

”مشرق کی طرف سے ایک قوم سیاہ چھتوں کے ساتھ آنے کی
اور وہ لوگ (ضرورت کی وجہ سے) مال کا مطالبہ کریں گے، لوگ
اس مال میں دین کے تو دوڑیں گے اور اس پر غالب نہ ہوں گے
جب وہ لوگ اس کا مطالبہ و چراگنا چاہیں گے تو اس کو قبول
کیں۔ یہی کہتی ہے وہ اس مال میں سے اپنی بیت میں سے ایک
فحش کے نوالے کریں گے جو میں وہی طرح حد و مضاف
سے مجھ سے کاچھے و گوں گے پہلے اسے ظلم، آخر سے بھرا ہوگا سو تم
میں سے جو کوئی اس کو پائے تو اس نے پاس آجائے نہ چہرہ پر
چلے آتا ہے۔“

علامت نمبر ۲۹:

ایک کان کے پاس لوگوں کا جنس جاتا۔

اس سید میں حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل
روایت نقل کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

﴿تخرج معادن مختلفة معدن منها قريب من الحجار
بانه شرار الناس يقال له فرعون فينما هم يعملون فيه

اذحسر عن الذهب فاعجبهم معمله فينما هم
كدلك اذحسر به وبهم﴾ (الاشترار ص ۳۸)

”قیامت کے قریب لائق علاقوں سے (لائق (وہاتوں کی)
تائیں برآمد ہوں گی جن میں سے ایک کان خدائے قیامت میں
ظاہر ہوگی۔ اس کے حصوں کے لیے ایک مدت آتی ہے اس کا لقب
(کی شہرت ظلم، آخر میں جہ سے) اگلوں پڑ گیا ہوگا، آگے کا (اور
وگوں کو اس میں کام کرنے پر لگا دے گا) وقت اس میں کام
رہے ہوں گے کہ سونے کی ایک اور کان ظاہر ہوگی، اس کو یہ رو
بھی خوش ہی ہو رہے ہوں گے کہ وہ اس کان سمیت زمین میں
دھن دے جائیں گے۔“

علامت نمبر ۳۰:

غیر مہدیؑ پر استغناء والی خدمات میں سے ایک خدمت وقت کا انہی کی
تعمیراتی سے گزارنا بھی ہے جس کی وجہ بظاہر وقت میں بے رقی کا پیدا ہو جانا ہوگا
چنانچہ حضرت سید یرزقیؑ فرماتے ہیں:

﴿ومها طلوع القرن ذي السنين﴾ (الاشترار ص ۳۳)

”اس کی تائید ترقی شریف کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان فتكون السنة
كالشهر والشهر كالجمعة وتكون الجمعة كالיום
وتكون اليوم كالساعة وتكون الساعة كالصرمة بالدر﴾
(رواہ الترمذی، المعجم ص ۷۷)

”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ روز قریب نہ ہو

جائے (اس تجزی سے نہ گزرنے گئے کہ) سال مہینہ کے برابر،
مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھنٹے کے برابر اور
ایک گھنٹہ آگ کا شعلہ لگنے کے برابر نہ ہو جائے۔

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ علی قاری نے امام خطابی کا یہ قول نقل

فرمایا ہے

فان سال الحسابی ویکون ذلک فی زمن المہدی
وعیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام او کلیهما قلت والاحیر
هو لا ظہر و ظہور هذا الامر فی خروج الدجال وهو فی
زمانہما (مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۲۹)

”امام خطابی نے فرمایا ہے کہ ایسا امام مہدی یا حضرت عیسیٰ یا دونوں
کے زمانے میں ہوگا، میں کہتا ہوں کہ آخری قول ہی زیادہ ظاہر ہے
کیونکہ یہ معاملہ خروج اچان کے وقت پیش آنے کا اور اچان کا
خروج ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں ہوگا۔“

باب چہارم

ظہور مہدی سے قبل کے واقعات

خروج سفیانی، سفیانی کا نام حدید، کردار،
کینیت، خروج، تختہ فساد پھیلا نا۔ وغیرہ

﴿ظہور مہدی سے قبل کے واقعات﴾

چونکہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ارادہ سجدہ قیامت کی عبادت میں سے بہت عبادت سے اس سیدہ رقیہ کی خدمت میں سے اس کے ارادے سے قبل کے واقعات کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

خروج سفیانی:

حضرت امام مہدی کے ظہور سے قبل عرب و شام میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ۱۱۰ھ میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو ۱۰۰ سال تک قتل کرے گا، حسب بیان سیدہ رقیہ۔
 شخص خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا۔

(ترمذی ص ۳۳۲، کتاب البرہان ج ۲ ص ۳۳۹، بحار ص ۳۳۹، حضرت علی)

شیخ الطبرانی ص ۱۱۰۔ بھی سفیانی کے خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے
 ۱۰۰۔ روایت قتل کی ہے جس میں اس کا جھوٹا اور بیعت خروج بھی مذکور ہے۔

”سفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ہوگا، یہ
 شخص بھاری بھرمار جسم والا ہوگا، چہرے پر چمک کے آثار ہوں
 گے، آنکھ میں سفید رنگ کا نشان ہوگا، دھنسل کے نواحی علاقوں میں
 سے ایک اولاد سے خروج کرے گا جس کا نام ”ادنیٰ“ ہوگا۔
 ۱۰۰ سال آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ خروج کرے گا، جس
 میں سے ایک کے پاس ایک جھنڈا بھی ہوگا۔ لوگ اس کے
 جھنڈے تلے ہڈا آنے کا خیال کریں گے اور اس کے آگے آگے
 نہیں میل پھرتے ہوں گے۔ جو آدمی بھی اس جھنڈے کو سرنگوں کرنا
 چاہے گا وہ خود ہی شکست سے ۱۰۰ بار ہوگا۔“ (کتاب المعصوم ص ۸۸)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ عیانی ۱۰۰ میں سے ایک شخص ہوگا جس میں ستر ہفت ہزار سال کا تجربہ ہوگا جس سے وہ ۱۰۰ ہزار سال تک جی رہے گا اور اس کی عمر ۱۰۰ ہزار سال ہوگی۔ (کتاب الفتن ص ۱۰۰)

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿يُصْحَرُكَ سَابِقٌ وَرَجُلٌ عَمُورٌ الْعَيْنُ، فَيَكْثُرُ الْهَرَجُ،

وَيَحِلُّ النِّسَاءُ وَهُوَ الَّذِي يَحْتَاجُ بِجَبْشٍ إِلَى الْمَدِينَةِ﴾

(کتاب الفتن ص ۱۲۳)

”ایلیہ میں ایک کاٹھن مخترب ہوگا جو کثرت سے شہر چھوڑے گا اور عورتوں کو محال کرے گا اور یہی مدینہ کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا۔“

سفینی کا نام:

سفینی کے نام کے بارے میں مختلف روایات موجود ہیں چنانچہ مولانا سید محمد بدر عالم مدظلہ نے ”ترجمان السنۃ“ میں امام قاضی کی تذکرہ کے حوالے سے سفینی کا نام مردہ ذکر کیا ہے جید شیعہ نعیم بن سنان نے کتاب الفتن ص ۱۰۰ پر سفینی کا نام عبداللہ ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب تذکرہ ص ۱۸۹ پر سفینی کا چار نام مہدی بن یزید ذکر کیا ہے۔

امام قرطبی نے اپنی کتاب تذکرہ ص ۱۹۳ پر یونس بن جهم بن سنان کی روایت سے سفینی کا نام قہ بن یونس نقل کیا ہے۔

سفینی کی حکومت اور مدت حکومت:

مولانا سید بدر عالم مدظلہ نے سفینی کا نصف شام و مصر نے اطراف میں چلے گا (ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۳۷۴) اور اس کی مدت حکومت نے بارے میں ایک

روایت یہ ہے کہ عیانی ستر سال حکومت کرے گا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کی مدت حکومت ۱۹ ہزار سال ہوگی۔ (کتاب الفتن ص ۱۸۸)

سفینی کی بیعت کرنے والے اہل شام ہوں گے (چاہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل خروج سفینی ہوگا۔ اس سفینی کے خروج سے پہلے یہ شخص ۱۰۰ سال تک زندہ رہے گا اور اس کی عمر ۱۰۰ ہزار سال ہوگی۔ عیانی نام کے تین افراد ہوں گے جن میں سب سے آخری امام مہدی کے ظہور سے قبل خروج کرے گا یہاں اس ”حزب سفینی سے پہلے“ (سفینی بن کوثر) کے اہل مشرق سے قتال کرے گا اور ان فلسطین سے اٹھیں گے اور حجاز، مصر، جو کہ مشرق کے خوب میں واقع ہے، تک جا پہنچے گا۔ وہاں تک کر وہاں جنگ ہوگی جس میں اہل مشرق شکست کھا کر ہجرت کر دیں گے (حمیۃ القلوب) تک جا پہنچیں گے، وہاں مجتمع ہو کر پھر سفینی سے ٹکریں گے اور حسب سابق شکست کھا کر مصر کے قریب ”مصر“ نامی جگہ پہنچیں گے۔ وہاں پھر جنگ ہوگی اور اہل مشرق قریب آ پہنچیں گے۔ اس کے بعد وہ بغداد کے قریب ”ما قرقوا“ نامی جگہ پہنچیں گے اور قریب بیعت کر دیں گے۔ لیکن وہ اس میں بھی شکست کھا جائیں گے اور سفینی بن کوثر کے اموال کو تنہا کر کے مال غنیمت بنا لیں گے۔ اس کے بعد سفینی کے حلق میں ایک پھوڑا ٹپکے گا اور وہ ایک وقت کو فتنہ میں داخل ہو کر شام کو اپنے شکریں سمیت واپس روانہ ہو جائے گا اور شام کے قریب پہنچ کر راستے میں ہی اس کی وفات ہو جائے گی۔ اور جب اہل شام کو عیانی بن سنان کی خبر معلوم ہوگی تو وہ بغداد کر دیں گے اور سولہ کے ایک شخص مہدی بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اس کی دلوں ”بھیس اندر کو“ حضیص ہوں گی۔ ”تجانی مدظلہ ہوگا جبکہ اہل مشرق سفینی کی موت کی خبر سن کر کہیں گے کہ اب اہل شام کی حکومت ختم ہوگئی اور وہ نئے امیر کی امانت سے انکار کر کے باقی ہو جائیں گے۔ مہدی بن یزید (سفینی) و معلوم ہوگا تو وہ اپنے سارے لشکروں کو لے کر ہجرت کرے گا اور ان سے خوب قتال کرے گا حتیٰ کہ اہل مشرق شکست کھا کر کوثر میں داخل

یہ دعائیں تھیں اور حیاتی ان میں سے نہ لے سکا۔ ان کو قتل کر کے مورتوں اور مجسموں کو قید کر دیا اور انہیں دیر بہ دیر مارے گا۔ اس سے بعد تجارتی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا۔"

(کتاب الفتن، ص ۸۷)

فتنہ سفیانی کی سختی

سفیانی کا فتنہ اس قدر سخت ہو گا کہ ایک حدیث میں ہے
"مصور مسجد پر لے دیا ابو سفیان بن ابی سفیانؓ سے ایک شخص اسلام
میں یہ سوراخ کھودے گا کہ پھر اس کو بند نہیں کیا جائے گا۔"
یہ حضرت ابو سعید بن ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا
"دین دایہ اور ٹھیک ٹھیک چلتا رہے گا یہاں تک کہ سب سے پہلے
اس کا مشرعوامیہ دایہ فتنہ کرے گا۔" (کتاب الفتن، ص ۸۹)
اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ

"جو ہاشم میں سے ایک شخص غلام بن جائے گا وہ وہ سوامیہ کو قتل
کرے گا چنانچہ سوامیہ میں سے صرف چند افراد ہی قتل ہونے سے
بچیں گے۔ پھر سوامیہ کا ایک شخص "سفیانی" بنے گا اور وہ جو ہاشم
نہ لے آئے ہوں کو اس ایک آدمی کے ہاتھ قتل کرے گا جس کو جو
ہاشم سے قتل یا ہو گا (ایک آدمی کے ہاتھ میں دو قتل کرے گا۔)
یہاں تک کہ صرف مورتنس بچیں گی۔ اس کے بعد امام مہدیؑ کا ظہور
ہو جائے گا۔" (کتاب الفتن، ص ۹۳)

نیز ایک روایت میں ہے کہ

"سفیانی اس حال میں خروج کرے گا کہ اس کے پاس ہاس کی
تین لڑکیاں ہوں گی اور جس کو مکی ان لڑکیوں سے مارے گا وہ مر

جائے گا۔" (کتاب الفتن، ص ۹۵)

خروج سفیانی کی کیفیت:

ایک روایت میں خروج سفیانی کی کیفیت یوں بیان کی گئی ہے۔
"سفیانی کو خواب دکھایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ تھ کر خروج
کر۔ وہ اس ارادے کے ساتھ اٹھے گا لیکن اپنی موافقت میں کسی تون
پائے گا، دوبارہ اسی طرح اس کو خواب آئے گا، پھر تیسری مرتبہ اس
سے کہا جائے گا کہ تھ کر خروج کر۔ اور دیکھو کہ تمہارے گھر کے
دروازے پر کون ہے؟ چنانچہ وہ تھ کر دیکھے گا تو اس مرتبہ اپنے گھر کے
دروازے پر سات یا نو افراد کو پائے گا جن کے پاس جھنڈے ہوں گے
اور وہ اس سے کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں (اس لیے تم ہمیں اپنا
بھائی سمجھو اور تمہارے کی کوئی بات نہیں) چنانچہ وہ ان کے ساتھ خروج
کرے گا اور وہ اپنی یا بس کی بستیوں میں سے کچھ لوگ اس کے تابع ہو
جائیں گے۔ ان کی سرکوبی اور ان سے جنگ کرنے کے لیے دمشق کا
گورنر روانہ ہو گا لیکن جو بھی اس کی نظر سفیانی کے جھنڈے پر پڑے
گی وہ شکست کھا کر بھاگ کرے گا، اس دنوں دمشق کا گورنر جو عباس
کی طرف سے مقرر ہو گا۔" (کتاب الفتن، ص ۹۵)

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ:

"سفیانی بدترین بادشاہ ہو گا کہ علماء اور فضلاء کو قتل کرے گا اور اس کو
خاک کے گھاٹ اتار دے گا، نیز وہ ان سے اپنی مدد کا مطالبہ کرے گا
اور انکار کرنے پر ان کو قتل کر دے گا۔"

یہ چند روایات بطور نمونہ کے پیش کی گئی ہیں جن میں سفیانی کے حالات کا بقدر

سات تہہ کیا ہے اس کا نام عیدہ اور اس کی بیعت یا ہوگی اس لیے
میں رہا تھا۔ اپنی کتاب تہہ میں عیانی کے تعلق یہ روایت بھی آ رہی ہے۔

عیانی کی اصل تصدیق روایتیں احمد بن حنبل میں منوں سے اپنی
تأیید کا نام میں ہیں کی ہیں اور بہت سے عیانی کا نام تہہ بن
سید و کا اور یہ اہل اثنی عشرت کے درمیان کفر کا کہنے کا ہے جس میں
ہا یہ فرما ہوں میرے (۱۱) معنی یہ کہ بی عیانی اس سے پہلے
تہہ بن کے ہی اور وہ چلے ہیں انہوں نے تہہ بن کے ساتھ اچھا سلوک
یا اور تم نے اس کی خوب اطاعت کی۔ پھر ابو حنین نے ایک طویل
کھمبہ دیا یہاں تک کہ ایک جرہ کی طرف سفیانی نے بھیجے ہوئے
تہہ بن کا تہہ بن جو رہین شام میں رہتا ہوگا اسی طرح برقی کے تہہ بن
جو تہہ بن کے ساتھ مغرب میں رہتا ہوگا ابو حنین نے
سیدہ سلام جاری رکھتے ہوئے ہا یہ جرہی تہہ بن عیانی سے
بیعت کر کے گا اور اس جرہی کا نام قلیل بن عقاب ہوگا اس کے بعد
برقی شخص آئے گا جس کا نام حام بن الورد ہوگا (روایت میں اس کے
بیعت کرنے کا تہہ بن نہیں ہے) پھر ابو حنین نے سفیانی کے ملک
مصر ہائے اور وہیں کے بادشاہ سے جنگ کرنے کا تہہ بن دیا۔ وہ فرما
کے لیے پڑا اس سے چھ پچھ سات دن تک راز اس لوگوں و تہہ بن
کے کا حتیٰ کہ اہل مصر کے ساتھ راز افشاں ہو جائے گا۔ پھر اہل
مصر تہہ بن اس سے صلہ کر لیں گے اور اس کی بیعت میں داخل ہو
جائیں گے اور سفیانی شام واپس آجائے گا۔ (۱۲) (تہہ بن سے ۱۱۰)

روایت سے اس تناظر میں سب یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ امام مہدی علیہ
الصلوات علیہ کے قبل اہل اسلام و مسلمان تخت تکایف میں جتا ہوں گے اور ان پر ظلم و ستم

کے بعد توڑے جائیں گے اور اس کے بعد پادشاہی کا تہہ بن ہو جائے گا جس کے بعد عیانی
بہت سے اسلام و مسلمانوں کے یہ تہہ بن کیے گئے ہوں گے۔ اپنے آپ کو تہہ بن
کی تہہ بن لازم کر رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

﴿وَكُنْ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۱۳)

ترجمہ: یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ تہہ بن کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) تہہ بن استحقاقی (۲) تہہ بن تفصیلی

تہہ بن استحقاقی۔

ایک چیز کسی پر اس طرح لازم ہو کہ وہ فیہ واقع ہو۔

تہہ بن تفصیلی۔

ایک چیز کسی پر اس طرح لازم ہو کہ وہ فیہ واقع نہ ہو بلکہ اس کے مہربان کر
نے پر اس کو لازم کر لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے جو شخص کی تہہ بن ہو جائے اس پر لازم
ہو کہ وہ تہہ بن کے طور پر سے نہ ہو۔ وہ تہہ بن کے طور پر۔

الغرض سفیانی کے خروج کے وقت میں اللہ تعالیٰ کی تہہ بن مسلمانوں کے شامل
ہاں رہے گی اس کی تفصیلات بھی قرطبی کی تہہ بن روایت میں موجود ہیں اور وہ یہ کہ

”ابو حنین نے سفیانی کے واقعہ تفصیلات بیان کرتے ہوئے بہت
سے عجائبات کا تہہ بن کیا ہے یہ اس بات کو بھی دیکھ لیں کہ اس کے
الغرض کو میں اس طرح لکھ لیں گے کہ ان کے سرور زمین سے باہر
ہوں گے اور ان تک کا سرور زمین میں بھٹک جائے گا اور ان
کا تمام مال و دولت و خزانہ اور قیدی سب اپنی حالت پر ہوں گے۔
یہ خبر گور و پچھائی جس کا نام محمد بن علی ہوگا اور وہ اہل اسلام
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ۱۱۰ میں سے ہوگا جب وہ ملے

سے کوچ کا ارادہ کر کے روانہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے زمین کی
اور یوں لوہن کر کوہ زمین و پیتہ میں سے اور وہ اسی میں
بیابان میں جا پھنکے گا جہاں سفیانی کا شکار مکرر بہترین صورت
حال سے دوچار ہوگا چنانچہ محمد بن علی اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی
خود شاہ کریں گے اور شیخ و تمید نے ساتھ نہ تھانی سے تمام مافیت
دھت کا سوال کریں گے۔ (۱۲۰ ص ۶۸)

سفیانی کا جھنڈا:

آخر زمانے میں اختلافات کی کثرت ہوگی، قیامت قریب پہنچی ہوگی اور
سفیانی کا خروج ہو چکا ہوگا جس کی علامت یہ ہوگی کہ بقوں محمد بن حنفیہ اختلافات کے
وقت شام میں تین جھنڈے بند کیے جائیں گے، ایک جھنڈا بیض نامی شخص کا ہوگا، دوسرا
جھنڈا اسب نامی شخص کا ہوگا و تیسرا جھنڈا سفیانی کا ہوگا۔ (کتاب الفتن ص ۹۹)
اور ایک روایت میں ہے کہ ان تینوں میں سے سفیانی غالب آ جائے گا چنانچہ
مردی ہے کہ:

"جب لوگوں میں اختلافات بڑھ جائیں گے تو پچھ وقت گزرنے
کے بعد مصر میں واقع نامی ایک شخص ظاہر ہوگا، وہ لوگوں کو قتل کرتے
ہوئے "ارم" تک جا پہنچے گا پھر اس پر ایک بد شکل شخص جہد رہے گا
چنانچہ ان دونوں کے ارمیان سخت جنگ ہوگی اسی اثنا میں دونوں
سفیانی کا ظہور ہو جائے گا اور وہ ان دونوں پر غالب آ جائے گا۔"

(توکل مدور)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

"سفیانی مصر جا کر چار ماہ قیام کرے گا اور مصر میں قتل و غارتگری

کا ہزار گرم کر دے گا اور لوگوں کو قیدی بنائے گا۔ (۱۲۱ ص ۶۸)

خروج سفیانی کا اجمالی نقشہ:

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "المعجم المختصر فی طبقات مشہور ائمہ
میں "دفع سفیانی کی تفصیلات کا ایک عبارت اچھا اور جامع غلام تحریر فرمایا ہے، یہاں اس
کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

"امام مہدیؑ نے ظہور سے پہلے ۳۹۰ سواروں کے ساتھ مدینہ کا
خروج ہوگا اس کے بعد اس نے خیال ہو کلب کے قیام پر فرمایا
اس کے قریب ہو جائیں گے درود عراق پر حملہ کے لیے اپنے لشکر و
روہت کرے گا جو مقام ربار (ایک مشرقی شہر) میں قتل و غارت
کری گا، دربار گرم کر دے گا پھر اس کے لشکر کو فہ پر حملہ کرے گا
وہاں میں ہے (اور تو یہ ہو رہا ہوگا اور اچھا) مشرق کی طرف سے
ایک جھنڈا اٹھائے گا جس کی قیادت و قیام کے شعبہ میں صاحب نامی
ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی درود قیدی کو لوگوں کو آ کر اس کا اور
سفیانی کے لشکریوں سے جنگ کرے گا، سفیانی پناہ دوسرا لشکر مدینہ
منورہ کی طرف بھیجے گا۔ وہاں بھی اس کے لشکر کی تیس دن تک وٹ
مار کرتے رہیں گے پھر مدینہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور
جب مدینہ نامی جگہ پر پہنچیں گے تو حضرت جبریل علیہ سلام و مہم
خداوندی ہوگا اور وہ اپنے پاؤں ان پر داریں گے جس کی وجہ سے پورے
لشکر و زمین میں جنس جائے گا اور صرف وہ آدمی بچیں گے۔

وہ دونوں سفیانی کو آ کر اس ہولناک واقعے کی خبر دیں

سے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا، پھر وہ، اشد و دم کے پاس
پیغام بھیجے گا کہ میرے پاس ان دونوں سواروں کو بھیج دو جو غلطی

میں نے یہ سنا ہے کہ ان کو واپس بھیج دے گا تو وہ جرم قرار کی سزا میں
مشتاق ہو کر رہے۔ اس میں ہمارے کا "مستحق مسجد" مشق
کے خواب میں اپنی ران پر ایک عورت کو بٹھائے گا اور جو اس پر
نا پسندیدگی کا اظہار کرے گا، اس کو بھی قتل کر دے گا۔

اس وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ "اے محمد بن
قاسم! تم نے ظالموں، مفسدوں اور اس کے پیروؤں کو
سزا دینا شروع کیا ہے۔ یہ بہترین آدمی ہے۔ چنانچہ تم اس
سے ملے کہ میں جا کر طو، وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبد اللہ
سے (الح) (قول محمد بن عبد اللہ ص ۴۰)

فائدہ:

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ اگرچہ محمد بن ہار سے روایت ظہور مہدی و
حرون میں پہلے بحث ہے، اس وقت مضمون میں نہیں لیکن یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ
امام مہدی کا ظہور اور حرون سفیدی وغیرہ صرف صحیح روایات سے ثابت نہیں بلکہ ان میں صحیح،
نقص، ضعیف وغیرہ تمام روایات شامل ہیں حتیٰ کہ اس میں مضمون روایات بھی موجود ہیں۔
اس لیے اس روایت کا مضمون اور ظہور مہدی ایک ہی حقیقت ہے جس کا انکار
نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ آپ "ظہور مہدی کے متعلق عقیدے کی بحث" میں تفصیل کے
ساتھ پڑھ آئے ہیں۔

نیز امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مہدیوں میں کائنات بھی ذہن میں رکھنا
ضروری ہیں۔

(۱) امام مہدی کے ظہور ہونے پر ہمارے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، نیز ظہور
مہدی اور خود امام مہدی ہمارے عقائد میں سے کسی عقیدے میں تبدیلی کا تقاضا نہیں
کرتے۔ اس لیے وہ حیات و موت اور حالت مدح و مذمت کی طرف ختم متوجہ ہوں گے۔

(۲) امام مہدی بنی نہیں ہوں گے اور نہ ہی وہ معصوم ہوں گے، نیز وہ خود بھی اپنی

سزا دینی نہیں ہوں گے۔

(۳) ظہور مہدی کے وقت امام مہدی کو اناراس کی بیعت و معیت کرنا فرض ہے
مستحق بیعت کی کے مخالف نہیں ہوگا ہند اس کے مطابق ہوگا۔

(۴) امام مہدی اپنے وقت موعود پر پیدا ہوں گے اور عام معمول کے مطابق ان کی
پیدائش اور اپنی ماحول کی تربیت ہوگی اور جس وقت اللہ کو منظور ہوگا اس وقت اس کے اندر
انہوں میں وہی صلاحیتیں اس میں وہ بیعت فرمائیں گے کہ وہ لوگوں کی قیادت کریں اور
پھر ان کا "امام مہدی" کے عنوان سے ظہور ہوگا۔

باب پنجم

﴿ظہور مہدیؑ ترتیب زمانی کے ساتھ
واقعات کے تناظر میں﴾

جنگیں، امام مہدیؑ کی تلاش، بیت و خطبہ اولیٰ،
استحکام اسلام، پوری دنیا کی حکمرانی، خروج و جال انروس مہدیؑ
وقات مہدیؑ اور ان کی مدت حکومت وغیرہ

﴿ظہور مہدیؑ ترتیب زمانی کے ساتھ﴾

واقعات کے تناظر میں ﴿

گزشتہ صفحات میں بیان شدہ تصدیقات و خاصہ یہ نکات کہ درامے میں امام مہدی رضی اللہ عنہ علیہ السلام ظہور حق سے اس کا نام محمد بن عبد اللہ یا احمد بن محمد ہو گا اس کا سلسلہ نسب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہو کر حضور ﷺ سے جا ملے گا۔ اس کی روایت باسعادت مرید طیبہ میں ہوئی، ان کی سیرت و خالق ربیعہ، علیہ صارت ہوتی ظہور ملات اور قبل از ظہور واقعات آپ با تفصیل پڑھ چکے، اب آپ اس واقعہ سے تسلسل کے ساتھ پڑھیں تو اس سے ثناء نہ یب یا لطف حاصل ہوگا۔

لیکن یہ بات ضرور دامنِ شین رہے کہ واقعات کی اس ترتیب سے ظہور مہدیؑ سے نیے مادہ اس کی میں قطعاً ناروا و غلط ہے، اس مضمون کے مقصد سے خارج ہے۔

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا۔

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل دریائے فرات سے سونے کا ٹیپ پہاڑ نکلے گا، لوگوں کو جب اس کی خبر ہوگی تو وہ اس کے حصول کے لیے دریائے فرات کی طرف نہ ہوں گے، وہاں قیام آدنی کا زمانہ حیثیت سے اکٹھے ہوں گے، دریائے فرات پر سونے کے اس پہاڑ کے حصول کے لیے یہ قیام نام چاہے لشکر کے ساتھ کھڑے ہوں گے، ان قیام میں سے ہر ایک کی تہ کی غنیو یا شاہ کا بیٹا ہوگا، ان قیام کے لشکر کے درمیان اس قدر رش و فساد ہوگا کہ وہ اس میں سے نانوے افراد قتل ہو جائیں گے۔

اور صحیحیہ کی روایت میں اس موقع پر مت محمد یہ ہے کہ یہ بزرگوار ہوتے ہیں روایت نامہ موجود ہے کہ جو شخص اس موقع پر حاضر ہوگا وہ اس سونے میں سے بہوئے۔

وہاں سے گاؤں کی دکان میں منسلک ہو جائیں گے۔ (اس سے ملتے جلتے مضمون
مشترک حاکم ۵۶۵/۳ پر بھی موجود ہیں)

امام مہدیؑ کا مکہ میں روپوش ہونا:

اس وقت مہدیؑ اور اصحاب (اور ایبہ ایت کے مطابق مہدیؑ اور منصور) سات سو سال تک مکہ میں عمارتوں میں رہیں گے اور جب گورنر یہاں سے فوجوں کی اطلاع ملے گی تو وہ مدینہ کے قریب پہنچیں گے۔ جب تھوڑے دنوں کے بعد ان کے آگے پہنچیں تو انہیں قتل کر دیں گے۔ یہ بات بڑی ناگوار ہے۔ اور وہ اس سلسلے میں اپنے مشیروں سے مشورہ کریں گے۔ مگر انہوں نے رات کے وقت وہاں سے ہٹ کر مکہ کے قریب پہنچیں گے اور وہاں سے کہیں گے۔ تم یہاں بے خوف و خطر ہو کر اطمینان سے رہو۔

گورنر مکہ کا دھوکہ دینا:

اس کے بعد وہ نوجوان یا سوچی سرائی میں سے آدمیوں کو قتل کرنے کے لیے اپنے بندے بھیج دے گا چنانچہ ان میں سے ایک تو قتل ہو جائے گا اور دوسری حالت کا اور اس طرح کہ وہ لوگ نفس ذکیہ کو جھڑکا دے گا اور مقتول ہو جائے گا۔ اور وہاں قتل کر دیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ کو درگاہ آسمان والوں کو مل جائے گی۔

اور وہ دوسرے شخص جو قتل ہوئے تھے یا ہو گا اپنے رشتہ داروں کو خبر دے گا کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہوئے چنانچہ وہ لوگ وہاں سے نکل کر مدینہ کے قریب پہنچ کر پڑ جائیں گے اور وہاں رہ کر لوگوں کو بیچاریاں دے دیں گے۔ یہاں تک کہ لوگ ان کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ جب قتل نہ ہوا اس کی خبر ہوئی تو وہ ان سے شک کریں گے اور یہ لوگ اہل مکہ کو شکست دے کر مدینہ میں داخل ہو جائیں گے۔

حج کی ادائیگی کا امیر کے بغیر ہونا:

اس دور میں چار سو سال تک مکہ کا داروغہ کا سامنا ہو گا۔ اس کے لیے اس کے لیے امیر کے حج کریں گے اور جس میں سے انہیں گئے تو کسی بات پر انہیں شک نہ ہوئے تو ان کی طرح ایک اور سے پتا پڑیں گے جو قتل و قتل ہو گا۔ چنانچہ وہاں جاسے گا اور قتل و قتل کے پاس جو خون ریزی ہوگی۔

اس دور میں چار سو سال تک مکہ کا داروغہ کا سامنا ہو گا۔ اس کے لیے اس کے لیے امیر کے حج کریں گے اور جس میں سے انہیں گئے تو کسی بات پر انہیں شک نہ ہوئے تو ان کی طرح ایک اور سے پتا پڑیں گے جو قتل و قتل ہو گا۔ چنانچہ وہاں جاسے گا اور قتل و قتل کے پاس جو خون ریزی ہوگی۔

سات بڑے بڑے علماء کا امام مہدیؑ کو تلاش کرنا

چنانچہ وہ سات سو سال تک مکہ کا داروغہ کا سامنا ہو گا۔ اس کے لیے اس کے لیے امیر کے حج کریں گے اور جس میں سے انہیں گئے تو کسی بات پر انہیں شک نہ ہوئے تو ان کی طرح ایک اور سے پتا پڑیں گے جو قتل و قتل ہو گا۔ چنانچہ وہاں جاسے گا اور قتل و قتل کے پاس جو خون ریزی ہوگی۔

خادم

اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ واقعات کی کس تفصیل سے یہ بات

اگر محنت نہ کیا اس سے انہی چھ مہاجرین میں سے کسی کو اس
یا انہیں یہ سمجھنا کہ اس کے ساتھ کسی وراثت کا تعلق نہ تھا اور
اس سے اس کی حالت پر ہی اقلیت اور جن چیزوں میں وقت اس
کے لئے صرف کرنے کا حکم دیا ہے قرآن میں رد و قبول جس چیز اس کو
چھوڑنے اور ختم کرنے کا حکم دیا ہے ان کو ترک کر دو اور ہدایت
کے کاموں پر ایک دوسرے سے مددگار بن جاؤ۔ مقتوی یہ ہے
اور یہ ہے کہ وہاں میں جا اس لیے کہ اس کے لئے دراصل ہدایت
قریب آگیا ہے اور درخواست ہونے کے قریب ہے اس لیے جس
تہیں بتا رہے ہیں اس کے واسطے ہی اہمیت کہ اس کے لئے قرآن کریم کے
دلائل پر عمل کرے۔ باطل کو ختم کرنے اور سستی و رد و کرنے کی
طرف محنت نہ کریں۔

اور ایک ہدایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

”اے لوگو! امت محمدیہ کو مصائب نے آگھیرا، خاص طور پر حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور انہیں مضبوط ہو گئے اور ان کے خلاف
کارے کی حالت سے ہم پر پڑھائی گئی۔“

چونکہ مدینہ قدسہ پر ۱۲۱۳ھ کے ساتھ تکبیر میں کے در ۱۲۱۳ھ
کی طاقت کے ساتھ ہی لگے تھے، جب انہوں نے بات سے متنبہ ہو کر ۱۲۱۵ھ یا قدر
تک بیرون ہو گئے۔

امام مہدیؑ کے احوال و انصار:

حضرت امام مہدیؑ کے ساتھ یہ ۳۱۳ھ شام کے مہاجرین کے مصائب
اور مصائب کے پیشکش ہوں گے جو اوقات کے وقت شب و روز ان کے وقت
شہر و دیہات کے مہاجرین کے پاس کو رہا رہا یہ بھی دیکھنے کا تو یہاں سے قیام

سے شہر سے ۱۱۰۰ پاؤں کے واسطے پہنچا ہے وہ مہاجرین کے پاس
ہوں گے اور مدینہ منورہ کو ان کے پیچھے سے آزاد کرالیں گے۔

اس کے بعد مصائب اور پنجاب سے کن وٹ مرا دیں۔

اس کے بعد مصائب و مدینہ منورہ سے مدینہ منورہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں بھی
آئے ہیں، ان کی تشریح ملاحظہ فرمائی کی رہائی ملاحظہ ہو

”اہل مدینہ منورہ سے اس کے بعد اس میں سے کہتے ہیں کہ اس
میں سے وہی ایک موت ہو جاتا ہے تو بعد ازاں اس کی جگہ
اور اس کے بعد مہاجرین پہنچتے ہیں جو یہی کہتے ہیں کہ اہل مدینہ
میں وہی دو جماعت سے جن سے یہاں بھی مدینہ نہیں ہوتی جوں ہی
اس میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے اور اس کی جگہ تعمیرات نہ
دیا جاتا ہے یہی مدینہ منورہ ہے۔ اس کے بعد اس کی جگہ نہیں بلکہ
مدینہ منورہ سے جیسے شہر مدینہ منورہ ہے اس کو اہل مدینہ کی
مدینہ منورہ ہے کہ وہ ایک جگہ سے مدینہ منورہ کی جگہ سے رہتے ہیں اور
پہلی جگہ کی شہر قیام میں پانی سے قیام میں ہے کہ اہل مدینہ
اور قوم سے جس سے نہ وہاں میں مدینہ منورہ رہتے ہیں ایسے افراد
کل سے ہوتے ہیں جن میں سے پانچ سو شام میں رہتے ہیں
اور میں شام کے علاوہ دیگر مقامات پر رہتے ہیں۔“

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ شام سے صرف دمشق مرا دیں
بلکہ شام اور اس کے درگردہ کا پورا علاقہ مرا رہے۔

یہی طرح ان اوقات میں کہیں یہ بھی ہو سکتی ہے کہ
انہوں نے علاقہ مدینہ منورہ کے علاقہ میں اختیار لیے دیے۔
نہ اس کے پاس مہاجرین و مہاجرین سے مدینہ منورہ کے قلب قیامی

مذکورہ احادیث میں وارد ہونے والی باتوں میں سے
 ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
 یہ عطا کیا ہے کہ جس نے میری دعا مانگی وہ اس سے ملے گا۔
 اس میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ میں نے اس سے
 عطا کیا ہے کہ جس نے میری دعا مانگی وہ اس سے ملے گا۔
 پر یہ بات بھی درست ہے کہ اس نے فرمایا ہے کہ میں نے
 عطا کیا ہے کہ جس نے میری دعا مانگی وہ اس سے ملے گا۔
 باز اگر وہ اللہ جل جلالہ سے استغفار کرتے ہیں اور شاید عارف باللہ
 ان کا دل سے اسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے۔

ولو خطرت لى لى سواك ارادة

على عاصطرى سهاو حكمة بودنى

اگر میرے دل میں بھولنے سے بھی تیرے عطا کردہ کسی اور کے بارے
 میں کوئی ارادہ پھٹے تو میں اپنے خدا کو کایہدہ روں گا۔
 اور اہل عرب کا یہ مقولہ ہے "حسبات الامر اور صیفات لمقربین"

عصائب:

"کہا یہ میں تک سے کہ عصائب، مصائب کی جمع ہے اس کا علاق اس
 سے ہے کہ کچھ میں تک کی جماعت پر ہوتا ہے۔ کسی سے حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ابدال
 شام میں ہوتے ہیں۔ غزوہ مصر میں اور عصائب عراق میں۔"
 "عصائب عراق میں" اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں ایک قول تو
 یہ ہے کہ عراق جنگوں کے لیے تلخ ہونے کی جگہ ہے اور دوسرے قول
 یہ ہے کہ اس سے مراد اراکوں کی ایک جماعت ہے جن کا نام ہی
 مصائب ہے اس لیے کہ حضرت علیؑ نے اس کو بدل "بجاء" کے

ماہنامہ ذکر کیا ہے۔

ابو نعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند سے حضرت ابن عمر
 سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میری امت کے بہترین
 لوگ ہر زمانے میں پانچ سو افراد ہوتے ہیں اور چالیس ابدال
 ہوتے ہیں، نہ وہ پانچ سو کم ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ چالیس۔ اس
 لیے کہ جب ان چالیس میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے تو اللہ
 تعالیٰ ان پانچ سو میں سے ایک کو اس کی جگہ پر مقرر فرماتا ہے۔
 صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے اعمال کے
 بارے میں بتائیے (کہ وہ کسی قسم کے اعمال کر کے اس وجہً علیا
 تک پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے آپ ظلم کرنے والوں سے اچھا
 سلوک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے ایک
 دوسرے کے ساتھ بھدتی کرتے ہیں۔"

اور ابو نعیم ہی کی سند سے اس سلسلے کی ایک روایت حضرت عبداللہ
 بن مسعود سے بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی
 مخلوق میں سات ہندے ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے اللہ
 تعالیٰ ان کو درد کی درمونت دیتا ہے اور ان کو ہر وقت
 اگاتے اور مصائب کو دوکتے ہیں، حضرت ابن مسعود سے پوچھا گیا
 کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کو درد کی درمونت دیتا ہے، یہ بتاتے ہیں۔
 فرمایا اس طرح کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے امت کی کثرت کے لیے دعا
 کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ فرمادیتے ہیں، ظالموں کے
 خلاف دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کو ماریں دیتا ہے
 پانی طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو پانی دیتا ہے اور ان کے

اس وقت وہ قادیان میں تھے۔ کاتبین نے ان سے کہا کہ تم
قادیان سے دو گنا دیتے ہیں اور اس میں ایک سو

سولہ لاکھ تھیں۔ اس پر وہ قادیان میں رہنے والے تھے اور قادیان
ہے اس کو بھی ذکر کرتا لیکن اسی پر اکتفا کرتے ہوئے کہ یہ سب موصوفین طرف
وہ نہیں تھے۔ امام مہدیؑ کے ساتھ شام سے اس وقت تک کہ صبح ہو کر

مقام پیدا میں لشکر سفیانی کا دھنسا

اب سفین حضرت امام مہدیؑ کے کھانے کی طرح تھی۔ وہ وہاں سے یہ
لشکر مدینہ منورہ بھیجے گا جو قادیان تک پہنچے گا وہاں قتل و غارتگی کا بارگاہ
رہے گا اور امام مہدیؑ قادیان میں ہوگا۔ پھر وہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوگا اور جب مقام
یہاں پہنچے گا تو پورا لشکر میں میں اٹھیں گے۔ (مسند حنفیہ حدیث نمبر ۲۲۰ تا
۲۲۳) ۲۲۳ھ میں ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶) ص ۱۱۱ آئی نہیں کہ جس میں سے ایک تو حیدر کے
پاکستان سے پہنچے گا اور امام مہدیؑ کو جاکر یہ فتح کرے گا اور اب
امام مہدیؑ مدینہ منورہ میں آئیں گے کہ وہاں سے قادیان کا وقت آیا ہے چنانچہ وہ
وہاں سے قادیان منورہ پہنچیں گے اور وہاں سے خود قیدی ہو چکے ہوں گے نہیں
آئیں گے اور ایستے ہی ایستے پوری سرزمین کا فتح کرالیں گے۔

اہل خراسان پر کیا جی؟

اس وقت قادیان سے پہنچے تھے۔ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے قبل چھ
لاکھ سال میں پوش ہو جائیں گے جس کی قادیان سفیانی پر جاری رکھے گا میں ان
پر قابض نہ پائے گا کہ اس اثناء میں امام مہدیؑ کا ظہور ہو جائے گا۔

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد ان کی ہوا اور اہل خراسان کی عزت سے
یہ سب وہاں سے ہوا۔ اس وقت سے اس وقت تک کہ ان کے

یہ تھا کہ اس کا سب سے پہلا اور سب سے پہلا قادیان میں ہوگا اور وہ تصور ہے کہ
اس وقت وہ قادیان میں تھے۔ کاتبین نے ان سے کہا کہ تم
قادیان سے دو گنا دیتے ہیں اور اس میں ایک سو

سولہ لاکھ تھیں۔ اس پر وہ قادیان میں رہنے والے تھے اور قادیان
ہے اس کو بھی ذکر کرتا لیکن اسی پر اکتفا کرتے ہوئے کہ یہ سب موصوفین طرف
وہ نہیں تھے۔ امام مہدیؑ کے ساتھ شام سے اس وقت تک کہ صبح ہو کر
مقام پیدا میں لشکر سفیانی کا دھنسا

خراسان سے سیہ جھنڈوں کے ساتھ روانگی

امام مہدیؑ کا پتہ پورا پورا تھا کہ اس وقت مشرق سے آگئی ہوئے میں ہوگا اور
اس وقت ان کے قادیان سے پہنچے ہوئے سیہ جھنڈوں کے ساتھ روانہ ہوگا
اس وقت وہ قادیان میں تھے۔ کاتبین نے ان سے کہا کہ تم
قادیان سے دو گنا دیتے ہیں اور اس میں ایک سو

﴿اذا سمعتم براهات سوداء اقبلت من خراسان فاقبوا﴾

ولو حووا علی اللہ﴾ (ترمذی ج ۱ ص ۵۶)

جب تمہیں خراسان کی راہ سے سیاہ جھنڈوں سے آگئی ہو

تے تو قرآن نے پاس چلے جائا چہرہ پر چل جائے۔

سنیائی کے ساتھ جنگیں:

غرض اس کا سنیائی کے لشکر سے متا سامنا ہوگا اور اس کے درمیان جنگیں شدید جنگ ہوگی پھر حسنا کی طرف سے اس باغی کی مدد کے لیے ایک بڑا لشکر آپکنے کا جس کا سردار بوہری میں سے ہوگا اور یوں اللہ تعالیٰ "ری" کی اس جنگ میں اپنے دوستوں کی مدد فرمائے گا۔

"ری" کی اس جنگ کے بعد "مہائن" میں جنگ ہوگی پھر "مہاترقوہ" میں ایک مسیحی جنگ ہوگی اور سیاح جندے آکر ایک پانی وں جہ (کان درینے احد) کے قریب پڑاؤ لیں گے، دھ کوڈ میں جب سنیائی کے لشکریوں کو ان کے آنے کی اطلاع ملے گی تو وہ بھاگ جائیں گے اور مسلمانوں کو پہنچا رہم سو باہم کو را کر میں گئے۔

اس کے پچھ عمر بعد کوڈ کے کسی علاقے سے ایک قوم نکلا گی جس کا نام "مصب" ہوگا، ان کے پاس تھوڑا سا اسلحہ ہوگا، ان میں ہمد کے بھی ہتھیار ہوں گے جو سنیائی کے لشکر وغیرہ بادیہ چکے ہوں گے وہ ان کے ساتھ آئیں گے۔

جب بوہائم کوڈ کے قیدیوں کو آزاد کرالیں گے تو ان میں سے ہتھیاروں کو بیاد معذے دے کر (جو کہ بطور عداوت کے ہوں گے) امام مہدی کے پاس بیعت کے لیے بھیجیں گے چنانچہ وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں گے اور سرزمین قدس میں امام مہدی کو پالیں گے وہ ان سے بیعت کر کے ان کو اپنے ساتھ شام لے آئیں گے۔

کلمہ حق کہنے کی سزا:

اس طرف تو یہ ہو رہا ہوگا اور دوسری طرف سنیائی زمین میں فساد برپا کیے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ ایک عورت سے دن کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں شراب کی ایک مجلس میں بدکاری کی جائے گی، اسی طرح ایک عورت سنیائی کی راس پر تہ کر بیٹھ جائے گی جبکہ وہ جامع دمشق کی محراب میں میٹھا ہوگا، اس وقت ایک فہم مند مسلمان سے مسجد

ن۔ کے وقت وہ یہ یہ مظلوم رہا۔ جائے گا اور وہ اٹھائے گا۔ وہ اس کے قریب جائے گا۔ حد سے کہہ دے گا۔ یہ تھا کہ۔ ظاہر ہے کہ سنیائی و حق کی یہ بات ان کے لیے اور وہ اس دھڑلے حق سے ہوں پادش میں موت کے کھاتے اتارے گا اور یہ وہی نہیں بلکہ جس نے بھی اس کی تائید کی ہوگی اس کو بھی قتل کر دے گا۔

اس وقت آسمان سے ایک منائی چارے گا کہ اے اللہ تعالیٰ کے قریب سے جاؤ، من قتل ایران کے مسلمانوں کو اور ر کے امت محمدیہ کے بہترین آدمیوں پر میرا مقصد یہاں لہذا تم مدد مرید میں سے جا کر مل جاؤ (ان کے قصد میں شامل ہو جاؤ)۔ ان کا نام احمد بن عبد اللہ ہے اور وہی مہدی ہیں۔

امام مہدی کی کرامت

امام مہدی ان وارین سے بیعت کیے کے بعد اپنی فوج کو لے کر رستہ پر، ان قریب کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہاں ان کے پچھرا لایا جائیگا، وہ اس کے لشکر کے ساتھ ان سے آکر بیٹھیں گے اور نہیں گے کہ اے برادر علم اس امر خلافت کا حق ہے، ہر قدر ہوں کیونکہ میں حضرت حسن کی اولاد میں سے ہوں اور میں ہی مہدی ہوں، امام مہدی ان سے کہیں گے کہ نہیں امام مہدی تو میں ہوں احسنی کہیں گے۔ آپ کے پاس ان شالی بھی ہے جس سے آپ کا مہدی ہونا معلوم ہو جائے گا اور میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں؟ اس پر امام مہدی ایک ایک کرتے ہوئے پڑے کی طرف اشارہ فرما دیں گے وہاں کے سامنے آکر گے گا اور میں نے ایک کونے میں یک جگہ ٹھیک گاڑ دیں گے، اسی وقت سر پہ ہو کر بڑے بار لانے لگیں گی۔ یہ کرامت دیکھ کر احسنی کہیں گے کہ۔ ہر علم ایہ آپ ہی کا منصب ہے اور آپ ہی کو مبارک ہو دینے پر امام مہدی نے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔

سنیائی کا بیعت کرنا:

اسی سے بیعت لینے کے بعد امام مہدی وہاں سے کوئی بیٹے کے دربار

نہ سے مہدی شامی رہے۔ قریب ۱۰۰۰ میں تھے۔ ان کی روک تھام نہ
ہوئی۔ پھر شمشاد شاہی کے پاس مہدی تخت و تاج پہنچیں گے۔ اور ان میں
کے کہ میں سفیدی کے پاس اپنی اطاعت کا پورا پورا یقین رکھتا ہوں۔ یہی کی اطاعت
رہے۔ انکار نہ کیا تو میں تمہاری حویش کے مطابق اس پر شمشاد شاہی کے چنانچہ مہدی
مہدی عیان و یک خطا میں تھے (جس میں اس سے اپنی بیعت اطاعت کا مظاہرہ
ہو گیا) جب وہ خط سفیدی کو ملے گا تو وہ اپنے شیروں کے مشورے سے امام مہدی
کی بیعت کرنے کا ارادہ سے روا نہ ہو کر بیت مقدس جا پہنچے گا۔

پھر امام مہدی عدل و انصاف و قائم کرنے سے یہ مل شام میں سے کسی کے
پاس بھی نہیں کی رہیں نہیں رہنے دیں گے۔ بلکہ ان سے بے کراں کے ذمی مالکوں کے
حوالے کر دیں گے۔ خواہ وہ زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ تمام مسلمانوں میں جہا
کی روح بھونک دیں گے۔

عہد شکنی:

سفیدی کی بیعت کے بعد قید ہو کر طلب کا نشانہ بنی ایک شخص نے ساتھ چند
دوکان کو لے کر سفیدی سے ملاقات کر کے گا اور اس سے کہے گا کہ ہم نے تیری بیعت کی
اور تیری مدد کی یہاں تک کہ جب تو زمین کا دشمن بن گیا تو تو نے اس آدمی یعنی مہدی کی
بیعت کر لی اور اس کو جارہے ہوئے یہ بھی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ایک قیصر
پہنائی تھی تو اسے اس کو یوں تیار کیا۔ سفیدی کہے گا کہ میں تو مہدی کی بیعت کر چکا ہوں
اور اس کا حامی بن کر رہنے کا وعدہ کر چکا ہوں۔ تمہارا یہ کیا ہے کہ میں اپنا وعدہ توڑ
دوں؟ دو لوگ کہیں گے کہ ہاں اتم اپنا وعدہ توڑ رہا۔ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ اے ابو عامر
کے تمام افراد بھی تمہاری مدد کریں گے۔ ورنہ تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی
مہدی ان جنگ سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ سفیدی اس کی باتوں میں تکرار اور جنگ و جدل
سے وقتی کہ جائے گا اور اس کے ساتھ تمام جو عام بھی جائے ہو جائیں گے۔ اور ایک

ایک شخص نے کہا کہ امام مہدی کے پاس سے اس میں مہدی سفیدی کے دشمن
ہوئے اس بیعت کو خود ہی توڑ دے گا۔

سفیدی کا قتل

امام مہدی کے پاس اس شخص نے بیعت کی طاعت کی تو وہ پہنچنے
پر اس پر شمشاد شاہی کے پاس سے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے
ساتھ والے ان کے سفیدی کا شمشاد شاہی قید ہو گیا۔ وہ ایک جگہ (جو کیفیت
سفیدی و قتل مہدی کے بارے میں ہے) تھے اصف ہدی میں گئے۔ یہ بھی اس میں
نہ سفیدی کے شہر میں سو اور پچاسوں طرح کے لوگ ہوں گے۔ انہوں نے شمشاد
شاہی کے صف سے سو جا رہے تھے۔ قزاقی شام ہو جائے گی اور شہر کے صف
ادب و طلب کے لوگ پشت پیچھے نہ چھوٹ جائیں گے۔ امام مہدی کے شہر میں قتل
شامی رہیں گے۔ مال بیعت میں بہت سے قیدی بھی ہاتھ آئیں گے۔ ان کی
نکواری دو شیرہ ہادی کو آٹھ دوہم کے بدلے بچا جائے گا۔

سفیدی چڑ کر قید کر لیا۔ گا اور سے امام مہدی کے پاس ملے ہوئے گا
اور ایک غیب کے پاس ملے ہوئے ایک چٹائی پر بٹری کی طرح ڈال دیا جائے گا۔

مال غنیمت کی تقسیم:

سفیدی کے قتل سے فترت سے بعد امام مہدی کی بیعت تقسیم ہونے کے
اس موقع کے لیے حضور ﷺ کا یہ فرمان مبارک ہے۔

﴿الْحَنَانُ مِنْ حَاتِ يَوْمَ مِنْ عِيْمَةِ كَلْبٍ وَلَوْ بَعْلَانِ

قَبْلِ بَرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَيْفَ يَعْصُوْنَ مَوَالِيَهُمْ وَيَسُوْنَ

دَوَارِيَهُمْ وَهُمْ مُسْلِمُونَ﴾ قَالَ مَلَأَتْ بَكَفَرُونَ

مِنْ حَلَالِهِمُ الْحُمْرُ وَالْزَمَانُ﴾ (بخاری، ج ۱، ص ۲۱۳)

”اس میں وہ شخص سب سے زیادہ محروم ہوگا جو مہدی کے مال

جہت سے کہہ رہا تھا اس میں جہت میں سے کہہ رہا تھا۔
 ہے (۱) یہ ایک دھوکہ ہے کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 ہے جس پر یہ کہہ رہا تھا وہ اس سے کہہ رہا تھا۔
 یہ اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے کہہ رہا تھا۔
 اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے کہہ رہا تھا۔
 اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے کہہ رہا تھا۔

استحکام اسلام

عینی کے قتل کے بعد مسلمانوں کو جو مصیبت ہوگا وہ یہ ہے کہ اس
 میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔

فی حد

یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔

جنگ عظیم

آپ پڑھتے ہیں کہ حضرت امام محمد بن حنین و حیات کے جرم میں قتل
 اس کے اور میں پڑھتے ہیں کہ امام محمد بن حنین و حیات کے جرم میں قتل
 اس کے اور میں پڑھتے ہیں کہ امام محمد بن حنین و حیات کے جرم میں قتل
 اس کے اور میں پڑھتے ہیں کہ امام محمد بن حنین و حیات کے جرم میں قتل
 اس کے اور میں پڑھتے ہیں کہ امام محمد بن حنین و حیات کے جرم میں قتل

اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔

یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 یہ کہ اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔

۹۶۰۰۰۰ فوج کا روانہ ہونا

مسلمانوں کی اس جماعت و شہید رہنے کے بعد وہیں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔
 اس میں سے کہہ رہا تھا کہ اس میں سے کہہ رہا تھا۔

میں وہ روئے گا اور تمام اوقات میں یہ روئے گا۔

رومیوں کا مطالبہ اور شکر اسلام کے تین حصے

مسلمانوں کو رومیوں کے اس خدشہ اور اندیشہ کی تعمید سے منور ہو کر اپنی بہترین فرائض پر مشتمل ایک وہ جماعت جو امام مہدیؑ کی سعادت میں وہ جہاد سے جنگی اور کی جنگی اور مذہبی و مقام پر جنگی اور صرف ہدیٰ کرنے کی اور اپنی بھی صرف رہت ہو جائیں گے اس کے بعد اس میں سے ایک آئی اپنی صف سے کل مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ تم نے ہمارے جو آئی قید یہ تھے اور وہ ہمارے دیں سے کل رہتم ہمارے دین میں داخل ہو چکے ہیں اور تم ہمارے ساتھ ہم سے رہنے کے لیے آئے ہو گے ہیں ہم ہمارے اور ان کے درمیان سے امت جدا کر دے گا ان سے بڑھنے کے لیے آئے ہیں ہم سے ہمیں ولی ہو گا ہمیں مسلمان اس کے جواب میں کہیں گے کہ یہ ہمیں ہو سکتا کیونکہ وہ اسلام قبول کر کے ہمارے بھائی بن چکے ہیں اس لیے ہم اس میں کیا نہیں چھوڑ سکتے۔

اس پر جنگ شروع ہو جائے گی اور مسلمان تیس سو ہوں میں ہت جا رہے گے۔

(۱) ایک تہائی لشکر تو میدان جنگ سے ہٹ جائے گا، اس کی تو یہ اللہ تعالیٰ بھی قبول نہیں فرمائیں گے۔

(۲) ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا، یہ اللہ تعالیٰ سے ایک افضل الشہداء ہوں گے۔

(۳) ایک تہائی لشکر کو فتح نصیب ہوگی، یہ آسمان کی فتنے میں جتنا نہ ہو سکیں گے۔
(مسلم شریف ص ۷۸)

شام پر رومیوں کا قبضہ

اللہ کی یہ تعین تہ سید رہی ہے اس کے مطابق سے جو شیخ نعیم بن حوائی

اس وقت میں حضرت مہدیؑ کی مسکن کے یہاں رات کے اٹھ گھنٹے میں ہے۔
عیسائیوں کی حالت اور قتل کے بعد مسلمانوں کو ان کے درمیان میں سے کسی ایک کی
انتخابی پیدا ہو گا مسلمان رومیوں کے ساتھ ہیں اس کے ان کے خلاف ان کے درمیان
قدردانی داری کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کو پیچھے چھوڑ جانے پر مجبور ہو جائیں گے اور ان سے
اس جہت حاصل کریں گے رومی بھی مسلمانوں کو اس قیمت میں سے خریدیں گے۔

پھر عیسائی کے بعد مسلمان اہل فارس سے جنگ کریں گے تو رومی ان کی مدد
دیں گے اور اہل فارس بغاوت کر کے اس کے بچوں کو قیدی بنا لیں گے جنگ میں کامیابی
سے ناراض ہونے کے بعد رومی مسلمانوں سے اس قیمت پر قیدی کرنے کا مطالبہ کریں گے
چنانچہ مسلمان انہیں اہل دوست و مشرکین کے نابالغ بچے بطور اس قیمت کے دینے کے
میں اس سے کہے ہوئے ضروری یہ مطالبہ کریں گے کہ تمہیں مسلمانوں سے جو بچے قیدیوں
میں لے لیں ہمیں ان میں سے بھی حصہ دو، مسلمان نہیں گے یہ بھی نہیں ہو گا کہ ہم
مسلمانوں کے بچے تمہارے حوالے کر دیں اس پر رومی کہیں گے کہ تم نے ہمارے ساتھ
جور کیا ہے اور قسطنطنیہ کے بادشاہ کے پاس جا کر روٹائی دیں گے کہ عربوں نے ہمارے
ساتھ جو کر کیا ہے جبکہ ہم تمہارا وسیعہ و قوت میں ان سے زیادہ ہیں اس لیے آپ ہماری
مدد کریں تاکہ ہم مسلمانوں سے اقامت کے بغیر قسطنطنیہ کا بادشاہوں کی کسی قسم کی مدد
سے انکار کر دے گا اور اس سے کہے گا کہ میں مسلمانوں کے ساتھ اچھا رویہ رکھوں اور
وہ وطنی نہیں رکھتا اور اسے وہ ہم پر ہمیشہ غالب ہی رہیں گے۔

یہ وقت یہاں سے مابین سو کر بادشاہ اور اس کے پاس آئیں گے اور اس کو تمام
حالات سے مطلع کریں گے، وہ ان پر غور کر سمجھ کر کہتے رہتے ۸۰ ہفتہ روانہ
کے گا اور اس لشکر کے ہر ہفتہ کے تحت ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے۔ درمیان راستہ
میں اس کا سپہ سالار رفیق سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ اسے میرے سپاہیوں کو جب قرشم کے
سائل ہار کر تو پٹنی سواروں کو جلاوا تاکہ تمہارے پاس واپس جائے گا رومی راستہ
سے ورت کر خوب بی داری سے متوجہ نہ ہو چنانچہ وہ اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے

نیت سے شہداء اور ان کے عیال و اولاد کو

خزائنِ اجل

اب یہاں اس سے روایت منقول ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ نہیں ۱۲۰۰
 ہجری میں اور یہاں سرکاری پتہ دیا گیا ہے کہ اس پر ہجرت کر کے
 ان کے رافضیوں کے ساتھ ان کے ساتھ ہے۔ پہلے پہلے یہاں سے
 ان سے منہ میں ان کے ساتھ شہداء و شہداء اور ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ میں قسطنطین و فتح کریں گے اور یہی شہداء اور ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ میں بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کو جگہ دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کے ساتھ وہاں افواج کا مقابلہ کریں گے۔

جنگِ خلیج کی تفصیل ایک دوسری روایت سے

خلیج کی اس جنگ کی تفصیل ایک اور روایت میں اس سے مختلف ہے
 اور وہ یہ ہے کہ پہلے ہی سے بعد مسلمانوں کے شہداء ایک حصہ ان میں یہ حصہ کرے گا کہ ہم
 غالب ہو کر ہی وہیں آئیں گے اور وہاں ہیں جہاں ان کے چنانچہ وہ جاکر رومیوں سے
 قتال کریں گے اور یہاں تک ان کے کہ رات ان دنوں شہداء ان کے ساتھ جاکر وہ
 ان کے ساتھ کرے گی۔ مسلمانوں کا وہاں تک شہید ہو جائے گا کہ قبضہ و فتح ہو جائے
 بیت کے ایسے سے وہاں چلا جائے گا کہ ان کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ دن
 تمام مسلمانوں کے ساتھ رہیں گے ان میں وہاں وہاں کے ساتھ ان کے ساتھ
 کا قتل ہوں گے کہ ان سے پہلے بھی تھے وہاں ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کی انہوں پر سے کہ وہ ایک حصہ سے اور سے یہ پہلے چلا جائے گا کہ ان کے بغیر
 اور وہاں جہت سے یا کسی مسافت کی جہت سے وہاں پہلے سے پہلے ہی کہہ جائے گا۔

مسلمانوں کی جہت سے وہاں وہاں کا قتل ہے جو پہلے ہی کہہ جائے گا۔
 پہلے ہی کہہ جائے گا کہ وہاں وہاں کے ساتھ وہاں وہاں کے ساتھ

ان کے ساتھ یہ کہ مسلمانوں کے ساتھ وہاں وہاں کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

اب مسلمانوں کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

پھر مسلمانوں کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

بیت المقدس کا خزانہ

تو ان میں یہ بات مذکور ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

بیت المقدس کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ
 ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ

پھر بعد تین دن پر تم آج اور آجوں سے ملک فارس سے بیت المقدس کے دل میں یہ بات اُن - وہ بیت المقدس جہاں اسرائیل کو آ رہا ہے، چنانچہ وہ بیت المقدس سے روانہ ہو کر مائیل پہنچا اور بقیہ کی اسرائیل و نجیبوں سے ہاتھ سے آزاد کر لیا اور بیت المقدس کے خزانوں و بھی وہیں جمادیا جہاں اسرائیل سے کہا کہ: "یکھو اگر تم دوبارہ اپنی طاقت روشن پر دین آگے تو تمہارے ساتھ پھر بھی سوک ہو گا جواب ہوا اور ارشاد باری تعالیٰ "عسی دسکھ ان ہر حکمہ" "اُن سے کبھی مراد ہے لیکن اسرائیل بیت المقدس واپس آنے کے پچھلے بعد ۱۹۴۷ء میں جلا ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بادشاہ روم قیصر کو ان پر مسلط کر دیا، ارشاد خداوندی "فانذا جاء وعد الاحقرہ" "اُن سے کبھی مراد ہے۔

قیصر روم نے بروجر سے اس پر لشکر کشی کی اور خوب قتل و غارت کیا اور ان کے اموال اور عورتوں کو لے گیا اور بیت المقدس کے تمام خزانوں کو ختم کر کے ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر بیت المقدس میں لاد کر رکھ دیا اور وہ اب تک وہیں ہے جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو وہ اس کو حاصل کر کے بیت المقدس واپس بھیجوا دیں گے اور ان کے رہانے میں مسلمان بشرکین پر غالب آجائیں گے۔ (تذکرہ ملا علی قاری ص ۷۰۲-۷۰۱)

نعرہ تکبیر سے شہر فتح ہو جائے گا

قصہ کو تاہ یہ کہ امام مہدی بیت المقدس کے خزانے جموات کے بعد تاجوت سیکندریہ و شیاہ کو لے کر "قاصع" نامی شہر میں تشریف لائیں گے، جس کی لمبائی ایک ہزار میل، چوڑائی ۵۰۰ میل اور ۳۶۰ دروازے ہوں گے، امام مہدی اس کا محاصرہ کر لیں گے لیکن وہ شہر بھی سمندر پار ہو گا اور عجیب تر بات یہ ہوگی کہ اس سمندر کو عبور کرنے کے لیے کشتی بھی کام نہ آئے گی، سب سے کراہت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کشتیوں کا کام نہیں آئے گی، وہاں سے کہ وہ دریا زیادہ گہرا نہیں ہو گا اسلئے مسلمان اس سمندر کے درمیان چلے ہوئے اس و عبور کر میں گئے اور وہاں پہنچ کر چار مرتبہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھ کر

سے ان کثرت تائیدی وجہ سے ساری شہر چلا جائے گی اور مسلمان طاقتور ادارے میں داخل ہو کر مال قیمت حاصل کر لیں گے اور وہاں سات سال کے بیت المقدس کے باقیوں کے یہاں پہنچیں، انہیں حراست میں لیں اور ان کی خبر معلوم ہوگی۔

پوری دنیا کی حکمرانی

یہ شہر جس میں غندرہ و القریں کا تھا۔ داخل ہوئے تھے اس تمام شہروں و اہل بیت امام مہدی فتح کر کے وہاں پر امن و ماحول قائم کر دیں گے اور انہیں کہہ دیں کہ تمہارے اہل بیت سے پناہ لے دیں گے اور جس وقت دجال کا خروج ہو گا آپ بیت المقدس میں ہوں گے۔

امام مہدی کی اس شاندار فتح اور پوری دنیا پر حکومت کو حضور سید عالمؐ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿مملک العلیا مؤمنان و کفار ان اما المؤمنان فلو القریں و صلیحان و اما الکفار ان فسمرو و و بعث نصر و سملکھا حامس من عمرتی و هو المہدی﴾
 "پوری دنیا کے حکمران دو صنفوں میں تقسیم ہوئے ہیں، مومن و حضرت سلیمان اور ذوالقرنین تھے، اور کافر نمرود اور بخت نصر تھے۔ اور فقیر میری اولاد میں سے ایک آدمی جس کا پوری دنیا میں حکمرانی میں پانچواں نمبر ہو گا، "یک" (اور پوری دنیا کا مالک ہو جائے گا) اس کا نام مہدی ہو گا۔"

جنگ خلیج کے بعد کیا ہو گا؟

جنگ خلیج سے فارغ ہونے کے بعد مال قیمت کی تقسیم کے موقع پر یہ واقعہ رونما ہو گا کہ وہاں نکل آیا۔ لیکن یہ جرم صفتی ہوگی تاہم پچھلے بعد واقعہ حال اُن کا اور اس میں خوب تغیر و تبدل ہو گا (جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں) اور حکومتی

خدا کو گمراہ کرتا ہوا دشمن پہنچے گا، حضرت امام مہدیؑ بھی وہاں پہنچ چکے ہوں گے، مسلمانوں کو جمع کر کے وہاں کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ کر لیں گے۔ لیکن اس وقت مسلمان انہی ہی جگہ کے عام میں ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمانوں کا اچال کے ساتھ نکرانہ بیت المقدس میں

ہوگا۔ ملاحظہ ہو

﴿يُحَاصِرُ الدَّحَالُ الْمُؤْمِنِينَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَصَبِيحَهُمْ
جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى يَأْكُلُوا أَوْتَارَ فَصِيحَهُمْ مِنَ الْجُوعِ
فَيَمْلَأُهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذَا مَضَى أَصُولُ النَّفْثِ الْفَلَسِ
فَيَقُولُونَ إِنَّ هَذَا لَصُورَةٌ لِحُلِّ شُعْبَانَ فَيُظْهِرُونَ لَهَا
بِعَمِيٍّ ابْنِ مَرْيَمَ فَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَيُرْجِعُ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ
الْمَهْدِيُّ فَيَقُولُ عَيْسَى تَقْدِمُ فَلَكَ الْفَيْتُ الصَّلَاةُ
فَيُصَلِّيُ بِهِمْ ذَلِكَ الرَّحْلُ فَلَكَ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ
يَكُنْ عَيْسَى إِمَامًا بَعْدَهُ﴾

(کتاب طبرستان ج ۱ ص ۸۰۵)

”وہاں بیت المقدس میں مسلمانوں کا محاصرہ کر لے گا اور مسلمان سخت بھوک کا شکار ہوں گے حتیٰ کہ وہ بھوک کی وجہ سے اپنی کانٹوں کی پتیوں کھا لیں گے اور اسی حال میں ہوں گے کہ طلوع صبح صادق کے بعد کچھ آوازیں سنیں گے تو کہیں گے کہ یہ تو کسی بیٹ بھرے ہوئے آدمی کی آواز ہے چنانچہ لوگ دیکھیں گے تو اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پا لیں گے، اقامت ہو چکی ہوگی، مسلمانوں کے امام مہدیؑ پیچھے کوٹھیں گے (اور کہیں گے کہ آئیے نماز پڑھائیے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ تم ہی آگے رہ کر (نماز پڑھاؤ) کیونکہ نماز کی اقامت تمہارے ہی لیے ہوئی

ہے چنانچہ وہ نماز تو امام مہدیؑ پڑھائیں گے اور بعد کی نمازوں میں حضرت عیسیٰ اقامت فرمائیں گے۔“

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ کے یہ کتاب حیات قیامت اور دنیا میں حیات قیامت و تہذیب دینی کے ساتھ ساتھ دوسرے مسائل پر مسلمانوں کے متعلق ان کی پسندیدہ روایات بیان کرتا ہے۔

”یہاں تک کہ وہیں اس بیت المقدس میں جمع ہوں گے اور وہاں شام میں (ملائکے سے یہ خبر تک) پہنچ جائے گا کہ وہاں پر واقع ہوگا، مسلمان ”یقین نامی کھانی کی طرف مت ہوجائیں گے، یہاں سے وہ اپنے مومن نہ بنے۔ یہ بھیجیں گے جو سب سے سب سے ہوجائیں گے، ہذا مسلمان (بیت المقدس سے) ایک پہاڑ پر تصور ہوجائیں گے جس کا نام اسل بدعہ ہے اور وہاں (پہاڑ سے وہیں میں پہاڑوں پر) مسلمانوں (کی قیامت) کا مصور ہے گا، یہ خاص وقت ہوگا جس کے باعث مسلمان سخت مشقت (اور فقر و قحط) میں مبتلا ہوجائیں گے حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔ اچانک حرمی دروازے کے علاقے میں یقین نامی کھانی پر نمودار ہوگا، اس وقت جو بھی اللہ اور ہم حرمت پر ایمان لائے ہو گا وہاں اس میں مداخلہ نہ کرے گا، وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کر دے گا، ایک تہائی و قحط دے گا اور سب ایک تہائی مسلمان باقی بچیں گے (جب یہ خاص وطن صیغہ کا تو مسلمانوں کا میں سے کہے گا کہ (اب اس کا تعلق ہے) اس رشتہ سے ایک (تاکہ شہادت دینے میں سے یہ پیروہ حاصل ہو)۔ اچانک سب لوگ پختہ عہد کر لیں گے کہ صبح ہوتے ہی (نماز فجر کے بعد)

[illegible]

جس شخص کو یہ خیال سے مطمئن ہوتا ہے کہ اس میں کسی جہد بھی نہ لگائی
جائے، حضرت امام مہدیؑ کے پاس کی رہیں گے، اور امام مہدیؑ کی ولادت سے جہد
مستحق ہیں، جو صحابہ ہیں گے، اور ان میں بھی کون شکار نہیں ہوئے، امام مہدیؑ
کی عینہ بنتنظم ہوں تو، حضرت عیسیٰؑ طیبہ سلام سے مشورہ کیے بغیر کوئی قدم نہیں
چاہیے۔

﴿حضرت امام مہدیؑ کی وفات﴾

اور ان کی مدت حکومت ﴿

دعوتِ شاد رُفیع اندرزِ صاحبِ پے رہا۔ طاعاتِ قیامت میں تیرے
مُحرماتے ہیں:

آپ کی طاقت کی سیما، سات یا سترھ یا نو سال ہوگی۔ اس کے
 رہے کہ سات سال جیسا جنوں کے فتنے اور ملک کے انتظام میں،

’جال سے جُک کر رہ گئے۔‘

وہ رات سخت تاریک ہوئی اور لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں
تھے۔ سناں، غلامی، پانچ لاکھ روپیہ، سناں، سناں۔ (۱۔
تمہارا افریادوس آچھپا) لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی حکمیر
کی آواز ہے۔ غرض (نماز فجر کے وقت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نازل ہو چاہیں گے۔

اس کے لئے کہ اس بات پر یقین ہو جائے کہ یہ سب کچھ
میں نے ہی کیا ہے، نہ کسی اور نے۔

ایسی کتاب کے ص ۱۵۷ پر "مقام نزول وقت نزول اور امام مہدیؑ کا نزول قائم کر کے تحریر فرماتے ہیں

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کی مشرقی سمت میں سفید جہاں سے ہے۔ پس (ایت) ”تقدس میں مامومن سے پاس (ہوگا۔ اس وقت مامومن کو غروب صاف سے ہے“ کے نزدیک چٹ ہوں گے اور نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی، امام (مہدی) حضرت عیسیٰ کو امامت کے لیے بلائیں گے مگر وہ انکار کریں گے اور فرمائیں گے کہ (یہ اس امت کا امرا ہے کہ) اس کے بعض لوگ بعض کے میں ہیں۔ امام (مہدی) اچھے سے تم سے قریب (اس کی پشت پر) تھیں۔ ان میں سے غریب مارے گا، غولہ میں مارے گا۔ قومت تم سے ہے۔ وہ چلی سے چلا چلا اس وقت کی مارا مہدی کی ہمارے سے وصیت میں میں سے۔ چچے پڑھیں گے۔“ رکوع سے اٹھ کر ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کے بعد یہ جملہ فرمائیں گے۔ ”قل اللہ الذوال اعظم المومنین۔“

”غرض نماز فجر سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ

۱۰ احادیث و آثار متعلقہ با امام امہدیؑ

۱۔ قبل از مہدیؑ تعلق ائمہ سے تھا۔ یہی سب سے پہلا تھا۔
 ۲۔ بات کے ساتھ ہی مع حوالہ بات یہ کہ جیسے میں جس سے امام مہدیؑ تعلق
 ۳۔ بات مہدیؑ ہیں۔ یہاں سے بات ان باتیں ہیں جس سے قبل وہ بات میں
 ۴۔ قصہ میں جو امام مہدیؑ تعلق صحیح (اور ان میں سے جو باتیں
 ۵۔ میں انہوں سے یہ باتیں ہیں کہ ان کے ساتھ بات مہدیؑ صحیح میں
 ہیں۔

۱۱ صحیحین کی وہ روایات جو امام مہدیؑ سے متعلق ہیں

۱۔ صحیح بخاری و مسلم میں حدیث ۱۰۰۰۰ یا زائد حدیثیں مہدیؑ سے
 ۲۔ وفات رسول اللہ ﷺ کی کیفیت انہی اہل بیت میں
 ۳۔ فیکم واما مکم مکم (۱۰۰۰۰ حدیثیں مہدیؑ سے)
 ۴۔ حضرت علیؑ سے فرمایا تھا کہ اس وقت یہاں یہ گاہب تم میں
 ۵۔ بن مریمؑ اس میں ہے کہ تمہارا مہدیؑ میں ہوگا
 ۶۔ اس حدیث میں ہے کہ میں نے ان کو دیکھا کہ مہدیؑ سے
 کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

وَمَكْمُ ي مِنْ هُنْ دَسْكَمْ وَ قَبْلُ مِنْ قَرِيشٍ وَ هُوَ الْمَهْدِيُّ
 وَ الْحَاصِلُ أَنَّ الْمَكْمَ وَ حِدْمَكُم دُرُوبَ عِيسَى لَدَى مَعْرَلَةِ
 الْحَلِيقَةِ وَ قَبْلُ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَ السَّلَامُ لَا يَكُونُ مِنْ أُمَّةٍ مَحْمُودَةٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ مِنْ
 مَقَرَّرٍ لِمَنْتَه مَعْلَامَهُ عَرَبِيَّ السَّلَامِ وَ فِي شَرْحِ اسْمِهِ
 قَدْ لَدَ مَعْمُورٍ وَ اسْمُهُ وَ امَّا مَكْمُ مَكْمُ وَ قَدْ لَدَ اسْمُ مِي دَسْكَمُ

ابن شہاب امامکم مکہ قال ابن ابی ذئب فی معناه
 امامکم بکاتب ربکم و منہ سبکم و من لظنی رحمۃ اللہ
 فی التضمیر فی "امکم" یعنی "و منکم" حال ای یومکم
 عیسیٰ حال کونہ من دیکم و یحتمل ان یکون معنی
 "امامکم مکہ" کیف حالکم و انتہ مکرموں عبد اللہ
 نعالی و لحن ان عیسیٰ برن فیکم و امامکم مکہ
 و عیسیٰ یقندی امامکم نکرمة لعلکم

(امروزہ تاریخ، ص ۲۳۲)

"تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا" کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا امام
 تمہارے ہی میں سے ہوگا (اسی اور شریعت یا کتاب پر
 مائل نہیں ہوگا) اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد قریش ہیں
 (تمہارا امام قریش میں سے ہوگا) اور اس امام کا نام مہدی ہوگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا اور وہ
 نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے امام ہوں گے کیونکہ وہ
 مراد حینہ کے ہوں گے چنانچہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث
 میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ مت محمد یہ میں
 سے نہیں ہوں گے بلکہ مت محمد یہ کی تائید و امت محمد یہ کی
 اعانت کے لیے تشریف لائیں گے۔

شرح السنہ میں ہے کہ معمر نے اس حدیث کا یہ مطلب
 بیان کیا ہے کہ تم تو (مقتدی) ہو گے ہی تمہارا امام عیسیٰ تم ہی میں
 سے ہوگا۔ اور ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے "امامکم مکہ
 مکہ" کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی
 روشنی میں تمہاری امامت کریں گے۔

علامہ طحطائی فرماتے ہیں کہ اس صورت میں
 ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹنے کی اور "مکرم" ترکیب
 میں حال واقع ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 تمہارے دین کے مطابق تمہاری امامت کریں گے (انجیل پر نہ خود
 عمل کریں گے اور نہ وہ اس میں دلیل کریں گے۔)

اور یہ بھی احتمال ہے کہ "امامکم مکہ" کا معنی یہ ہو
 کہ تم ایک معزز قوم ہو اور تمہاری عزت کا اس وقت کیا حال ہوگا
 جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم
 ہی میں سے ہوگا نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے دینی اعزاز و
 اکرام کی بناء پر تمہارے امام کی اقتداء کریں گے۔

حضرت سیدنا سیدہ راحمہؓ مدنیؓ کی حدیث سے تحت رقم ۱۰۰
 "حدیث مذکور میں امام مہدیؑ کی شان میں علماء سے یہ بیان
 کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نازل ہوں گے تو وہ
 شریعت محمدیہ ہی پر عمل کریں گے نہ کہ اس سے پہلے کی کسی
 سے ہوں گے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہاں امام سے مراد امام
 مہدیؑ ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ایسے زمانے میں نازل ہوں گے جب کہ امام امام خود ہم ہی میں
 ایک کا منصب ہوگا۔ اس میں صورتوں میں امامت سے مراد امامت
 کبریٰ یعنی امیر و خلیفہ ہے۔

اس مضمون کے ساتھ صحیح مسلم میں "لیقول امیرہم
 لیسال صل لنا" کا دوسرا مضمون بھی آیا ہے یعنی کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو نماز کا وقت ہوگا اور امام مہدیؑ پر
 ہاتھ دے گا۔ یعنی امام مہدیؑ پر ہاتھ دینا چاہیے ہے۔

سے اور اس وجہ سے کہ ان صیغہ حدیث میں نہ ہو سکیں۔
 ”امام مہدیؑ“ نہ ہوں گے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو آپ اس امام کے
 امام مہدیؑ ہونے کے انکار کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے
 بالخصوص جب کہ دوسری روایات میں اس کے امام مہدیؑ ہونے کی
 تصریح موجود ہے۔ نہ کہ یہ کہ اس صحیح مسلم حدیث میں
 اس امام کی وصایت دہی ہے نہ وصایت امام مہدیؑ کی وصایت میں تو
 پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدیؑ کی تحداثوت تسلیم کرنا چاہیے۔
 اس کے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو آپؑ کی
 تہذیب و سنن کی تائید میں حدیثوں کے ساتھ مذکور ہو چکی امام
 مہدیؑ کی آمد کی حجت کہا جاسکتا ہے۔“

(ترجمان القرآن، ج ۳، ص ۳۹۸-۳۹۹)

”صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی حدیث میں مذکور ہے کہ

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرَالِ عَائِفَةَ مِنْ
 امْتِنِ يَفْقَهُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْفَيْمَةِ قَالَ
 لِبِرِّلِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ امِيرُهُمْ تَعَالَى
 صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا رَيْبَ لَكُمْ عَلَيَّ بَعْضُ امْرِئٍ يَكُونُ لَهُ
 هَذِهِ الْأَمَةُ“ (مسند احمد، ج ۲، ص ۳۹۰، مسند احمد، ج ۲، ص ۳۹۰)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت
 قیامت تک مسلسل حق پر قائم رہے گی (اور امام ابورسولؑ کی)
 فرمایا کہ پھر میں بن مریم علیہ السلام آئیں گے تو ان کا میر
 کہے گا کہ آئیے اور ہمیں نماز پڑھائیے۔ وہ کہیں گے کہیں اٹھ کر
 میں سے بعض لوگ بعض پرانیہ میں اس امت کی قند بدعتات
 شرافت کی وجہ سے۔“

کا اور عرض کرے گا کہ آپ آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں
 مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی کو امامت کا حکم فرمائیں گے اور یہ
 نہ کہ ان سے پہلے انہیں امامت کے یہاں امامت سے مراد
 امامت مہدیؑ یعنی نماز کا امام مراد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں مضمون بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں
 اور آنحضرت ﷺ سے اسی طرح علیحدہ علیحدہ معقول ہوئے
 ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں لفظ ”وامامکم
 منکم“ سے پہلا مضمون مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ میں عیسیٰ
 امامت کے لئے سے ہوں۔ میں مسلمان ہوں اور یہ ایک شخص ہوگا
 میرا۔ میں حدیث میں اس کی وصایت ”حق“ سے مدلل
 ”مائیہ“ میں سنہ ۱۵۶۲ میں ”وامامکم منکم“
 کی بجائے ”وامامکم رجل صالح“ صاف موجود ہے یہی
 تمہارا امام ایک مرد صالح ہوگا۔ ”۱۱“ لہذا جب صحیح مسلم کی
 حدیثوں کی حدیث میں یہ متفق ہو گیا کہ امام سے مراد حیدرہ است
 تو اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح
 یا اسی امام مہدیؑ کی حدیثوں کی مدد سے ثابت ہو سکتا ہے۔
 اور ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام ”رجل صالح“
 سے مراد امام مہدیؑ ہی ہیں تو پھر امام مہدیؑ کی آمد کا ثبوت خود
 صحیحین میں ماننا پڑے گا۔ اس کے بعد جب آپؑ کی روایات ملاحظہ
 فرمائیں جس میں یہ مذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدیؑ ہی
 ہیں۔

یہ واضح بنا چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس
 سے مراد ہے کہ امام مہدیؑ کا ہونا جو امام ابورسولؑ کی وصایت

اس روایت میں چہ امام مہدی کے نام سے تعلق میں نام دیگر قوی شہید
 قریب راشی میں اس حدیث کا مصدق امام مہدی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔
 ۳۔ نئے صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت منقول ہے کہ حضور
 ﷺ نے فرمایا:

يَكُونُ فِي أَحْرَامِنِي خَلِيفَةُ يَحْتَضِرُ الْمَدِي حَتَّى لَا يَبْعُدَ
 عَنِّي قَلْبُ لَاسِي بَصْرَةَ وَاسِي الْعَلَاءِ تَرِيَانُ أَنَّهُ عَمْرُس
 عَبْدُ الْعَزِيزِ فَعَالَا لَا يَلْجُ رُوَاهُ مُسْنَدُ ۵۳۰
 "میں نے امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو وہ لوگوں کو بغیر شمار کئے
 پہ بھر جائے گا۔ (حدیث کے ایک روایت جبری کہتے
 ہیں کہ میں نے ابو حنظلہ اور ابو العلاء سے پوچھا کہ کیا آپ کی
 روایت میں وہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہیں تو ان دونوں نے ہی میں
 جواب دیا۔"

اس قسم کی حدیث مسلم شریف میں ۳۱۵۷، ۳۱۹۳، ۵۱۸۱۵۷ فرمائی۔

حدیث مذکورہ میں گرچہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نام کی صراحت نہیں ہے
 میں محدثین کے نام اس حدیث کا مصدق امام مہدی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے
 حدیث ابن ابی ساریہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں امام مہدی
 رضی اللہ عنہ کے نام کی صراحت موجود ہے۔ اسی طرح نوب صدیق حسن خان نے اپنی
 کتاب "الاداعیہ" کے آخر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی مسلم کی اس روایت
 پر امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق حدیث کو رقم کر کے تحریر فرمایا ہے۔

فَوَيْسَ فِيهِ ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ وَلَكِنْ لَا مُحْمِلُ لَهُ وَلَا مَتَالِ
 لَهُ مِنَ الْإِحَادِيثِ إِلَّا الْمَهْدِيَّ الْمَنْظَرُ كَمَا دَلَّتْ عَلَى
 ذَلِكَ الْأَحْبَارُ الْمُتَقَدِّمَةُ وَالْآخِرَةُ الْكَثِيرَةُ ﴿﴾

اس حدیث میں "چہ امام مہدی رضی اللہ عنہ" میں
 حدیث میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس کا کوئی نہیں اور
 مثال موجود نہیں جیسا کہ میں پر مذکور حدیث اور کثرت وار شدہ
 آثار و روایات کرتے ہیں۔"

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفہ امرائی سے جو کہ حدیث
 مروی ہے اس سے کہ اپنی طرف سے ایسی بات کہی نہ جاسکے تاوقتیکہ اس سے
 حدیث صحیحہ سے اس کو سنا ہو۔ علامہ سیوطی نے اسی روایت کی جلد دوم میں اس پر کافی
 تشریح فرمائی ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

فَعَسَىٰ عَدَالَتُهُ مَسْعُودُ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى
 لَا يَقْسَمَ مِيرَاتٌ وَلَا يَصْرَحَ بِعِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بَيِّنْهُ هَكَذَا
 مَحَاهِجُ الشَّامِ فَعَالَ عَدُوٌّ بِحَمَلٍ لَاهِلِ الْإِسْلَامِ
 وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا رَوَى قَالَ بَعْدَ قَالَ
 وَيَكُونُ عَمْدُ دَاكِمِ الْقَالَ رَدِّهِ شَدِيدَةً فَيَنْتَرِظُ
 الْمُسْلِمُونَ شَرْطَهُ لِلْمَوْتِ لِاتِّرَجَعَ الْأَعْيَالُ فَيَقْتُلُونَ
 حَتَّى يَحْجَرَ بِهِمُ اللَّيْلُ فَيَعْنِي هُؤُلَاءُ وَهُؤُلَاءُ كُلٌّ غَيْرُ
 غَالِبٍ وَتَعْنِي الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَنْتَرِظُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَهُ
 لِلْمَوْتِ لَا تَرَجَعَ الْأَعْيَالُ فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجَرَ بِهِمُ
 اللَّيْلُ فَيَعْنِي هُؤُلَاءُ وَهُؤُلَاءُ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَعْنِي
 الشَّرْطَةُ ثُمَّ يَنْتَرِظُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَهُ لِلْمَوْتِ لِاتِّرَجَعَ
 الْأَعْيَالُ فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَحْجَرَ بِهِمُ اللَّيْلُ فَيَعْنِي هُؤُلَاءُ وَهُؤُلَاءُ كُلٌّ
 غَيْرُ غَالِبٍ وَتَعْنِي الشَّرْطَةُ فَيَادَا كَانِ يَوْمَ الرَّابِعِ
 يَهْدِيهِمْ فِيهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ فَيَحْمِلُ اللَّهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ
 فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَهُ أَمَا قَالَ لَا يَبْرِي مَشْهُوًّا وَأَمَّا لَمْ يَرْمِطْهَا

حتى ان الطائر لهم بجنابهم فما يحلفهم حتى
يحرمونا فبعضاد بئر الاب كانوا عالة فلا يجدونه بقي
منهم الا الرجل الواحد فباي غنمة يفرح او اي ميراث
يقاسم فيسألهم كذالك اذ سمعوا ببأس هو اكبر من
ذلك فجاءهم الصريح ان الدجال قد خلفهم في
دراهم فيرون ما في ايديهم و يعلون فيعلنون
عشر فوارس طليعة قال رسول الله ﷺ اني لاعرف
اسماؤهم و اسماء آبائهم و الوان غير لهم هم غير
فوارس الا من غير فوارس على ظهر الارض يومئذ

(رواه مسلم ۲۸۱، مشکوٰۃ المصابيح ص ۳۶۷)

انھیں مہدیؑ کی مسودہ کی اللہ عز و جل فرماتے ہیں۔ قیامت اس
وقت تک قائم رہے گی جب تک کہ (یہ وقت نہ آجائے کہ)
میراث تقسیم نہیں ہوگی اور مال غنیمت سے خوشی نہیں ہوگی (یونکہ
جب وہی ورثہ ہی نہیں رہے گا تو ترکہ کون دے گا اور جب کوئی
ثرائی سے رو بہ حق نہیں ہے گا تو مال غنیمت کی یا خوشی ہوگی) پھر
اپنے ہاتھ سے شام کی طرف سے اشارہ کر کے فرمایا۔ اہل اسلام
سے کہنے سے اٹھ بیٹھ ہوں گے۔ مسلمان بھی ان سے ٹرنے
سے اٹھ بیٹھ ہوں گے اور انی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اٹھنوں
سے مہدیؑ کی فرمایا ہاں اور اس موقع پر شدید آہنی ہوگی
چنانچہ مسلمان ایک جماعت کوڑنے کے لئے بھیجیں گے جو یہ شرط
لگائیں گے کہ یا تو مر جائیں گے یا پھر غائب ہو کر رہیں
گے۔ چنانچہ وہ جا کر تباہی کے رات ان کے امپاں حاصل ہو
جائے گی اور دونوں قومیں ہر حیت کے ایسے کے ایسے رہیں

آجائیں گی اور مرنے کی نیت سے جائے والا اسلامی دستہ مکمل خمیدہ
ہو جائے گا اور تین دن تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

چوتھے دن بقیہ تمام مسلمان محمدؐ کے ارادہ سے بڑھیں
گئے، اللہ تعالیٰ اس دن کافروں کو شکست دے دیں گے اور انکی
دست تک نہ ہوں گے۔ اس سے پہلے۔ انکی ہی دن (۱۰) شام
کا اس قدر اظہار لگ جائے گا کہ (ایک پرندہ ان پر سے اڑ کر
نہر پانی کے کاش میں ان کی دست باطن مسالت نہ کرے) اس
میدان کو عبور کرنے سے پہلے گر کر مر جائے گا، اس کے بعد جب
مہدیؑ کی آواز آئے گی تو ان کی آواز کے ساتھ ہی تھے اس میں
سے صرف یہ رہا رہا ہوگا۔ باقی سب خمیدہ ہو جائیں گے تو
ایک حالت میں ہوں گے۔ مال غنیمت سے خوشی ہوگی۔ ان دنوں
وراثت تقسیم ہوگی۔ مہدیؑ کی حالت میں ہوں گے۔ ان
سے ان وقت کی خوشی کے چنانچہ یہ عملیں نیچے گئے گا۔
وہاں ان کے پیچھے ان کے بچوں میں تقسمت۔ مسلمان یہ خبر
سننے ہی پہ پاؤں نہ جو تمام بچے اس کو چھوڑ چھوڑ کر ان کی طرف
روانہ ہو جائیں گے اور تحقیق حال کے لئے (مقدمہ) انھیں نے
طور پر اس سواروں کا یہ دست سمجھیں گے جن سے دار کے میں تصور
میں گئے۔ اسی لئے کہ میں نے سواروں اور ان کے ہاتھوں سے کام
ان کے گھوڑوں کے رکھیں تک ہو جائیں اور وہ اس وقت رہے
زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔

(ان مدہ) اس حدیث میں سرچہ نظام مہدیؑ کی قدر کا تذکرہ ہے۔ ان میں میں محمدؐ
سے اس کو ان کے رہائے پر محمولیات بنانے پر واقعہ کی ہے۔ اس میں پیش
کے کا جیسا کہ آپؐ کو شرف و رقی میں تفصیل پڑھ آئے ہیں۔ اللہ اس روایت سے بھی

۱۰۰

۱۰۱

عمر بن الخطاب قال البیت النبی ﷺ فی غزوة تبوک و هو فی قبة من ادم لقال اعدد منابین ہدی الساعہ موی نہ لح بب السعدس نہ فوالب باحد فیکم کفعم لعم نہ اسما صہ الصل حتی یعطی برحل مامہ دیار فیظل مساحتا لم فسنہ لا یقی بیت من العرب الا دخلہ ثم ھدیہ فکون بیکم و بین بنی الاصفہ لیلیدروں غیا تو سکھ تحت لسانیس غایہ تحت کل غایہ اثنا عشر الفا (رواہ بخاری و مشکوٰۃ ص ۳۲۹)

اس سے ملتی جلتی حدیث ابن ماجہ میں بھی ۳۰۳۲ پر موجود ہے۔
 ”حضرت عمر بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں آیا جب کہ آپ ﷺ چڑے۔ یہ بے میں تھے۔ (نہی، یور) اذیہ۔ قیامت سے پہلے چہ چیزوں کو شمار لو۔ ۱۔ میرا اس دنیا سے انقال۔ ۲۔ بیت المقدس کی فتح۔ ۳۔ عام موت جس طرح بکریوں میں وبا کی مرض آجائے (اور وہ بکثرت مرتے لگیں)۔ ۴۔ مال کی اتنی بہتات کہ ایک سال ۱۰۰۰۰ روپے بائیں کے تو اس میں بھی بڑے ہوگا۔ ۵۔ پھر میرا فتنہ پہلے گا کہ عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ ۶۔ پھر تمہارے اور دوسروں کے درمیان مسلح ہوگی وہ دھوکہ بازی سے کام لے کر تمہارے پاس (اس کثرت سے فوجیں لے کر) آئیں گے۔ ۷۔ ان لوگوں کے نیچے ہوں گے اور تمھارے۔ ۸۔ پچہ بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔“

۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰
 ۱۰۰۱
 ۱۰۰۲
 ۱۰۰۳
 ۱۰۰۴
 ۱۰۰۵
 ۱۰۰۶
 ۱۰۰۷
 ۱۰۰۸
 ۱۰۰۹
 ۱۰۱۰
 ۱۰۱۱
 ۱۰۱۲
 ۱۰۱۳
 ۱۰۱۴
 ۱۰۱۵
 ۱۰۱۶
 ۱۰۱۷
 ۱۰۱۸
 ۱۰۱۹
 ۱۰۲۰
 ۱۰۲۱
 ۱۰۲۲
 ۱۰۲۳
 ۱۰۲۴
 ۱۰۲۵
 ۱۰۲۶
 ۱۰۲۷
 ۱۰۲۸
 ۱۰۲۹
 ۱۰۳۰
 ۱۰۳۱
 ۱۰۳۲
 ۱۰۳۳
 ۱۰۳۴
 ۱۰۳۵
 ۱۰۳۶
 ۱۰۳۷
 ۱۰۳۸
 ۱۰۳۹
 ۱۰۴۰
 ۱۰۴۱
 ۱۰۴۲
 ۱۰۴۳
 ۱۰۴۴
 ۱۰۴۵
 ۱۰۴۶
 ۱۰۴۷
 ۱۰۴۸
 ۱۰۴۹
 ۱۰۵۰
 ۱۰۵۱
 ۱۰۵۲
 ۱۰۵۳
 ۱۰۵۴
 ۱۰۵۵
 ۱۰۵۶
 ۱۰۵۷
 ۱۰۵۸
 ۱۰۵۹
 ۱۰۶۰
 ۱۰۶۱
 ۱۰۶۲
 ۱۰۶۳
 ۱۰۶۴
 ۱۰۶۵
 ۱۰۶۶
 ۱۰۶۷
 ۱۰۶۸
 ۱۰۶۹
 ۱۰۷۰
 ۱۰۷۱
 ۱۰۷۲
 ۱۰۷۳
 ۱۰۷۴
 ۱۰۷۵
 ۱۰۷۶
 ۱۰۷۷
 ۱۰۷۸
 ۱۰۷۹
 ۱۰۸۰
 ۱۰۸۱
 ۱۰۸۲
 ۱۰۸۳
 ۱۰۸۴
 ۱۰۸۵
 ۱۰۸۶
 ۱۰۸۷
 ۱۰۸۸
 ۱۰۸۹
 ۱۰۹۰
 ۱۰۹۱
 ۱۰۹۲
 ۱۰۹۳
 ۱۰۹۴
 ۱۰۹۵
 ۱۰۹۶
 ۱۰۹۷
 ۱۰۹۸
 ۱۰۹۹
 ۱۱۰۰
 ۱۱۰۱
 ۱۱۰۲
 ۱۱۰۳
 ۱۱۰۴
 ۱۱۰۵
 ۱۱۰۶
 ۱۱۰۷
 ۱۱۰۸
 ۱۱۰۹
 ۱۱۱۰
 ۱۱۱۱
 ۱۱۱۲
 ۱۱۱۳
 ۱۱۱۴
 ۱۱۱۵
 ۱۱۱۶
 ۱۱۱۷
 ۱۱۱۸
 ۱۱۱۹
 ۱۱۲۰
 ۱۱۲۱
 ۱۱۲۲
 ۱۱۲۳
 ۱۱۲۴
 ۱۱۲۵
 ۱۱۲۶
 ۱۱۲۷
 ۱۱

المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فادنا تصالوا فالت
الروم خلوا بيما وبس الدين سوا ما فعلتهم فيقول
المسلمون لا واليه لا نخلي بينكم وبين اعراننا
فيقاتلهم فيهم ثلث لايوب الله عليهم ابدًا و يقتل
ثلثهم الفصل الشهداء عبد الله و يفتح لثلاث لا يقتل
ابدًا فيفتحون فسطحية فيماهم يقتسمون الفائم قد
علقوا سوفهم بالربون ادصاح فيهم الشيطان ان
المسيح قد حلفكم في اهلكم فيحرقون و ذلك
باطل فادنا حازا الشام خرج فيماهم بعدون للقتال
يسرون لصقوف اد اقيمت الصلوة فيرن عيسى ابن
مريم فامهم فادنا راه عمرو الله داب كما يدوب الماء
في الصلح فلو تركه لانداب حتى يهلك و لكن يقتله
الله بيده فيهم دمه في حريقه

(روہ مسلم ۸/۷۷، مشکوٰۃ ص ۳۶۶)

”حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی
جب تک کہ رومی احمق یا دانت نامی جگہ پر پڑاؤ نہ کریں چنانچہ ان
سے لڑنے کے لئے زمین والوں کے بہترین افراد پر مشتمل ایک
 لشکر یہ منورہ سے روانہ ہوگا، (وہاں پہنچ کر) جب دونوں لشکر
مقابلہ کر میں گئے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے درن لوگوں
کے درمیان سے ہٹ جاؤ جن کو ہم میں سے قیدی بنالیا گیا ہے
تاکہ ہم بھی سے لڑیں (کیونکہ میں نے مسلمان ہو کر ہمارے
ساتھ ہدایت دی ہے)۔ مسلمان کہیں گے کہ اللہ قسم! یہ نہیں ہو
سکتا چنانچہ وہاں سے لڑیں گے حتیٰ کہ ایک تہائی مسلمان شکست کھا

کر بھاگ کرے ہوں گے، ان کی تو اللہ بھی قہور میں رہے گا،
ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے ایک افضل
الشہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمانوں کو قتل حسیب ہوگی اور یہ
آئندہ کسی تختے میں جتنا نہ ہوں گے۔

مسلمان قحطیہ کو فتح کر کے اپنی کمزوریوں کو زخموں کے درخت پر
لٹکا کر ابھی اس غیبت قحطیہ کر رہے ہوں گے کہ اپنا تک شیطان
اس میں آکر چلے گا کہ تمہارے پیچھے دجاں تمہارے گھر والوں میں
آکھ (یہ خبر سننے ہی) مسلمان رونے ہو جائیں گے لیکن یہ خبر
جھوٹی ہوگی تاہم مسلمان جب شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل
آئے گا۔

مسلمان اس سے بڑی کی چاری کر کے صفوں کو برسر کر رہے ہوں
گے کہ غمراہ کفری ہو جائے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو
جائیں گے اور (آئندہ غمراہوں میں) مسلمانوں کی ہمت کریں
گے۔ جب اللہ کا دشمن دجال ان کو دیکھے گا تو ایسے کچھنا شروع ہو
جائے گا جیسے نلک پانی میں کھلتا ہے چنانچہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ
السلام اس کو قتل نہ کریں تب بھی دو کھل کر ختم ہو جائے گا لیکن
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کر کے مسلمانوں کو
اس کا خون اپنے غرے پر لگا ہوا دکھائیں گے۔“

فائدہ:

- (۱) اس حدیث میں دو باتیں غور طلب ہیں۔
”بیش من المہدی“ میں مہدی سے کون سا شہر مراد ہے؟
- (۲) ”قامم“ سے کیا مراد ہے؟

تکلیف و صحت کرتے ہوئے عامی قاری قریبات ہیں
 وحش من المہدیہ لسان اس الملک قبل المراد
 بہا حلب، والا عماف و ذائق موصعان بقرہ و قبل المراد
 بہا دمشق و قال فی الارہار و اما ما قبل من ان المراد بہا
 مدینہ النبی ﷺ لضعف لان المراد بالوحش الحارح
 النی الروم وحش المہدی مدلیں آخر الحدیث و لان
 المہدیۃ المنورۃ تكون عراہالی ذلک الوقت ﴿

(مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۳۶)

”مدینہ“ سے کیا مراد ہے؟ ابن ملک کہتے ہیں کہ اس میں ایک قول
 یہ ہے کہ اس سے شہر حلب مراد ہے اور اتفاق و اتفاق اس کے قریب
 دو جگہیں ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے دمشق مراد ہے اور
 کتاب الارحام میں ہے کہ اس سے مدینہ منورہ و لینے کا قول
 ضعیف ہے اس لیے کہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
 روسیوں کی طرف جانے والا لشکر امام مہدی کا ہوگا (اور امام مہدی
 اس وقت مدینہ منورہ میں نہیں ہوں گے) کیونکہ اس زمانے میں
 مدینہ منورہ ویران ہوگا۔“

جبر و قریب کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ قاری رقمراز ہیں
 ﴿فماہم و فی روایۃ قدم المہدی معللا بالصلوۃ اما
 القیام لک و اشعارا بالمتابعۃ و امہ غیر متبوع استقلا لا
 سل ہو مقرر و مؤید لہ بعد ذلک یؤم بہم علی الدوام
 و قولہ فماہم فیہ تغلب او ترک معار ای امر امامہم
 بالامامۃ و سکون الدجال حینئذ معاصرا

للمسممین ﴿ (مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۳۸)

”اس روایت میں حضرت عیسیٰ کی امامت کا تذکرہ ہے اور ایک
 روایت میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ یہ کہتے ہوئے امام مہدی کو ہمارے
 کے لیے آئے گئے پڑھائیں گے کہ اقامت تمہارے لیے ہوئی ہے
 اور اپنی متابعت کا احساس دل میں گئے ہیں یہ کہ امام مہدی مستقل
 طور پر متبوع (امام) نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ اس کی تائید و تقویت
 فرما رہے ہیں پھر اس کے بعد مستقل طور پر حضرت عیسیٰ ہی
 لہزہیں پڑھائیں گے لہذا حدیث کے اس لفظ ”فماہم“ میں تفسیر
 ترکیب مجازی کے طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ امامت
 کریں گے یعنی امامت کا حکم دیں گے اور اس وقت دجال
 مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوئے ہوگا۔“

(۷)

اسی طرح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے
 ﴿قال رسول اللہ ﷺ ہوشک المرات ان یحسر عن
 کثر من ذهب لمن حضر فلانہا یحلمہ شینا﴾
 (مشق طبع بخاری ص ۱۵۹، مسلم ص ۱۲۷، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۹)
 ”حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہوشیار رہو کہ فرات کا پانی خشک
 ہو کر اس سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا تم میں سے جو اس موقع
 پر حاضر ہو وہ اس میں سے کچھ لے لے۔“

فائدہ:

اس کی تفصیل باب پنجم میں مزر بھی ہے اور یہی روایت مسلم شریف میں
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ اضافے کے ساتھ بھی مروی ہے۔

﴿قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتی یحسر
 المرات عن جبل من ذهب یقتل الناس علیہ فیقتل من

کل مائة تسعة و تسعون و بطول كل رجل منهم لعلى
اكون اما المدي النجوى (رواه مسلم ۵۷۲، مشکوٰۃ المصابيح ص ۳۶۹)
"انصار سید" سے فرمایا: قیامت تو آسکے ہوئے، فیکر دریاب
فراٹ کا پانی خشک ہو کر اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو
جائے۔ اس کے حصول کے لیے آئیں گے اس میں اس قدر آئیں گے
کہ ہر سو میں سے نانوے افراد مارے جائیں گے اور اس جنگ
میں ہر آدمی بھی کیجے گا کہ شاید میں نک جاؤں۔"

(۸) صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع روایت بھی
منقول ہے:

«عن ابي هريرة ان النبي ﷺ قال سمعته بمدينة
حلب مباحا في البر وحلب مباحا في البحر قالوا نعم يا
رسول الله قال لا تقوم الساعة حتى يعروها سمون
العاص من اسحق فاذا حازها ملوا فلم يقاتلوا سلاح
ولهم يرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اكبر فيسقط
احد جانيها قال لا اعلمه الا قال الذي في البحر ثم
يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها
الاخر ثم يقولون الثالثة لا اله الا الله والله اكبر فيخرج
لهم فيدخلونها فيسمون فيسماهم يقتسمون المعام ان
حاء هم الصربخ فقال ان الدجال قد خرج ويتركون
كل شي ويرجعون (رواه مسلم ۳۳۳، مشکوٰۃ المصابيح ص ۳۶۷)

"حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ کیا تم نے کسی سے شہ کے متعلق سنا
ہے جس نے ایک جانب جنگل اور دوسری جانب سمندر ہو؟ صحابہ

نے عرض کیا جی ہاں بدرجائے اعلیٰ۔ قیامت اس وقت تک
کام نہیں ہوئی جب تک کہ بنی اسرائیل کے ساتھ ہر رافا اس شہ کے
لوگوں سے جو نہ تھے میں چنانچہ کھمبہ بن جب وہاں پہنچا کریں گے
تو نہ اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر بھینٹ کی وجہ سے آگے کی صرف
ایک مرتبہ "لا اله الا الله والله اكبر" کہنے سے شہ پہاڑ کا یک
حصہ رہ جائے گا۔"

پھر میں برید کہتے ہیں کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میرے شیخ نے یہ کہا
تھا کہ اس سے مراد سندھ کی جانب والی دیوار ہے۔ پھر مسلمان
دوبارہ غزوہ عکسہ جہاد کریں گے تو شہ پہاڑ کا دوسرا حصہ بھی گر جائے گا
اور تیسری مرتبہ غزوہ عکسہ جہاد کرنے سے اتنی کشادگی ہو جائے گی کہ
سارے مسلمان شہ میں داخل ہو کر اس پر قابض ہو جائیں گے
اور اس غنیمت حاصل کر کے ابھی اسے تقسیم کر رہے ہوں گے
کہ ایک آدمی بیچ کر لے گا کہ اچال نکل آیا۔ مسلمان یہ خبر سن کر
سب کچھ چھوڑ پھاڑ کر واپس چلے جائیں گے۔"

فی البدیہ:

اس حدیث میں وہ تو یہ بات ملحوظ رہے کہ یہاں بنو اسرائیل کے ساتھ ہر رافا کا
شہ اور بعض روایات میں بنو اسرائیل کے ساتھ ہر رافا کا ذکر ہے اور بقول علامہ اس
تجزیاتی معنی کے بنو اسرائیل ہی راجع ہے۔ (علامہ ابوالحسن علی نقی ص ۳۸)

ثانی یہ کہ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے جو حضرت
امام مہدیؑ کے زمانے میں فتح ہو گا لہذا اس روایت سے بھی ظہور مہدیؑ کا ثبوت ملتا ہے۔
مولانا بدر عالم اس موقع پر فرماتے ہیں:

"دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے۔"

یہاں جو عجیب سے شہ کے فتح ہونے پر تمکیر کے وقت مسلمانوں کو غور و فکر کے ساتھ ایک بار اپنی مذمت تاریخ کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی توحید کی تاریخ میں قسم کے عجیب سے تصور ہے اور یہ ہے کہ اگر اس قسم کی غیبی حادیں اس کے ساتھ نہ ہوتیں تو اس زمانے میں جہنم نہ دھانی نہ ہوتی، نہ فضائی طیارے اور نہ موٹر۔ پھر ریل سکوں میں اسلام کو پھیل دینا یہ کیسے ممکن تھا آج جب کہ ہادی طاقتوں نے یہ سیاست کا مسئلہ مائل آسان کر دیا ہے جس جہز میں میں ہم دیکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہم سے پہلے وہاں تک پہنچا تھا۔ علامہ ابن حجر مکی صحابی و راوی مسلم خوارزمی کا مع اپنی فوج کے مسند کو جنگی کی طرح عبور کر جانا تاریخ کا واقعہ ہے۔ خالد بن ولید کے سامنے مقام حیرہ میں رہ کر کا پناہ پیش ہونا ورنہ ان کا بسم اللہ کہہ کر نوش کر لینا اور اس کا نقصان نہ کرنا بھی تاریخ کی ایک حقیقت ہے۔ سفینہ (آپ ﷺ کے غلام کا نام ہے) کا روم میں ایک جگہ گم ہو جانا ورنہ ایک شیر کا رن جھکا کر ان کو لشکر تک پہنچانا اور حضرت عمر کا مدینہ میں منہ پر اپنے جزل ساریہ کو آوارہ دینا اور مقام نہاوند میں ان کا اس پیرا اور حضرت عمر کے خط سے درپائے نکل کا جاری ہونا یہ تمام تاریخ کے مستند حقائق ہیں۔

”ان واقعات کے سوا جو ہر سند ثابت ہیں ہندوستان کے بہت سے عجیب واقعات ایسے بھی ثابت ہیں جن میں سے کئی ایک کی شہادت تو انگریزوں کی زبان سے ثابت ہے۔“

(نور اللغات ج ۳ ص ۳۹۳)

(۹) خاندان پر محمد کیلئے سفیانی کی طرف سے بھیجے جانے والے لشکر اور اس کے زیر زمین دھنسنے کا واقعہ بخاری شریف میں بھی حدیث نمبر ۳۱۱۸ پر موجود ہے۔ جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس واقعے سے بھی شراۃ امام مہدیؑ کا ثبوت بخاری میں قائل جاتا ہے۔

﴿روایات صحابہ دربارہ امام مہدیؑ رضوان اللہ علیہ﴾

امام مہدیؑ سے متعلق سمیعین روایات آپ ﷺ کا مظهر، پتے سے ملتا ہے۔ صحابیات کی روایات نقل کی جاتی ہیں جو امام مہدیؑ سے متعلق روایات کے نقل میں اور ان کے ساتھ مگر آپ ﷺ کی روایات میں پڑھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہاں ناموں کی اس ترتیب سے اضافہ مسموعات روایات مع ترجمہ کے نقل کرنا مقصود ہے۔ تشریحات گذشتہ باب میں گزر چکی ہیں۔ امید ہے کہ اس سے قارئین فائدہ جدید حاصل کریں گے اور انکسار محسوس نہ کریں گے۔

(۱) ﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

خزائن بیت اللہ کو تقسیم کرنے والے:

﴿عن عمر بن الخطاب انه ولع البيت وقابل والده
صافوي ادع خزانة البيت وعاليه من السلاح والاموال
او قسمه في سبيل الله﴾ فقال له علي بن ابي طالب امض
يا امير المؤمنين فلست بصاحبه العا صاحبه مناصب من
لقریش بقسمه في سبيل الله في آخر الزمان﴾

(کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۵۲)

”ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور ماہ سے کہ اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں آ رہا کہ میں بیت اللہ کے خزانے اس کے سامنے اور اس دولت کو چھوڑے رکھوں یا روخدا میں تقسیم کروں۔“ تو حضرت علیؓ نے فرمایا اب امیر المؤمنین اس کو چھوڑ دیجئے کہ آپ ﷺ تقسیم کرنے والے نہیں ہیں۔ تقسیم کر کے اور پیش میں سے ہم میں کا ایک ہاتھوں خزانے میں ہوگا جو اس تقسیم سے کہ۔

محدثین سے اس حدیث کا مصدق امام مہدیؑ فرمادے گا۔ یہ ایک امام مہدیؑ کا تصور حق ہے۔ ہوتا آج کے ترمیم شدہ حدیث میں اس بات کا انکار ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ امام مہدیؑ کا علم یہ حق ہے۔

(۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

امام مہدیؑ، اولاد عباسؑ میں سے؟

عن عثمان بن عفان قال سمعت النبی ﷺ يقول المہدی من ولد العباس عمنی (کتاب البرہان ج ۳ ص ۵۹)
”حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی، میرے چچ عباسؑ کی اولاد میں سے ہوں گے۔“

اس حدیث پر غلط یہ افکار وارد ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ تو حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہوں گے اور اس روایت میں حضرت عباسؑ کی اولاد میں سے ہونے کا ذکر ہے؟ اس کا جواب کی رسالے کے باب دوم میں گزر چکا ہے۔ ہاں ملاحظہ فرمائیں

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

خلافت کے لیے امام مہدیؑ کو تیار کرنا:

عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ المہدی مکمل اهل البيت يصلحه اللہ فی البلد (سنن بیہقی، مسند ج ۱ ص ۱۵۹)
”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہدی تم (میرے) اہل بیت میں سے ہوگا جس کی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں کر دیں گے۔“

(۴) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

طہور مہدیؑ سے قبل کے واقعات

”روى من حديث معاوية بن ابي سفيان في حديث فيه طول عن النبي ﷺ قال مسح بعدي حريرة تسمى بالاندلس فصب عليهم اهل الكفر لبا خلدون من اموالهم واكثر ملحمهم ويسون بساء هم واو لانهم ويهكون الاسار ويحربون الديار ويرجع اكثر البلد لبا في وفاء وتنجلى اكثر الناس عن ديالهم و اموالهم فيا خلدون اكثر الحريرة ولا تفسى الا القها ويكفون في المعرب الهرج والحواف ويستولى عليهم الحووع والعلاء وتكثر الفتنة وباكل الناس بعضهم بعضا بعد ذلك يحرج رجل من المغرب الاقصى من اهل لاطمة بنت رسول اللہ ﷺ وهو المہدی القائم في آخر الزمان وهو اول اشراف الساعية (تذکرہ لکھنؤ ص ۷۰۳)

”حضرت امیر معاویہؓ کی ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا فقیر یہ میرے بعد اندلس نامی جزیرہ فتح ہوگا اور اس پر کفار غالب آکر اسے امول اور اشرافیوں پر قبضہ کر دیں گے۔ اس کی عورتوں اور ۱۰۰ قید کر لیں گے۔ ان کی عصمت دری کریں گے، شہروں کو اس طرح ویران کر دیں گے کہ اکثر شہر جنگوں کی مانند ہو جائیں گے، اکثر لوگ اپنے شہر اور مال و دولت کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور تھوڑے سے حصہ کے علاوہ پارے جڑے پر ان کا قبضہ ہو جائے گا اور مغرب میں قتل اور خوف و ہراس پھیل

جائے گا۔ لوگوں پر بھوک اور مہنگائی عاید آ جائے گی، جسے زیادہ ہو جائے گا تو ایک ایک دوسرے کو کاٹ کھا لے گے، اے بچے جو اس کے، اس وقت مغرب آگئی سے حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں سے مہدیؑ مائی شخص کا ظہور ہوگا جو آخری زمانے میں ہوگا اور اس کا آنا علامات قیامت میں سے پہلے علامت ہے۔“

(۵) ﴿حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

جہاد مہدیؑ سنت کی روشنی میں ہوگا

﴿عن عائشة عن النبي ﷺ قال هو رجل من عترتي
يفتاتل على سني كما قتلت اما على الوحى﴾

(کتاب النسخ ص ۲۶۲)

”حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مہدیؑ میری اولاد میں سے ایک آدمی ہوگا جو میری سنت کی روشنی میں جہاد کرے گا جیسے میں نے وحی کی روشنی میں جہاد کیا ہے۔“

(۶) ﴿حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

مقام بیداء میں لشکر کا جنس جانا

﴿عن حفصة رضي الله عنها انها سمعت النبي ﷺ
يقول ليؤمنن هذا البيت جيش يغررونه حتى اذا كانوا
ببداء من الارض يخسف باوسطهم ويأبى اولهم
آخرهم ثم يخسف بهم فلا يبقى الا الشريد الذي
يحبوهم﴾ (مسند ترمذی ص ۷۳۲)

”حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے یہ فرماتے

ہوئے سنا کہ ایک لشکر اس بیت اللہ کا صحرانہ قاعدہ کرے گا یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہو گا تو درمیان والا حصہ زمین میں جس میں جائے گا یہ دیکھ کر لشکر کے اگلے لوگ پچھلوں کو آواز دیں گے لیکن ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے خبر کے کوئی بھی نہ پہنچے گا۔“ (بعض روایات میں دو آدمیوں کے پہنچنے کا تذکرہ ہے جن کا نام دبر اور دیر ہوگا۔) (کتاب النسخ ص ۲۶۸)

(۷) ﴿حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

یتوں پر لوگوں کو اٹھایا جائے گا

﴿عن صفية ام المؤمنين رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ لا يتهي الناس عن غرو هذا البيت حتى يغررو جيش حتى اذا كانوا بالببداء او ببداء من الارض خسف باولهم و آخرهم ولم يبق اوسطهم قلت يا رسول الله انهم كرههم؟ قال يهتفهم الله على مايلي انفسهم﴾ (رواه احمد ص ۱۰۵)

”ام المؤمنین حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا بیت اللہ پر لوگ ہمیشہ لشکر لٹائی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کی نیت سے روانہ ہو کر جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو سارا لشکر زمین میں جنس جائے گا۔ اور کوئی بھی نہ پہنچے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس لشکر میں بعض لوگوں کو زبردستی شامل کر لیا گیا ہو (تو ان کا کیا حکم ہے؟) فرمایا کہ قیامت کے ان اللہ تعالیٰ انہیں اس کی یتوں پر اٹھا لیں گے۔“

(۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ﴿

ایک شرقی لشکر کا حملہ:

﴿عَنْ ام حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ يَرْبِلُونَ رَحِلًا عَسَلَالِيَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا أَبْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يَخْشَفُ بِهِمْ﴾ (کتاب الطہران، ج ۲ ص ۶۴)

”حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شرق سے کچھ لوگ بیت اللہ میں موجود ایک آدمی (مہدیؑ کو شبیہ کرنے) کے واسطے سے نکلیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ مقام یدیعہ میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔“

(۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ﴿

امام مہدیؑ کی اجمالی سوانح حیات:

﴿عَنْ ام سلمة فروج السمریة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ بَكْرٌ أَحْلَافٌ عَمْدُ مَوْتَ حُلَيْفَةُ فَيَخْرُجُ رَحِلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيَخْرُجُوهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبْعُوهُ بَيْنَ لُرُكٍ وَالْمَقَامِ وَيَبْعُثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ مِنْ لُثَامٍ فَيَخْشَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَاذًا رَأَى النَّاسَ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ النِّسَاءِ وَعَصَابُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبْعُوهُ ثُمَّ يَشَارُ رَحِلًا مِنْ قُرَيْشٍ حَوْلَهُ كَتَبَ فَيَبْعُثُ إِلَيْهِمْ مَعًا فَيُطَهَّرُونَ عَلَيْهِمْ وَدَبْكُ بَعَثٍ كَتَبَ وَالْحَبِيبَةُ لَمَّا لَمْ يَشْهَدْ عَجِزَةً كَلَبَ فَيُعْصِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ

سَدِيدُهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَيَقْبَلُ لَاسْلَامًا بِحَرَامَةِ نَبِيِّ لَارِصٍ يَمْلِكُ سَبْعَ مِائَتِينَ لَمْ يَخُوفْهُ وَيَقْبَلُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَابُو يَحْيَى وَالتَّيْمِيُّ (الملائی المتحدی، ج ۲ ص ۷۷، ابورو ۳۸۶)

”حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”مگر یہ ایک عید کی صفت کے وقت کے عید کے انتقام میں لوگوں کا اختلاف ہوگا مدینہ وادوں میں سے ایک آتی ہوگا رکتہ جائے گا۔ جو مالِ کدان کے پاس آ کر رہتی اس سے حج اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر ان کے مقابلے کے لیے شام سے ایک لشکر روانہ ہوگا جو مدینہ وادوں کے مابین مقام یدیعہ میں جھڑپ ہوگا۔ وہاں جب اس رامت و دیکھیں گے تو شام کے حال اور اہل عراق کے مصائب ان سے پاس آ کر ان سے بیعت کریں گے۔“

پھر قریش کا ایک آدمی جس کے خیال والے ہوکلب ہوں گے۔ اس سے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا تو یہ لوگ اس پر غلبہ آجائیں گے۔ اس کو ”شکر کلب“ کہتے ہیں اور وہ قمیض بڑا محروم ہے جو سوطب سے حاصل شدہ مالِ خیمت کی تعمیر کے موقع پر موجود ہو۔ پس امام مہدیؑ مالِ خیمت تعمیر کریں گے اور لوگوں کے معاملات میں سنت نبویؐ کے پیرو ہوں گے۔ ان کے سامنے میں اسلام اپنی کرات میں پر ڈال دے گا (اسلام و استحکام غیبی ہوگا) وہ سات سال تک ہی حال میں رہیں گے پھر ان کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان اس کی نماز جنازہ کی ادائیگی (کر کے ان کی تدفین) کریں گے۔“

(۱۰) ﴿حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کی حکومت

عَنْ عَنِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَهْبِ لِدَلْبَا
حَتَّى يَهْلِكَ الْعَرَبُ وَجُلُ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَاطَ اسْمُهُ
اسْمِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی ج ۲ ص ۳۹، المعجم الصغیر ج ۲ ص ۷۰)
”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
کہ: یا ایہا بنی اسرائیل! وقت تک ختم نہیں ہوئی جب تک کہ میرے ہاں بیت
میں سے ایک نبی، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، سرزمین
عرب کا مالک نہ ہو جائے۔“

(۱۱) ﴿حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت﴾

امام مہدیؑ کے اخوان و انصار:

﴿رَوَى ابْنُ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ اللَّهِ عَنْهُمَا مَرْثُومًا
قَالَ اصْحَابُ الْكَهْفِ اخْوَانُ الْمَهْدِيِّ﴾ (اشعار ص ۳۳)
”ابن ماریہ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ
یہ ہے صحابہ کرام مہدیؑ کے اخوان و انصار ہوں گے۔“

(۱۲) ﴿حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کا علیہ:

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْمَهْدِيُّ مِنْ أَجْلَى الْعَبَةِ النَّبِيِّ الْأَنْفِ بِمَلَأَ الْأَرْضَ

فَسَطَا وَهَدَا كَمَا مَنَنْتَ ظِلْمًا وَجُورًا وَبِمَلِكٍ مَسِيحٍ
مَسِيحٍ﴾ (مروا ج ۲ ص ۳۳، انجیل الانام ایسا)

”حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
مہدیؑ مجھ سے (میری اولاد میں سے) ہوں گے، خواہ صورت کشادہ
پیشانی و سر کی ستونوں کے درمیان میں کسی طرح کے
اختلاف سے مروی ہو، جیسے وہ پتہ ظلم و ستم سے مروی ہوئی ہوگی
اور سات سال حکومت کریں گے۔“

(۱۳) ﴿حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

دریائے فرات سے سونے کے ستون کا ٹکڑا:

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْبِ لِدَلْبَا
يَهْبِ عَنِ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ لِمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذُ بِهِ
شَيْءٌ﴾ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۹)

”حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قریب
دریائے فرات کا پانی خشک ہو کر اس میں سے سونے کا ایک ٹکڑا
خارج ہوگا (ختم میں سے) جس میں کوئی پیرا نہ ہوگا، اس میں سے
کچھ نہ لے۔“ (صحابہ النعمان ص ۳۳) یہ کہ اللہ کی حمد ہی کے ساتھ ہی
روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہو چکا ہے۔

(۱۴) ﴿حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کی بیعت کرنے کی تاکید:

﴿عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَطْعَمُ الرِّيَابِ
السُّودِ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ لِيُقَاتِلَ بَيْنَكُمْ قَتَالًا شَدِيدًا لَعَنَ

بفائده فہو مثله فاذا راہموہ فدیعوہ و یوحوا علی التلح
فانہ حبیبہ اللہ المہدیؑ (۱۵) (نہج ۱۳۰)

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، (قیامت کے قریب) مشرق کے رخ سے سیاہ جھنڈے نکلا ہوں گے اور تم سے ایسی سخت جنگ ہوگی کہ اس جیسی جنگ کو کسی قوم سے نہ لڑی ہوگی۔ اس جب تم میں ۱۰ یوہود (اس سے قادم) بیعت کروں تو چھپیں (بیعت کے لیے) ایک پرچاں کرتا ہوں کہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہوگا۔

(۱۵) ﴿حضرت عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

قیام خدافت مہدیؑ کے معاونین

عن عبداللہ بن الحارث بن حرہ الریدی قال قال رسول اللہ ﷺ یحوج ماس من المشرق فیوطون للمہدیؑ یعنی سلطانہ (خارجہ ابن ماجہ والطبرانی ۱۳۸۸)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا مشرق سے آجھ لوگ نکلیں گے جو مہدیؑ کے لیے (مسد) خدافت کو آسان کر دیں گے۔

(۱۶) ﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

سرورین اہل جنت:

عن انس قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول یحییٰ ولد عبدالمطلب مآدۃ اہل الجنة اما وحمرة وعلی وحمیر والحسن والحسین والمہدیؑ (خارجہ ابن ماجہ وابو

مہدیؑ ۱۳۰)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عبدالمطلبؑ کی اولاد میں ہم (ساتھ ساتھ) اہل جنت کے سرور ہوں گے میں خود (حضور ﷺ) احمد علیؑ علیؑ حسنؑ حسینؑ و مہدیؑ رضی اللہ عنہم۔

(۱۷) ﴿حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؑ کی داود و ہش

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ ینکون فی آخر امتی خلیفۃ یحییٰ المال حنیاً ولا بعدہ عدا (خارجہ احمد و مسلم ۳۱۵)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو پس پھر کر بغیر شمار کیے مال و دولت سے نوازے گا۔

فائدہ:

علامہ سیوطیؒ نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے جبکہ مصنف عبدہ رقیؒ نے اس میں ۳۷۱ پر حضرت جابرؓ کی روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے لیکن صحیح ہے کہ یہ روایت مرفوعاً ہی ہے جیسا کہ صحیح مسلم و مسند احمد میں ہے۔

(۱۸) ﴿حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

نزلات بیت المقدس اور امام مہدیؑ

عن مال حدیثہ رعی اللہ عنہ فسمعت رسول اللہ ﷺ

المصنفات من قبله من كتب في الفقه والحديث والسير
 "حضرت عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا امام
 مہدی اس حال میں ظہور کریں گے کہ اس سے پہلے یہ نہ ہوگا جو
 یہ دعا پڑھتا ہوگا۔ (اسے دیکھو) یہ مہدی ہیں اس لیے ان سے تاج مروا۔"

(۲۳) ﴿حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت﴾
 امام مہدی کی صورت و سیرت:

عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله ﷺ
 ليحدثن الله تعالى من عتوقتي وجلا الخرق الثياب اجلي
 الجبهة بعلا الارض عدلا ويبيض لسان قبيح في حرحه
 ابو نعيم الحارثي ج ۲ ص ۴۶، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۳۶
 "حضرت عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
 فرمایا اللہ تعالیٰ میرے عتوقی میں سے یہ ثوبیں وندہ درمیں
 گے جس کے سامنے کے دلوں و انت انتہائی کشادہ اور پیشانی
 روش ہوگی اور میں کوہوں سے میرے گاروگوں و خوبوں
 اے گا۔ (پانی کی طرح بہے گا۔)"

(۲۵) ﴿حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

علامات ظہور مہدیؑ

عن محمد بن حاتم قال قلت لابي عبد الله الحسين بن
 علي رضي الله عنهما ائمن علامات بين يدي هذا الامر حتى
 ظهور المهدي؟ فقال بلى قلب وما هي؟ قال هلاك بني
 العباس وخروج السفهاني والحسف بالبداء قلت حدثت

فداك اصناف ان يطول هذا الامر قال اما هو كظلم الخو
 بيع بعضه بعضا ﴿کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۵۶﴾

"محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین سے پوچھا کیا
 اس امر ظہور مہدی سے قبل جو علامات میں رہیں ہوں گی؟
 فرمایا میں یوں کہیں میں سے پوچھا دو یا طاعت میں "اور
 مہدی کی آمد، مہدی کا آنا، وقت یہ وہی ہے جس میں یہ ظہور کرے
 میں جس کا نام میں سے ہوگا میں آپ پر قیام ہو جائے، مجھے تو یہ
 اندیشہ ہے کہ یہ معاملہ طویل ہو سکے۔ بعد قیام پھر دیکھا فرمایا کہ
 یہ مہدی کی زندگی کی طرح ہوگا کہ ایک سے پیچھے آجاتا ہے۔
 (اسی وقت سے بعد اس میں آجاتا ہے اور اس کی زندگی چلتی
 ہے ان طرح یہ واقعات میں ہے حدیث کے پیش آیا میں کہ۔"

(۲۶) ﴿حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

قتل کی آگ:

عن طلحة بن عبيد الله عن النبي ﷺ قال ستكون
 فتنة لا يهدأ منها جانب الا حاش منها جانب حتى ينادي
 مناد من السماء ان اميركم فلان ﴿المحرر الطبراني
 (الاولی ج ۲ ص ۴۷، کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۱۰)﴾

"حضرت طلحہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا غریب ایک
 ایسا فتنہ پڑے گا کہ ایک جانب سے ختم نہ ہونے پائے گا کہ دوسری
 جانب بڑک اٹھے گا اور یہ فتنہ برابر جاری رہے گا یہاں تک کہ
 آسمان سے ایک نداوی آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلان آدمی ہے۔"

(۲۷) حضرت عمرو بن اعاص رضی اللہ عنہ کی روایت

نہر مہدی کی ایک علامت

عن عمرو بن اعاص قال علامة خروج المہدی اذا
حسب حبش فی البداء فهو علامة خروج المہدی
اخرجه بعدد ما في من ۹ ثبات من ۱۰۰۰
حضرت عمرو بن اعاص نے فرمایا مہدی کی علامت مقام یدام
میں یہ شجرہ ریش میں جس پر نیاں لگے۔

(۲۸) حضرت عمرو بن مرو رضی اللہ عنہ کی روایت

خراسان سے سیاہ جھنڈوں کا آنا:

عن عبد الرحمن الجرجسي سمعت عمرو بن مرو
الحمصي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لخرج من
خراسان راية سوداء حتى يربط حيولها بهد
الريون لدى بيت لبيبا وحرثا فلب ما بين هاتين
ريونتين من مصلب بيضا وريون حتى يربطها
تلك الارية فتربط حيولها بها

”مرو بن مہدی نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سنی ہے کہ ایک سیاہ جھنڈا
خراسان سے نکلتا ہوگا اور اسے لپیٹ کر ایک گھریلو کے دروازے پر لگا دیا جائے گا۔
اس جھنڈے کے نیچے ایک گھریلو کے دروازے پر لگا دیا جائے گا۔
اس جھنڈے کے نیچے ایک گھریلو کے دروازے پر لگا دیا جائے گا۔
اس جھنڈے کے نیچے ایک گھریلو کے دروازے پر لگا دیا جائے گا۔“

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۹) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت

مہدی کا نام

عن أبي الطفيل رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لمهدي اسمه اسمي واسم امه اسم أبي

حضرت ابو الطفیل نے فرمایا کہ میرے نام پر مہدی کا نام ہوگا۔
مہدی کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے
نام پر ہوگا۔

(۳۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت

یہ بعد دیگرے فقہوں کا ظہور

عن عوف بن مالك ان لسي سنة قال تعني فيه
غيره مظلمة ثم سيع الفل بعصها حتى يخرج رجل من
اهل بيبي هناك له المهدى فان ادركته فاقبعه وكن من
المهديين

حضرت عوف بن مالک نے فرمایا کہ ایک شخص نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو ایک شخص کے پاس گیا اور اس کے پاس سے ایک چیز لی اور اسے اپنے پاس لے گیا۔
اس شخص نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو ایک شخص کے پاس گیا اور اس کے پاس سے ایک چیز لی اور اسے اپنے پاس لے گیا۔
اس شخص نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو ایک شخص کے پاس گیا اور اس کے پاس سے ایک چیز لی اور اسے اپنے پاس لے گیا۔
اس شخص نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو ایک شخص کے پاس گیا اور اس کے پاس سے ایک چیز لی اور اسے اپنے پاس لے گیا۔“

(۳۱) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت ہے

آسمان سے ایک ہاتھ کا ظہور:

عن الزهري قال اذا النبی السعیدي والمهدي للعال
یومئذ یسمع صوت من السماء الا ان اولیاء الله
اصحاب فلان یعسی المهدی قال الزهري وقالت
اسماء بنت عمیس ان امارة ذلك الیوم ان کلام
السماء مدلاة بنظر الیها الناس (کتاب النبی ص ۳۷)

امام زہری فرماتے ہیں کہ جب نبیؑ و امام مہدیؑ قیام کے
یہ آئینے سامنے ہوں گے تو اس دن آسمان سے ایک آواز نکلے گی
کہ لوگو! خیر دار! اللہ نے دوست نکال دی ہیں یعنی مہدیؑ کے
ساتھی ہیں۔ امام زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت ۳۱ ہجرت
میں نے فرمایا اس کی علامت یہ ہوگی کہ آسمان سے ایک لٹکا
ہوا ہاتھ (خدا ہو گا جو) امام مہدیؑ کے شرکی طرف اشارہ کر رہا
ہوں گا اور لوگ بھی اس ہاتھ کو دیکھیں گے۔

(۳۲) حضرت قرۃ المزیٰنیؑ کی روایت ہے

امام مہدیؑ کی عدت حکومت:

عن قرۃ المزیٰنی قال قال رسول الله ﷺ لعلن
الارض جوراً وظلماً فاذا ملئت جوراً وظلماً بعث الله
رجلاً من اسمی واسم ایه اسم ابی فیملأها عدلاً
و یسطا کما ملئت جوراً وظلماً فلا ینزع السماء شیئاً
من قطرها ولا الارض شیئاً من ماتھا یمکت فیهم سبھا

اولیاءہا فان اکثر قسما (طہاری ص ۷۲)

حضرت قرۃ المزیٰنی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
میں زمین کو جور و ظلم و ستم سے بھر کر رہا ہوں، چنانچہ جب یہ نبیؑ
جائے گا تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو
بھیجیں گے جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام
میرے والد کے نام پر ہو گا۔ وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف
سے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی۔ ان
کے زمانے میں آسمان اپنا تمام پانی سرسے گا اور زمین اپنی تمام
جائداد اگل دے گی، وہ لوگوں میں سات یا آٹھ یا نو یا دہ سے
زیادہ نو سال رہیں گے۔

(۳۳) حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

امام مہدیؑ کے بعد قحطانی خلیفہ ہوگا۔

عن قیس بن جابر الصنعفی ان رسول الله ﷺ قال
سیکون من اهل بیتی رجل یملأ الارض عدلاً کما
ملئت جوراً ثم من بعده القحطانی والذی نفسی بیدہ
ما هو ذوبہ (طہاری ص ۷۵)

حضرت قیس بن جابر الصنعفی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
میں نے فرمایا عتق رب میرے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو
زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہو
گی پھر اس کے بعد قحطانی ہوگا اور اس وقت میں تمہارے قبضے
میں میری جان ہے، وہ ان سے کم نہ ہوگا۔

(۳۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

باروخنا، وال روایت

عن جابر بن سمرہ عن رسول اللہ ﷺ انه قال

لا يزال هذا الدين قائما حتى يكون النوا عشر حيلة

كلهم يجمع عليه الامه (ابن ماجہ ۱۰۴)

”حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا یہ

ابن عیسیٰ قائم رہے گا حتیٰ کہ بارہ خیل ایسے ہو جائیں جن پر پوری

مت متفق ہوگی۔“

فائدہ

علامہ سیوطی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے

فرمایا ہے کہ اس حدیث میں امام مہدی کے وجود کی طرف اشارہ ہے اور وہی بارہویں

خیل ہوں گے جو گیارہ حلفہ کے بعد اب تک کوئی بارہویں خیل اب نہیں آیا کہ اس کی

خلافت پر پوری مت متفق ہو سکی ہو۔

(۳۵) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

دین کا مشہور

عن ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ ﷺ لا يزال هذا الامر قائما بالقسط حتى يكون

اول من يثمنه رجل من بني امية (ابن ماجہ ۱۰۵)

”حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا: ”ابن کا یہ معاملہ ٹھیک ٹھیک چلا رہا ہے گا یہاں تک کہ بنی امیہ

میں سے ایک شخص سب سے پہلے اس کا شکار کرے گا۔“

یہ روایت جو سفینی پر دست کر رہی ہے از زمان عینی حاکم سے

مہدیوں۔ گویا اس روایت سے بھی مہدیوں کی کائنات ملتا ہے۔

(۳۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

دریا کے فرات سے نکلنے والا خزانہ

عن عبد اللہ بن العاص عن نوفل قال قال كعب

ابی بن کعب فقال لا يزال الناس مختلفين اعاقيهم في

طلب الدنيا قلت احل قال ابي سمعت رسول الله ﷺ

يقول يوشك الفرات ان يحسر عن جبل من ذهب

فاداسمع به الناس ساروا اليه فيقول من عبده بنو كعب

الناس يا حدود من ليدعني به كله قال فيقتلون عليه

فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون (مسند ۱۷۶)

”عبداللہ بن عاص بن نوفل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب

کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت ﷺ نے فرماتے ہوئے طلب دنیا میں لوگوں کی

گردنیں ہمیشہ مختلف رہی ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں کھل اپھر فرمایا کہ

میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غلبہ یب دروئے

فرات میں سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا۔ جب آپؐ یہ خبر سنی

گئے تو اس کی طرف روانہ ہوئے، وہاں موجود لوگ یہ سوچیں گے کہ

اگر ہم نے لوگوں کو اس کے پھانسنے کی چھوٹ دے دی تو لوگ یہ سارا

ہی لے جائیں گے (اور ہمیں کچھ بھی نہ ملے گا) چنانچہ وہ تاقال میں

سے کہ ہر سو میں سے نالوں کے اتر آئے ہو جائیں گے۔“

﴿منکرین و مدعیان مہدویت﴾

علامت قیامت کے بارے میں بہت سے لوگ شہادت پڑھا کر ہیں چنانچہ بعض لوگ تو ان کا سر سے بنی انکار کر دیتے ہیں اور انھیں ایک خاص علامت سے دعویدار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ وہوں کا یہ حال ہے۔ بہت کم سنت والسماعت کے مقابلہ میں جس طرح مستقیم شام و پانچواں رات میں اس سے کہ تو وہ ان علامات کا انکار کرتے ہیں ورنہ ہی ان میں سے کسی علامت سے دعویدار بن جاتے ہیں۔ بلکہ انہیں اگر سرور دو عالم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ان میں سے کسی قسم سے ہوتے ہیں۔

منکرین ظہور مہدیؑ

علامت قیامت میں سے ایک علامت ”ظہور مہدیؑ“ بھی ہے جس کے متعلق آپ تعصبات پر چڑھ چکے ہیں۔ ظہور مہدیؑ کی علامت بھی ہی ”شہادت پڑھا کر ہوں“ چنانچہ بعض لوگوں نے اس کا سر سے لگا ہی کر دیا جیسا کہ شیخ جعفر بن محمد نے اوائل جی کتاب ”اثر الطائفة“ سے ص ۲۶۵ پر فرماتے ہیں

”یہ اجتہادی افسوس ناک بات ہے کہ اس زمانے میں یا تو لوگ ظہور مہدیؑ کے منکر پیدا ہو گئے ہیں۔“

اور کتاب مدور میں اسی سلفی کے بارے میں ظہور مہدیؑ کے منکرین میں مندرجہ ذیل نام مذکور ہیں۔

(۱)	علامہ ابن خلدون	مقدمہ ابن خلدون ص ۳۱۱
(۲)	علامہ رشید رضا معری	تفسیر مسماۃ الاسلام ۳۹۹/۹ ۵۰۳
(۳)	محمد یوسف مہدی	دائرة معارف القرآن العشرين ۳۸۰/۱۰

(۴)	امام حسن	صحیح لاسلام ۳۰۱ ۲۳۷ ۲۳۸
(۵)	مدرسہ محمدیہ	تعلیمات علیہ صفحہ الاحادیث ۲۰۷ ۲۰۸
(۶)	محمد بن عبد اللہ	مواقف حاسمہ فی تاریخ الاسلام ۳۶۴ ۳۵۹
(۷)	محمد بن عبد اللہ	تعلیمات علیہ صفحہ لاس کتب ۳۷۱
(۸)	میدانہ الشیخ	المسبح فی القرآن والتوراة والانیل ۵۳۹
(۹)	شیخ محمد بن عبد اللہ	لامہدی بنظر عبدالرسول حیر البشر

اور مولانا محمد منیر قرنی اپنی کتاب ”ظہور مہدی ایک اہل حقیقت“ ص ۸۰ کے حاشیے میں یہ نام مزید ذکر کیے ہیں

(۱۰)	سید محمد حسن	المہملۃ فی الاسلام ص ۱۷۴ ۲۹ ۳۴
(۱۱)	اشیخ الاسلام	بدر الطلام وسیہ الیم الی خطر الشیع علی المسلمین والاسلام ص ۳۸۱ ۳۷۳ ۳۹۶
(۱۲)	مولانا مودودی صاحب	سوانح لامہدی بنظر لشیخ ال محمود، الرد علی من کذب بالاحادیث الصحیحة الواردة فی المہدی للامام ص ۱۳۷ ۱۳۸ والاحتجاج بالانبر لنویجری ص ۹۳

(۱۳)	محمد بن عبد اللہ	اسی المطالب فی احادیث مختلفہ
		معارف ص ۴۹۶

رقم آخری کی تحقیق سے ثابت ہوئی ہے کہ امام مہدیؑ کی آمد کے نام بھی آتے ہیں۔

- (۱۴) علامہ اقبال
- (۱۵) مولانا عبد اللہ سندھی
- (۱۶) مولانا ابوالکلام آزاد
- (۱۷) شیخ محمود غلامی
- (۱۸) علامہ قمری

تتبعاً علامہ ابن خلدون، علامہ اقبال، مولانا عبد اللہ سندھی اور مولانا ابوالکلام آزاد کے نظریات پر تفصیلی مکتوبات آپ کے سامنے آجائیں گی۔ انشاء اللہ۔ نیز یہ کہ اس بعد مولانا مودودیؒ کی ظہور مہدی کے مضمین میں شمار کیا گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ وہ ظہور مہدی کے مکتوبات میں ان کے کلام سے یہاں سے لیا گیا ہے۔ وہاں سے لے کر وہاں تک میں وراشد و پیشین گوئیوں کے مطابق آئے والے امام مہدیؑ کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں بلکہ اس کے لیے ان کے دہن میں یہ ایک حاکم کہ جس کی تعلیمات بھی مقرب آج چاہتی ہیں۔ انشاء اللہ۔

مدعیان مہدویت:

مشرکین ظہور مہدیؑ کے بعد ان تذکرہ کے بعد ان دنوں کا تذکرہ رہا جس میں سب معلوم ہوتا ہے کہ مہدویت کا تصور دعویٰ کیا ہے۔ اس مسئلے میں صاحب منظر حق جدید کا یہ بیان قابل مطالعہ ہے۔

”اس موقع پر یہ بتادینا ضروری ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ مہدیؑ ہیں، ان میں سے بعض لوگ خود

وقت نہیں رکھا۔

چنانچہ کسی مستند عالم و محدث سے اس کی حقیت اور احکامات میں جلد نقول
طاہرات اعلیٰ حدوں ہی کے بطور مہدی کی روایات و ترقی، جو ۱۰۰۰ ہجری میں علیہ السلام
طہانی و ابو یعلیٰ موسلی نے مسیح کرشنی پیدا جماعت سے مختلف سداں سے دریا
تے۔ (مستدرس عدد ۱۳۱) صبراً کہ آپ کی رسالے کے باب اول میں احادیث
مہدی کے باقی ہیں۔ رابطہ کے ایما کرامی مع حالہ جات و رہاب ششم میں ابن ابی
حرویات ملاحظہ فرمائیے۔

لہذا جس طرح اجماعیت کی بناء پر صحیحین سے بعض راویوں کے بخروج ہونے کی وجہ سے جو حد نہیں ہوتا کسی طرح روایاتِ مہدی کے بعض راویوں کا بخروج ہونا بھی صحیح نہیں ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ روایاتِ مہدی پر جو اجماع ہوا ہے وہ اس اجماع سے زیادہ قابلِ قبول ہے جو روایاتِ صحیحین کو لے لینے پر ہوا ہے تو بے جا نہیں ہوگا کیونکہ اس کا ماحد نفس سے در روایاتِ صحیحین کو ماحد مراد اسی حدود کے بعض اپنی راے سے معتد اور حجت سمجھا ہے۔

چنانچہ کسی حدیث میں یہ نہیں آتا کہ جس روایت کو بخاری و مسلم و ترمذی تو اس کو قائل تھا اور حجت سمجھتا۔ موصوفہ جو کہ یہ ہمیں علامہ ابن حعدوں کی رائے سے نیز حضرت امام مہدیؑ کا ظہور بولی کی چیز نہیں جس کا خلق کی کرے سے ہو لہذا اگر مگر مہدی کے بعد ہی اس سے معلوم نہ بھی ہوتی تب بھی ہمیں وہ نہیں ہی سے، خود مانتے اور اس سے بھی بڑھ کر متقین کا تو یہ بہت سے کہ امتناع و اسد کا معلوم ہونا ضروری نہیں تو جب سند معلوم ہو جائے وہ بطریق اولیٰ قائل قبول ہوگا۔

روایات مہدی صحیحین میں مروی نہیں؟

خاص نوٹ یہ سمجھئے ہیں کہ اگر کسی مسئلہ سے متعلق بخاری یا مسلم کی روایت موجود نہ ہو، خواہ وہ سن قدرۃ سے نقل کی ہو، میری ہمت سے اس کا اضافہ بنام خبر مستطانی سے

تاریخ: ۱۰ شعبان ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء

- (۱) متفق علیہ روایت (۵۸ روایت جو بخاری اور مسلم دونوں میں ہے)

- (۲) صرف بخاری کی روایت۔

- (۳) صرف مسلم کی عداوت۔

- (۳) وہ روایت جو بخاری اور مسلم کی شرائط پر پوری اترتی ہو۔

- (۵) روایت جو صرف بخاری کی شرائط پر پوری اترتی ہو۔

- (۶) در پیت بومس ف مسطور شریک پارسی آتی - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۰

معلوم ہوا کہ روحانی روایت سمجھیں۔ سوشل سائنس کا طریقہ کار بھی
 تو ابھی پارتھو مقبول ہوئی۔ اس لیے روایات مہدی کے سمجھیں۔ یہ ہے کہ
 یہ انھیں دیکھ رہے ہیں۔

- (۱) اور قوی بات میرے لئے امام مہدی سے متعلق روایت صحیحہ میں

۱۰۔ جو انہیں بلکہ مسلم شریع میں روایات و احادیث میں جو کچھ بھی ہیں اس کو حدیث کے قاعدے کی بناء پر باب مبہم و مبہم پر محمول کریں گے تو اس سے عید و میلاد، ہومکا جو مبہم سے مراد ہے۔ اور آپ اسی رسالے کے باب ششم میں امام محمد بن نے متعلقین سے بھی اس کی تائید کی روایات پڑھا آئے ہیں خوبصورت و عمدہ پرست رہی ہیں۔

- (۳) کسی بات پر اجماع نہ کیے تو محدثین اور علماء کرام ایک ایک قول پیش کرتے

- وہ نہیں جانتے تھے کہ یہاں کونسی بات چل رہی ہے۔ اور اس کی کیا صورت ہے۔
- جب تک اس سلسلے میں شکیبازی نہ ہو۔ ہمارے پاس تو ابھی وقت ہے۔
- سمجھا جائے گا کہ ان کے نزدیک بھی تصور مہدی برحق ہے۔

ظہور مہدی پر اجماع سلف صالحین:

پھر دہرائی جاتے یہ بھی ہے۔ شیعین سے پہلے طبقہ مسند پر بیٹھ جاتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بات ہے کہ یہ کتاب کا مقصد یہ ہے کہ اس میں سے احادیث کا ترجمہ کیا جائے۔ اور یہ کتاب اس لیے لکھی گئی ہے کہ اس میں سے احادیث کا ترجمہ کیا جائے۔ اور یہ کتاب اس لیے لکھی گئی ہے کہ اس میں سے احادیث کا ترجمہ کیا جائے۔

فَاعْلَمْ أَنَّ الْمَشْهُورَ فِي الْكَافَّةِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ عَلَى

مَعْرِضِ الْأَعْيَانِ لَهُ (مقدمہ ابن کثیر ص ۳۸)

”جان لو کہ اس قدر زمانہ گزرنے کے باوجود تمام اہل اسلام کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ امام مہدی کا ظہور ضروری ہے۔“

یا بخاری و مسلم میں تمام روایات کا ہونا ضروری ہے؟

اسی طرح ”کتاب البرہان فی علامات المہدی آخر الزمان“ ج ۱ ص ۳۱

”احادیث مہدی سے تحقیق میں یہ بات ہے کہ مہدی کے مندرجہ ذیل جواب دیے گئے ہیں۔“

(۱) احادیث مقامہ کا صرف بخاری و مسلم میں ہی ہونا شرط نہیں ہے۔

(۲) کسی حدیث کا بخاری و مسلم میں نہ ہونا امام بخاری و مسلم کے نزدیک اس حدیث سے ضعیف ہونے کی دلیل نہیں ہے امام بخاری و مسلم سے یہ قوس کہیں

مستثنیٰ ہیں۔ اس سے اپنی کتاب میں تمام صحیح احادیث کو بیان کرنے کا التزام کیا

گئے کسی حدیث سے یہ کہیں کہ جو روایت اس میں ہے وہ اس کی دلیل ہے

یہ ضعیف ہے۔ اور اس سے اس کے خلاف تہنہ اور صاحبیت منقول ہے چنانچہ

حافظ ابن کثیر اپنی کتاب ”علوم حدیث“ جو مقدمہ اس صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور

کتاب میں فرماتے ہیں۔ امام بخاری و مسلم سے اپنی اپنی کتاب میں تمام صحیح احادیث

کو بیان کیا ہے۔ اور یہ سب اس لیے کیا ہے کہ چنانچہ امام بخاری سے اس مسئلے میں یہ

قول انہوں نے دیا ہے کہ اپنی اس جامع صحیح میں صرف صحیح احادیث کو بیان کیا ہے لیکن

حکایت سے ثابت ہے کہ بہت سی احادیث صحیح و ثابت و راہ ہے اسی طرح امام

”علامہ ابن کثیر“ کے یہ دو روایات اس کی صحت پر اس لیے دلیل بنتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور یہ کتاب اس لیے لکھی گئی ہے کہ اس میں سے احادیث کا ترجمہ کیا جائے۔ اور یہ کتاب اس لیے لکھی گئی ہے کہ اس میں سے احادیث کا ترجمہ کیا جائے۔

شیخ یوسف بن عبد اللہ کا جواب:

شیخ یوسف بن عبد اللہ اوائل اپنی کتاب ”شرط المسند“ میں ظہور پر مہدی کی روایت کے صحیح میں یہ بات ہے کہ امام بخاری و مسلم سے یہ قوس کہیں

”یہ روایت امام بخاری و مسلم سے امام مہدی کی شان میں

وارد شدہ احادیث کو بیان نہیں کیا (اس لیے امام مہدی کا ظہور نہیں

ہوگا) تو ہم کہتے ہیں کہ یہ غلطی ہے۔ اور اس میں صرف بخاری و مسلم

میں ہی نہیں بلکہ بخاری و مسلم سے علاوہ احادیث کے دیگر مجملہ

جات مشہور سنن، مسابہ اور معجم وغیرہ میں بھی بہت سی صحیح

احادیث موجود ہیں۔“

علامہ ابن کثیر کی تحقیق:

علامہ ابن کثیر اس پر کلام کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”امام بخاری اور امام مسلم سے اس بات کا التزام نہیں کیا کہ وہ ان

تمام احادیث کو اپنی کتاب میں ذکر کریں گے جس کی صحت کا

فیصلہ ہو چکا ہے بلکہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی بہت سی

احادیث کو بھی صحیح قرار دیا ہے جن میں انہوں نے اپنی کتابوں میں ذکر

نہیں کیا جیسے امام ترمذی وغیرہ امام بخاری سے کسی حدیث کی صحت

نقل کرتے ہیں لیکن وہ روایت بخاری میں نہیں ہوتی بلکہ حدیث کی

دوسری کتابوں میں ہوتی ہے۔“ (الشرط المسند ص ۲۱۱)

مرتب کتاب البرہان شیخ جاسم کی مصنفیت

اسی طرح شیخ جاسم کتاب برہان میں ۱۳۲۰ھ پر ابوہاشمؑ کے مومن کے تحت رقمطراز ہیں۔

امام بخاری و امام مسلم بھی حدیث مہدی سے حافل نہیں رہے چنانچہ اس سے متعلق انہوں نے حضرت ابو یوسفؑ کی روایت ذکر کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”کیف اندھ اذا رول اس مریعہ فیکم واما مکم مکم“
”تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریمؑ نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگرچہ صحیحین کی اس روایت میں امام کے نام کی تصریح نہیں کی گئی بلکہ یہ حدیث مطلق ہے لیکن اس قسم کی روایت حدیث میں امام مہدیؑ کے نام کی قید موجود ہے چنانچہ ابن ماجہ، روایتی، ابن خزیمہ، ابویوف، حاکم اور ابویوسف نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

”عطبار رسول اللہ ﷺ و ذکر الدجال و قال فتھی المصیبة الحبت کما یعی لکیر حبب الحدید و بدعی دلتک الیوم“ یوم الخلاص“ قال ام شریک فایب العرب یا رسول اللہ یومئذ؟ قال ہم یوم تلتلیل و جلہم بیت المفسس و لمانہم المہدی و جل صالح الخ“

(کتاب برہان میں ۱۳۲۱ھ)

”ایک دن حضور ﷺ نے ہمیں خبر دیتے ہوئے کہا کہ تم کو

کیا اور فرمایا کہ یہ منورہ سے گندے لوگ (مناقیق اور کافر) اس طرح نکل جائیں گے جس طرح مٹی سے گندے ہاتھ نکلے (زنگ) دور ہو جاتا ہے اور اس دن کو ”یوم الخلاص“ (پہنکارے اور خدا کی طرف) کہا جائے گا۔ مشرف (نامی ایک صحابی) نے یہ بھی کہ یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ عرب اس وقت قحط زدہ ہوں گے اور اس میں سے مٹی آٹھ بیت مقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ”مہدی“ نامی ایک صالح آدمی ہوگا۔“

معلوم ہوا کہ امام مہدیؑ سے متعلق روایات صحیحین میں بھی ۲۰ جوں ہیں جیسا کہ گذشتہ صفحات میں آپ اس کی تفصیل پڑھا آئے ہیں۔

اسر دوم:

محققین کا بتنا ہے کہ مروی حدیث مختلف سندوں کے ساتھ مروی ہو اور اس کے نقل کرنیوالے آئی کثرت کے ساتھ ہوں۔ ان کو بھونا قرار دیا جائے تو اس حدیث کو خبر متواتر قرار دیا جاسکتا ہے، اس اصول کو پیش نظر رکھ کر آپؑ فرمایا میں ایک ظہور مہدی کی روایات اس قدر زیادہ سندوں سے مروی ہیں کہ ان کے راویوں میں تین خلفائے راشدین، پانچ اہل بیت اور ان کے ملاوۃ مزید ۲۹ صحابہ، ائمہ و صحابہ، صحابیات پیغمبر رضوان شامل ہیں لہذا ظہور مہدی کی روایات پر تواتر کا حکم لگنا ہے جا نہیں ہے اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ خبر متواتر میں راویوں کا ثقہ اور عاقل ہونا شرط نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر مہدیؒ نے کسی روایت پر خبر متواتر کا حکم لگانے سے بچنے کی تعریف میں چار شرائط ذکر کی ہیں

عدد کثیر

راویوں کی ایک کثیر تعداد اس کو نقل کرے۔

احالۃ العادۃ تو اطرہم و تو الفہم علی الکذب

عادۃ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہونا کمال ہو۔

روواذلك عن مذهب من الابتداء الى الانتهاء
شروع سے آخر تک راویوں کی تعداد یکساں ہو۔

وكان مستند المذهب هم الحسن

سنن ترمذی کی مثنیٰ پر ہو۔ (یہاں یہ ذکر ہے کہ اسے راویوں میں حقیقی کا قاعدہ ہے۔)
اس چاروں شرطوں میں سے کسی ایک کی کمی سے روایت قابل قبول نہیں ہوگی۔
اس لیے اسے بھی مہدی کی روایات قابل قبول نہیں ہوگی۔ تاہم اگر کسی حد تک پہنچ
ہوئی ہیں۔

امروم

جن راویوں پر علامہ ابن خلدون سے جرح کی ہے ان کی روایوں کی کڑ جگہ
توثیق بھی غلطی سے کسی حد تک ہو سکتی ہے۔ قول یا کفر متفقہ ہو گئے ہیں لہذا دلیل
کا ذکر نہیں کر سکتے۔ علامہ ابن خلدون سے جو یہ قاعدہ مقرر کیا ہے۔

﴿الجرح مقدم علی التعديل﴾ (مقدمین غلوہن ص ۳۲)

”جرح، تعدیل پر مقدم ہوا کرتی ہے۔“

جن کوئی راوی ایسا ہے کہ بعض علماء نے اس پر تنقید کی ہو اور بعض علماء نے اس
کی توثیق کی ہو تو جرح کو تعدیل پر مقدم سمجھا جائے گا۔ اور تو یہ قاعدہ حوالہ دہی مثنیٰ ہے۔
اس سلسلے میں مصنفین نے کافی ”مبطلی بحث کی ہے۔ مثلاً یہ کہ مسلمان میں حدیث اصل
سے لہذا کسی کو قابل ترجیح قرار دیا جائے گا۔ اس پر کسی کی جرح ہو جو ہو، جس کی وجہ
سے اختلاف پیدا ہو جائے تو پھر اس صورت میں بھی حدیث توثیقی ہے البتہ جرح میں
اختلاف ہے اور قانون یہ ہے کہ:

﴿المیقن لا يزول بالشك﴾

”یقین کی وجہ سے یقین زائل نہیں ہوتا۔“

اور اسی لیے کہ جب کسی راوی پر جرح کی گئی ہو اور اس شخص کی مثنیٰ تو تریا

اصح سے ہو جائے تو اس سے باوجود تصانیف میں تاہم روایت مقبول قرار پاتی ہے۔
تعبیر مہدی کی روایات بھی مقبول ہوں گی۔

کیا ہر جرح مقدم ہوتی ہے؟

ویسے بھی اگر دیکھا جائے تو اگرچہ ”الجرح مقدم علی التعديل“ کا قاعدہ
اصول حدیث میں مسلم ہے لیکن پھر اس کا ساتھ چنانچہ علامہ ابن خلدون مسند ترمذی اپنی
مشہور کتاب شرح غلطی فکر میں تحریر فرماتے ہیں:

﴿والجرح مقدم علی التعديل و اطلق ذلك جماعة

ولكن محله ان صلوا مينا من عارف باسبابه لانه ان كان

غير مفسر لمرقدح فی من ثبت عدالتہ وان صلوا من

غير عارف بالاسباب لمر بعدہ به ايضا﴾

(توسل شرح لہذا فکر ص ۴۴)

”اور جرح مقدم ہوا کرتی ہے تعدیل پر محدثین کی ایک جماعت

نے تو اس قاعدے کو مطلق رکھا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جرح،

تعدیل پر اس وقت مقدم ہوگی جب کہ وہ جرح واضح ہو (مسمیہ نہ

ہو) اور جرح کرنے والا اسباب جرح کو جانتا بھی ہو (فن جرح و

تعدیل میں ماہر ہو) اس لیے کہ اگر جرح واضح نہ ہو (مسمیہ نہ ہو)

تو کسی عادل راوی کے بارے میں اس جرح سے کوئی عیب ثابت

نہ ہوگا، اسی طرح اگر جرح کرنے والا اسباب جرح کو نہ جانتا ہو،

جب بھی وہ جرح مستخرج نہیں ہوگی۔“

اس قاعدے کے پیش نظر احادیث مہدی پر جرح مبہم کو مگر قبول ہو سکتی ہے پھر

علامہ ابن خلدون کا بھی یہ اعتقاد تھا کہ اگر وہ احادیث مہدی پر محدثانہ انداز

سے تنقید کرنے لگے ہیں اور ان سلسلے میں وہ اصول حدیث نے قاعدہ سے بھی استدلال کر

سے ہیں تو سرسبز مرقعہ کی مانند ہیں۔ آیت: "وہم یزعمون انہم فی عرش" کی حیثیت بھی معلوم ہو جاتی۔

امر چہارم:

محدثین سے اس بات کی صداقت کی ہے کہ اگر کوئی ضعیف حدیث مختلف سندوں سے مروی ہو تو وہ ہمارے قبول ہوگی جب تحقیق علیہ مصنف کی کافی سوانح ملتی ہے تو مختلف ذرائع کی کافی بھی ہو سکتی ہے۔ بالخصوص اس وقت جب کہ کئی مشائخ و محدثین و فقیہین ملے ہو۔

امر پنجم:

اہل علم نے اس بات کی صداقت کی ہے کہ اگر کوئی مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرتا ہے تو وہ اپنے اس حدیث کے صحیح ہونے کا علم لگاتا ہے، پھر اس سے استدلال کرتا ہے اس صول کے پیش نظر جب سند میں کسی پیشین گوئی کے معتقد رہے تو سب سے اس مسئلے کی وارد شدہ احادیث کو صحیح قرار دے دیا پھر بعد میں سند کے ضعیف ہونے سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔

امر ششم:

علامہ ابن خلدون نے اگرچہ روایات ظہور مہدیؑ کے ثبوت کا انکار کیا ہے لیکن بہت سی روایات نقل کرنے کے بعد وہ اس میں جرح کا کوئی پہلو نہ نکال سکے۔ ان میں سے بعض روایات میں تو امام مہدیؑ کا نام صراحتاً موجود ہے مثلاً ص ۳۱۶ پر سلیمان بن عید کی روایت عامر بن عوف سے نقل کر کے عامر کا یہ قول ذکر کیا ہے:

«حدثني صحيح الاستاذ ولم يعثر جاهد»

(امام اس حدیث میں ص ۳۱۶)

اس حدیث کی سند صحیح ہے نہیں لیکن عامر بن عوف سے اس حدیث کا

نہیں۔

اور یہ بات پیچھے بیان ہو چکی ہے کہ روایت کے صحیح ہونے سے یہ یہودی نہیں کہ اس کو امام مہدیؑ کی روایت مسلمہ کی ہے نقل کیا ہو لہذا سلیمان بن عید کی روایت مقبول ہے۔ اگرچہ علامہ ابن خلدون نے یہ حدیث اس میں جرح کا پہلو نکالنے کی کوشش کی ہے۔

«سلیمان بن عید لہم یخرجہ احد من السند»

«سلیمان بن عید سے حدیث سند سے کی مصنف نے روایت نہیں کی۔»

لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ اس روایت کی روایت کے صحابہ میں سے ہونے سے اس روایت پر جرح نہیں کی جاسکتی اور اس حدیث میں جرح ملایا جاسکتا ہے پھر مزید یہ کہ خود علامہ ابن خلدون نے ابن حبان سے نقل کیا کہ اس طرح نقل کیا ہے۔

«لكن ذكره ابن حبان في الشقات ولم يروا»

احد انكلم فيه» (بحرہ ۱۶)

«لیکن ابن حبان نے سلیمان بن عید کی روایت میں شمار کیا ہے اور کسی سے بھی ان کے بارے میں کوئی کلام منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا

(جو سلیمان کے مجروح ہونے پر دلالت کرتا ہو)»

ی طرح ص ۳۱۹ پر اس امر کی روایت نقل کر کے حاکم بن عوف کا یہ ذکر کیا

«صحيح علي شرط الشيخين» مقدمہ میں علامہ ص ۳۱۹

«بقرہ و مسلم بن شاذان سے روایت صحیح ہے۔»

اگرچہ ان روایت میں بھی علامہ ابن خلدون نے یہودی قرار دیا ہے

شیدہ ہونے کا شہدہ نکالنے کے لیکن حضرت علیؑ کی روایت کے صحیح ہونے کا

دارالحدیث کی روایت کی چنانچہ اس کی قوت حاکم پر ہے، پھر امام مسلم علیؑ کے تلامذہ

ہیں اس کا شمار سے روایت کا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے شیعہ ہونے کی

پراشہ انداز نہیں رکھتے۔

یہ تفصیل تو ہمیں روایات سے متعلق تھی کہ جن میں امام مہدی کا نام صراحتاً
موجود ہے اور بعض روایات ایسی ہیں جن میں امام مہدی کے نام میں صحت کیلئے جیسے
۳۱۶ پر امام علی کی روایت کو ابن سعد سے نقل کے حامل کا یہ قول ذکر کیا ہے

﴿هذا صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه﴾

(مقدم بن خلاد ص ۳۱۶)

”یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن نبیوں نے
اس کی تخریج نہیں کی۔“

جرح مبہم پر تعدیل مقدم ہوتی ہے:

اسی طرح ص ۳۱۷ پر طبرانی کی روایت نقل کر کے اس پر بھی کوئی جرح نہیں کی
ابست اس پر طبرانی کی اس عبارت سے شہد ہوتا ہے کہ اس حدیث کو ابو حذیفہ سے ایک
جماعت نے نقل کیا ہے اور ابو الواصل کے علاوہ ابو حذیفہ اور ابو سعید کے درمیان کوئی
روایت نہیں جبکہ ابو الواصل کی روایت میں ابو حذیفہ اور ابو سعید کے درمیان حسن بن
یزید موجود ہے اور اس پر ذہبی نے جرح کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً تو محدثین
کے یہاں فقہ راوی کی زبردست مقبول ہے اور ثانیاً یہ جرح مبہم ہے اور جرح مبہم پر تعدیل
مقدم ہوا کرتی ہے اور پھر تعدیل بھی خواہ علامہ بن خلاد نے ابن حبان کے حوالے
سے نقل کی ہے۔

﴿لكن ذكره ابن حبان في الثقات﴾

(مقدم بن خلاد ص ۳۱۷)

”حسن بن یزید کو ابن حبان نے ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔“

اس کی مثال یہ ہے کہ ”حدیث ترمذی حبیب بن ایک راوی بن عیاش کے
بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ کا یہ قول منقول ہے کہ وہ مجہول سے انکس انہوں نے اسی

صحت کی اصابت ان کی حسن کی حد سے یہ جرح مستوفی پانچ بنے محدثین کے
اس کو قبول نہیں کیا اور فرمایا

﴿ربد بن عیاش کذا و کذا فان لم يعرفه ابو حنیفة فقد

عرفه غيره﴾

”زید بن عیاش جیسے پیسے راوی ہیں، اگر انہیں امام ابو حنیفہ نے

نہ تو دوسرے امر تو انہیں جانتے ہیں۔“

معلوم ہوا کہ جرح مبہم پر تعدیل مقدم ہوا کرتی ہے خواہ جرح وہ بھی ہو پھر
اس روایت میں بھی علامہ بن خلاد نے جو واصل کی روایت کے متعلق وہی جرح کا
پہلو کھانسنے کی کوشش کی ہے کہ ان کی روایت اصحاب سے نہیں لی، اس کا جواب آپ
سیدنا بن عیاد کے متعلق یہاں ردہ تفسیرات میں پڑھتے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ
علامہ بن خلاد نے اپنے علم و خودی تصدیق دیتے ہیں کہ ایک طرف راوی کی جرح نقل
رہتی ہے اور دوسری اس کی توثیق نقل رہا شروع کر دیتے ہیں چنانچہ یہاں بھی اسوں
نے ایسا ہی کیا ہے۔

﴿وذكره ابن حبان في الثقات في الطبقة الثانية وقال فيه

يروى عن انس روى عنه شعبة وعطاء بن بشير﴾

(مقدم بن خلاد ص ۳۱۷)

”ابن حبان نے ابو الواصل کو ثقہ راویوں کے دوسرے طبقے میں

ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو الواصل حضرت انس سے روایت کرتے

ہیں اور ان سے شعبہ اور عطاء بن بشیر روایت کرتے ہیں۔“

جب ابو الواصل کی روایت ابو حنیفہ سے تھیں تو انہیں فی حدیث شعبہ سے کیا ہے تو

پھر حسن سے انہیں ان کی روایت و ان کی قابل ذکر بات نہیں۔

علامہ ابن خلدون کا احادیث مہدی پر تبصرہ:

علامہ ابن خلدون نے درود اور احادیث میں پانچ تفسیریں نقل کیں ہیں۔
جہاں صحیح روایتیں ہیں وہاں صحیح بھی تفسیر لیا ہے۔ نیز آج کے دور میں ہر نبیوں
سے احادیث مہدی پر یوں بکریہ اور تبصرہ کیا ہے۔

«فہذہ جملة الاحادیث التي عرجها الأئمة في شأن
المهدي وخروجه آخر الزمان وهي كصاويث لم
يخلص منها من النقد الا القليل والافل منه»

(مقدمہ ص ۱۲۲)

”یہ وہ تمام احادیث ہیں جو ائمہ حدیث نے امام مہدی اور ان کے
آخر زمانے میں ظہور سے متعلق بیان کی ہیں اور ان روایات میں
— صیغہ — آپ دیوبندی چکے ہیں۔ بہت مخرج و تنقید سے نچ
گئی ہیں۔“

یہاں بھی وہ ان موصوف — حسب حالت — و متفقا باتوں کو جمع کر دیا ہے کہ
یہ طے نہ ہو سکتا ہے کہ روایت قلیل بتا رہے ہیں اور دوسری طرف خود ہی ان کی تعداد پانچ
پچھ سو ہے۔ اور ان غرض اس کی بات و تہمید بھی یہاں کیے گئے ہیں۔ یہ روایات کم
ارمہ و حد سے تلب تو نہیں کی اور یہ بات کی پختی نہیں کہ شریعت میں خیر واحد
نہایت سے۔ مہدائوں علامہ ابن خلدون کے ان روایات کا قلیل ہونا پچھ سو ہیں، مخصوص
یہ کہ ان میں روایات قلیل ہونا چھو بھی معذرتیں ہوتا جس کا کنارہ کی حد تک نہ پہنچے
بہت حدت نہ ہو اور امام مہدی سے متعلق روایات کا یہی حکم ہے پھر جب ان قلیل
روایات کا یہ — روایات کثرت سے موجود ہوں تو وہ — بھی زیادہ قوی ہو کر
سب میں حکم پائے جانے کا جب بن جاتی ہیں۔

مہم، تفسیر کے وقت مفسر پر محمول ہوتا ہے

علامہ ابن خلدون نے بعض احادیث کے بارے میں یہ بھی کہا ہے
«لما يقع فيها ذكر المهدي ولا دليل بقوم على انه
المراد منها» (مقدمہ ص ۱۲۱)

”اس حدیث میں نہ تو امام مہدی کا نام مذکور ہے اور نہ کوئی ایسی
دلیل قائم ہے جو اس مقام پر امام مہدی — م — پر
دلائل کرے۔“

سوال کا جواب یہ ہے کہ کسی حدیث میں امام مہدی کا نام نہ ہوئے ہے۔ چھ
ضرور واقع نہیں ہوتا اس لیے کہ بقول علامہ ابن خلدون ہے، اس پر کوئی دلیل قائم نہیں،
دلیل قائم ہو جائے تو پھر لاری طور پر اس حدیث — بھی امام مہدی مراد ہوں گے
چنانچہ آپ گذشتہ اوراق میں یہ بات پڑھا آئے ہیں کہ محدثین کا اس بات پر اجماع ہے
— اس کی روایت کی سند یا متن میں ایسا ہو اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر موجود ہو
اور قرآن سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ وہاں حدیثیں تھیں تو اس قسم سے مراد وہ تفسیر ہی
ہوئی اور یہ قاعدہ علامہ ابن خلدون کو بھی تسلیم ہے۔ حنا ص ۳۱۲ پر انہوں نے ابو داؤد
کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی ہے جس کی سند میں ہے۔

«صالح ابن الخليل عن صاحب له عن ام سلمة»

اس سند میں ”صاحب“ کا لفظ مبہم ہے۔ اور دوسری روایت میں یہ سند اس
طرح مذکور ہے:

«اسی الخليل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة»

اور پھر علامہ نے یہ کہا ہے کہ یہاں مبہم سے بھی مفہ مراد ہے جب اس
م — میں مبہم کو مفسر پر محمول کیا جا سکتا ہے تو احادیث مہدی میں ایسا کیوں نہیں کیا جا سکتا؟

کوئی صاحب عقل کی غور و فکر سے کام لے تو روایات سے منہ نہیں مٹاتا۔ امام مہدیؑ سے نام
کی صداقت سے اور حق میں نہیں ہے، سب سے اعلیٰ کے قدر سے اس قدر قریب اور
تھم نظر آئیں گے کہ یہ شعر ان پر صادق آئے گا۔

من تو شدم، تو من شدی، من تن شدم تو جان شدی
ناکس نگو، بعد از من من دگر تو دگر

اور پھر تمام محدثین کا اس روایت کو کتاب مہدی کے تحت ذکر کرنا اس بات
کی قطعی دلیل ہے کہ اس ہمہ احادیث سے امام مہدیؑ ہی مراد ہیں اور اگر صرف ان
روایات ہی کو لے لیا جائے جس میں صریحاً امام مہدیؑ کا نام مذکور ہے، وہ بھی کافی ہیں
کیونکہ یہ تو ابھی بیان ہوا کہ ایسے امور میں خبر واحد بھی حجت ہے۔

اہم ہضم:

بعض متکبرین تلوار مہدیؑ نے حدیث "لامہدی الا عیسیٰ ابن مریم" سے استدلال کیا ہے کہ مہدیؑ تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے بالفاظ دیگر یہ کہ
انہوں نے مہدیؑ اور عیسیٰؑ ایک ہی شخصیت کو قرار دینا چاہا لیکن یہ استدلال درست نہیں
اس لیے کہ بقول علامہ ابن عدونؒ ہی کے یہ روایت ضعیف اور مضطرب ہے اور دوسری
بات یہ بھی ہے کہ احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو اوصاف بیان کیے گئے ہیں
مثلاً آسمان سے رول وغیرہ، اس میں اور امام مہدیؑ کے اوصاف، مثلاً مدینہ منورہ میں
والت کا ہونا وغیرہ میں تو برے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ
علیہ السلام دو الگ شخصیتیں ہیں کیونکہ اس حدیث کو اس کے حقیقی معنی پر محسوس کرنا
محدود اور مشکل ہے لہذا اس کو مجبوری معنی پر محسوس کیا جانے کا چنانچہ علماء کرام نے اس
حدیث کی متعدد توجیہات ذکر کی ہیں۔

فی حدہ

حدیث لامہدی لا عیسیٰ ابن مریم ان یہ توجیہات حضرت عیسیٰؑ
سے اپنے رہنما مقررۃ اللہؑ میں توجہ دانی میں اور یہاں پہنچ کر حضرت عیسیٰؑ کی
علامہ ابن عدونؒ پر تنقید مکمل ہوں، انھوں نے تو تو قصد ترک کر دیا ہے۔ اسے منسب
معلوم ہوتا ہے کہ حدیث مذکور میں انجیل، کرامت تو یہاں تک بھی بیان کر دی جائیں، اور
وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے امام قرطبیؒ تحریر فرماتے ہیں
"ویرحمہم ان یکون قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
"ولامہدی الا عیسیٰ" ای لامہدی کاملاً معصوماً الا
عیسیٰ" (ذکر ص ۷۲)

"اور یہ بھی احتمال ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان
"ولامہدی الا عیسیٰ" سے یہ مراد ہو کہ کامل اور معصوم مہدی
صرف حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام ہوں گے۔"

اور یہ بات درست ہے کیونکہ امام مہدیؑ ہی ہوں گے اور حضرت عیسیٰؑ علیہ
السلام ہی اور اسی معصوم عن الخطا نہیں ہو سکتا۔

(۲) علامہ سید برقیؒ اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں
"ولافول للمہدی الا بمشورۃ عیسیٰ علیہ السلام ان
فلنا انه وزیرہ، اولامہدی معصوماً مطلقاً الا عیسیٰ
علیہ السلام" (الاشارہ ص ۲۳۶)

"امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشورہ کیے بغیر کوئی کام
نہیں کریں گے جبکہ ان کو وزیر مانا جائے یا یہ مراد ہے کہ مہدی
معصوم صرف حضرت عیسیٰؑ ہی ہوں گے۔"

﴿ حدیث "لامہدی الاعیسیٰ بن مریمہ" کی توجیہات ﴾

(۱) مہدی، "مہد" سے مشتق ہے جس کے معنی "گود" کے آتے ہیں، اس صورت میں حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے گود میں کلام کرنے والے نبی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

(۲) بعض علماء نے یہاں "مہدی" کا لغوی معنی مراد ہے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی چیز مطلق ذکر کی جائے اور اس میں کوئی قید نہ ہو تو وہاں اس کا کمال فرد مراد ہوتا ہے، اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ کمال مہدی (ہدایت یافتہ) تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

اس اجمال کی وضاحت یہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے اپنے بعد کسی بھی نبی کے آنے کی نفی فرمادی اور فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو اس سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید اس سے یہ مراد ہو کہ میرے بعد تو کوئی مستقل نبی آئے گا اور نہ تابع ہو کر۔ اس حدیث کو بیان کر کے گویا یہ بتانا مقصود ہے کہ میرے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آئے گا۔ ہاں تابع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور چونکہ مستقل نبی میں "ہادی" ہونے کی شان نمایاں ہوتی ہے اور تابع میں "مہدی" ہونے کی اس لیے حدیث میں "مہدی" کا لفظ ذکر کر دیا۔

(۳) اس حدیث کی تیسری توجیہ بیان کرتے ہوئے حضرت تھنونی فرماتے ہیں کہ یہ توجیہ میں اعتبار رسانی سے لکھتا ہوں کہ اس قسم کے الفاظ جہاں کہیں استعمال ہوں، اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں آپس میں بہت زیادہ متحد ہیں اور یہ اتحاد کبھی حقیقت کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی اس اعتبار سے کہ یہ دونوں چیزیں زمانے کے لحاظ سے قریب قریب ہیں، اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ مہدی اور عیسیٰ زمانے کے اعتبار سے قریب قریب ہوں گے۔

(۴) علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "احوال علماء" میں ۴۵۰ علماء کا ذکر کیا ہے۔ حوالے سے اس حدیث کی توجیہ یہاں کی ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ عام مہدی کا وجود برحق ہے اور وہ مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں آئے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں آتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کسی اور نے یہ مہدی ہونے کی ٹٹلی کی جائے۔

(۵) سید بریلوی نے اس حدیث کی ایک توجیہ یہ بیان کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی مہدی نہیں ہوگا۔ (الاشارہ ص ۲۳۶)

(۶) اس حدیث کی ایک توجیہ یہ بھی موسیقی سے کہ عبارت میں مضاف محذوف ہو "لامہدی الاعیسیٰ بن مریمہ علیہ السلام" کی یہ مہدی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوں گے۔

(۷) اس حدیث کی ایک توجیہ یہاں سے ہوتی ہے حضرت تھنونی نے فرمایا ہیں "میرے نزدیک توجیہ حدیث کی یہ ہے کہ یہ ترکیب مستقل ہوتی ہے کمال تشابہ کے لیے، پس مطلب یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں میں باہتمام صفات کمال سے ایسا تشابہ ہوگا کہ یہ مہدی میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں جیسا کہ کسی کا قول ہے۔"

من تو شدم تو من شدم، من تو شدم تو جاں شدم
تا کس گویا بعد از من دیگرم تو دیگری

(شہاب قادریت ص ۱۱۸)

﴿ شیخ یوسف بن عبد القدیر کی تحقیق و تنقید ﴾

علامہ ابن خلدون کے کلام پر حضرت تھنونی کی اس تفصیلی تنقید سے بعد چودھویں صدی کے حوالہ جات بھی مطالعہ فرماتے جا میں تاکہ یہ کام پیدا نہ ہو کہ شاید حقد میں علامہ ابن خلدون سے اس طعن کا کوئی دھن نہیں یا چنانچہ میں نے شیخ یوسف بن

”نہیں یہ مؤرخ سرے سے ہی ظہور مہدی کے انکار کی طرف مائل

ہو گیا۔“

اور علامہ اس غلطی سے جو علامہ نے امام مہدی کے لیے جا ہی
استعمال کیے ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ ظہور مہدی و یہ حقیقت قرآن میں
آج سے پتا چلے گا کہ اس فصل میں احادیث مہدی پر تنقیدیں ان کی بدنامی
انہوں نے ان الفاظ سے کی ہے:

”الفصل الثانی والخمسون فی امر العاطمی وما یذهب

الیہ الناس فی شانہ وکشف الغطاء عن دلک“

مقدمہ مہدی ص ۱۳

اور جا ہی انہوں نے امام مہدی سے بے فائدگی ہی کا خط استعمال کیا ہے
جس سے یہ متضح ہوتا ہے کہ علامہ بن خلدون نے یہ خط علامہ نے اپنی تائید کے
لیے استعمال کیا ہے۔ احادیث مہدی میں علامہ نے یہ بات چننے کی ہے کہ حدیث مہدی
محدثانہ حیثیت سے تو وہ معنوں کی حد تک سچی ہوتی ہیں مگر ان کے انکار کی گنجائش
نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے

”من کذب بالحدیث کذب کفر ومن کذب بالحدیث کذب

کفر“ (حدیث مہدی ص ۱۹۹)

جس سے خواتین اہل تہذیب و انصاف سے مراد یہ ہے کہ

ظہور مہدی کا انکار یا اس سے بھی غماز

یہاں نہ صرف حقیقی ظہور مہدی کی اہمیت کے پیش نظر اس کے انکار کو

فر سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے تارک نماز کو نماز پڑھنا ہوتا ہے۔

”شیخ احمد شاہ کی تنقید“

شیخ احمد شاہ، علامہ ابن خلدون پر تنقید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں،
”انہی علیہم لہم بحسن قول المحدثین الجرح
مقدم علی التعذیل ولو طبع علی فہمہم وقہہا ما ل
شبہا مما قال ولہیکون قرار عرف، ولكنہا اراد تضعیف
احادیث المہدی بما غلب علیہ من الراہی المباسی فی
عصرہ“ (تفتیح تہذیب ص ۱۹۷-۱۹۸)

”علامہ بن خلدون محدثین کے اس قول میں حرج مقدم ہوتی ہے
تعدیل، کو صحیح طریقہ سمجھیں گے کہ وہ اس مسئلے میں محدثین
کے قواسط مطلع ہوں گے نہیں سمجھتے تو وہ بھی ایسی بات کہتے جو
انہوں سے بددیانتی نہیں اصل میں اس کا رد ہی حدیث
مہدی کو ضعیف قرار دینے کا تھا جس کی حیثیت حدیث کے زمانے
میں سیاسی رائے کا اس اطار میں غالب ہونا تھا، مگر چاہوں سے
حدیث مہدی پر پڑھ کر محروم ہوا تھا۔“

اس کے بعد شیخ احمد شاہ نے وضاحت کی ہے کہ علامہ ابن خلدون نے

حدیث مہدی پر جو محدثانہ تنقیدیں ہیں ان میں ان سے گناہ مر جاں و عقل طعن سے پہلے

میں بہت سی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں لہذا علامہ بن خلدون کی تنقید کا کوئی اعتبار نہیں۔

﴿وَمَا مِثْلُ الذُّرِّيَّةِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذِي فَضْلٍ عَظِيمٍ﴾

”میں نے اس سے پہلے تو اسے بھیجی تھی تو اس نے آپ سے سب سے پہلے میں سے بہترین کو بھیج دیا۔“

فرمایا ہے، کیا مولانا کے نزدیک یہ برکت و تصرف نہیں تھا؟ اگر مولانا امام مہدیؑ کی نسبت و تصرف کا مذاق اُتاتے ہیں تو یہ وہی امام مہدیؑ کے بڑے گروہ و فرقوں (کے درکاروں کے) قریب سے ایسے ہیں جو اس بات کو اسی طرح سے مانتے ہیں کہ اس کا مذاق نہیں ملتا۔ صحت یہ ہے کہ ان کے اہل ایمان اس سوتیلے اعمال میں مذاق اڑانے والے ”عسکر اسلام“ بنے بیٹھے ہیں۔

ع تصویر تو اسے چرخ گرداں تھا

اسلام مہدیؑ کے بارے میں مولانا کی یہ بھی سچے ارشاد ہوتے ہیں کہ ”میں نے اسے اپنے زمانے میں ہی جلد ہی طے کر لیا اور اس کا وقت کا قیام معلوم کر دیا اور اس کو مجتہد نہ سمجھتا تھا۔ اس کی آمد کے بارے میں مسئلہ نہ تھا۔ جو کہ عقل و فہم کی ریاست سیاسی تھی۔ اور جسکی مہارت کے قہار سے وہ تمام دنیا پر تسلط حاصل کیا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہو گا۔ مجھے حدیث سے کہ اس کی بدعتوں کے خلاف مہدیؑ اور مصلیٰ صاحبان ہی سب سے پہلے عزم و شجاعت برپا کریں گے۔“

یہاں اس امر سے بحث نہیں۔ ایک مخصوص چیز جو اہل یہود و مسیحیت میں سے کسی کے بارے میں نہ آئی ہو اور نہ سے پیشانی رہنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ یا وہ امام مہدیؑ کے بارے میں ”خاصیت“ کے قیام کے قیامات کو ماننے میں نہیں سمجھتے؟ یا یہ مستقل نہ ہونے کی پیشانی یا تو اشیاء الہیہ سے منبج ہوتی ہے یا مستحکم ہے یا جو اس طرح سے کہ اسے کسی سیدھی مانتے ہیں۔ مولانا

اسلام مہدیؑ کے بارے میں مولانا کا یہ کہنا ”میں نے اسے پہلے میں سے بہترین کو بھیج دیا۔“ اس میں مولانا کی حدیث سے اس کے بارے میں بحث نہیں تاکہ امام مہدیؑ کی حدیث سے خلاف غریب مہدیؑ اور مہدیؑ کی سب سے پہلے میں سے شورش برپا کریں گے۔ یا مولانا کے خیال میں امام مہدیؑ کی پادشاهی میں سے مسائل میں ہوں گی یا ایک نظام میں آگے۔ اس کے بارے میں اس کی تو وہ محدود ہے جو مولانا کی اصطلاح کے مطابق ”حدیث“ اور ”امام“ کی مدد سے حدیث کے ایک انتظامی امور میں اس کی تو مولانا کی حدیث سے غریب مہدیؑ اور مہدیؑ کی مخالفت میں ہے۔“

ان تمام امور سے قطع نظر جو بات میں مولانا سے یہاں دریافت کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے امام مہدیؑ کی نسبت و تصرف کی ضرورت نہ ہوگی۔ نہ اس کی تفسیر و تفسیر کا کام نہ اس کے مسائل کا حل نہ اس کے مسائل میں ایک دائرہ قمر سے یہ کہ اس کے علوم جدیدہ میں اس کو مجتہد نہ سمجھتا تھا۔ اس کی آمد کے بارے میں مسئلہ نہ تھا۔ جو کہ عقل و فہم کی ریاست سیاسی تھی۔ اور جسکی مہارت کے قہار سے وہ تمام دنیا پر تسلط حاصل کیا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہو گا۔ مجھے حدیث سے کہ اس کی بدعتوں کے خلاف مہدیؑ اور مصلیٰ صاحبان ہی سب سے پہلے عزم و شجاعت برپا کریں گے۔“

اس لیے کہ مولانا کی نسبت اس کی میں آکر کسی چیز کی کہ ہے؟ یہ ساری باتیں جو مولانا امام مہدیؑ کے بارے میں یہ ایک ”ماٹا“ نہ تھا۔ مولانا میں بھی پائی جاتی ہیں وہ خدا کے نسل سے جدید ہیں۔ اس لیے کہ میں تمام علوم جدیدہ میں اس کو مجتہد نہ سمجھتا تھا۔ اس کی آمد کے بارے میں مسئلہ نہ تھا۔ جو کہ عقل و فہم کی ریاست سیاسی تھی۔ اور جسکی مہارت کے قہار سے وہ تمام دنیا پر تسلط حاصل کیا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہو گا۔ مجھے حدیث سے کہ اس کی بدعتوں کے خلاف مہدیؑ اور مصلیٰ صاحبان ہی سب سے پہلے عزم و شجاعت برپا کریں گے۔“

اس کی ایک یا دو صفحہ مہدی کی کتاب کا نام ہے جس میں ایک داستان بھی
 ہے۔ مہدی کی کتاب کا نام داستان ہے، یہ کتاب مہدی کی کتاب ہے جس میں ایک داستان بھی
 آج تک حکومت الہیہ قائم نہیں کر سکے۔

آخر امام مہدیؑ بقول مولانا مکی مافوق غلط فہمی تو نہیں ہوں
 ہے۔ اب آیت و تفسیر، ذکر و دعا، تسبیح و مصلیٰ اور حق تعالیٰ سے مانگنا اور پناہ
 ساری سعادت اس کی رحمت سے فارغ کر دینی میں تو خود اپنی بدقولی سے کرشمے سے
 ساری دنیا پر اپنا سد بنا دیں گے؟ کیا مولانا مکی مستقل سے ہرے میں انکل پچھتے
 نکلتے وقت اس سوال پر بھی غور فرمایا ہے؟ دراصل مولانا مکی امام مہدیؑ کی آرزو میں
 بل اللہ ہی قطع، خاکدانہ و مدرسہ، برکت و روحانی تصرف کا توفیق ازا تھا، اور میں
 ورنہ مولانا اپنی قیاس آرائی کی عقل و منطقی توجہ سے شاید خود بھی قاصر میں کاش احباب
 مولانا امام مہدیؑ کی آرزو میں محض اپنے حاروں و رفیقوں کی مدد پر شعاع و بین کا
 مدد نہ رہے تھے، بولی شخص اس سے کلام میں شگ حد نہ یہ شعر یہ تھا۔

نہ ہر جائے مرکب تو ایں تاجن
 کہ جا پویدہ اند نقش

علامہ اقبال کا نظریہ مہدویت

مفکرین غیور مہدی میں علامہ اقبال کا نام بھی جاتا ہے جیسا کہ انہوں نے
 وہ شعر ولالت کرتا ہے جس میں وہ کہتے ہیں۔

چنانچہ دل پہ اپنے خدا کا نزل دیکھ
 اب انتظار مہدی وہی بھی چھوڑ دے

اقبال کے اس شعر کا چہ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ امام مہدیؑ درحقیقت
 عینی علیہ السلام کے نزول و ظہور کا انتظار کیے بغیر محال مسائیک فکر میں نہ رہا اپنی آخرت
 کی تیاری کرے۔ مہدیؑ کو یہ وقت مہم و پرتاب میں سے ایک میں مطلب کی فنی ہو،
 علامہ اقبال کے خطوط و مصاحب میں گواہی ہے کہ وہ یہ شعر غیور مہدیؑ کی زبان سے
 انکار کا صاف اور واضح مظہر بن جاتا ہے۔

علامہ اقبال اگرچہ کوئی بد مذہب و بد فہم عام نہیں ہیں مگر یہ نظریہ کی تحریک
 نگاری کی بجائے نیکی چمکے انکس حوائی حلقوں و تہذیبی طبقوں میں ایک نمایاں مقدمہ حاصل
 ہے جس کی وجہ سے اس کی بات و سمیت ہی بانی سے اس میں سے اس نظریہ کی تحریک
 کی ضروری معلوم ہوتا ہے۔

یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ نظریہ تحریک سے ثابت ہونے والا کتاب
 "انتظار مہدی و مسیح" کی روشنی میں یہ جا رہا ہے۔ ہمیں یہ بات علامہ اقبال (یا
 مولانا) کا کلام آراء اور مولانا حمید اللہ سندھی کی کتابوں و بیانات کا ملاحظہ کرنا چاہیے
 کتاب مذکور کے ص ۱۱ پر مفتی محمد طاہر کی یہ تحریر درج ہے۔

"مصور پاکستان، مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے جب کراچی
 انکار کا خطاب شریعت یا مہدیؑ کی آمد سے متعلق راویات

پر بھی انہیں توجہ مبذول کرنی پڑی۔ ہذا خرمہرے مطالعہ کے بعد انہیں احساس ہوا کہ یہ بات۔ صرف عقیدہ ہے۔ قابل نہیں ہیں بلکہ بقول ان کے یہ بادی و مجوسی اثرات کے تحت وضع کی گئی تھیں۔

پیرانہ کلمہ جس صاحب سے اسلئے جان تہ یوں انہوں نے جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور چودھری صاحب کو بھی اس میں شامل کرنا چاہتے تھے) اس بارے میں علامہ اقبال سے رہنمائی چاہی تو اس کے جواب میں علامہ نے تحریر فرمایا:

”ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہئیں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں، میں زیادہ سے زیادہ آپ کو صرف اپنا عقیدہ دیتا ہوں اور بس۔“

میرے نزدیک مہدی، مسیحیت اور مجددیت کے متعلق جو احادیث میں دوین و انجی نجات کا خیمہ ہیں۔ ان کی نسبت قرآن میں صحیح اسیرت سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔“

(میں نے علامہ کو جواب دیا)

یہی بات علامہ نے اپنے خطبات ”تکلیل جدید الہیات اسلامیہ“ کے پانچویں خطبہ کے آخر میں کہا ہے۔

(میں نے علامہ کو جواب دیا)

اس خطہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے قادیانی تحریک کے خلاف اپنی کتاب *Tractors Is am E Qadianism* کے صفحہ ۳۳-۳۵ (جس کے ناشر آغا شورش کا شمیری مکتبہ چٹان لاہور

ہیں پراپر لکھتے ہیں ”الح“ (انکار مہدی مسیح ص ۱۱۰)

نوٹ: علامہ قسطنطنیہ نے اس کا جواب دے کر سب سے پہلے لکھا ہے۔

Of the two forms which the modern revival of Pre Islamic Magianism has assumed, Bahaism appears to me to be more honest than Qadianism, for, former openly departs from Islam, whereas the latter apparently retains some of the more important externals of Islam with an its inwardness wholly inimical to the spirit and aspiration of Islam.

Its ideas of a jealous God with an inexhaustible store of earthquakes and plagues for its opponents its conception of the prophet as a soothsayer its ideas of continuity of the spirits of Massiah are so absolutely Jewish that the movement can easily be regarded as a return to early Judaism.

The idea of the continuity of the spirit of Massiah belongs more to Jewish mysticism than to positive Judaism Professor Buber who has given an account of the movement initiated by the Polish Massiah Baalshem tells us that it was thought that the spirit of the Messiah descended upon the earth through the prophets and even through a long line of holy men stretching into the present time the Zaddiks (Sadiqs).

Hetical movements in Muslims Iran under the

pressure of Pre-Islamic Magian ideas inverted the words *buraz* *Hu ul Zill* to cover this idea of a perpetual reiteration. It was necessary to invent new expressions for a Magian idea in order to make it less shocking to Muslim conscience. Even the phrase promised *Mass ah* is not a product of Muslim religious consciousness.

It is a bastard expression and has its origin in the Pre-Islamic Magian outlook. We do not find it in early Islamic religious and historical literature. This remarkable fact is revealed by professor Wen-Sinck's Concordance of the Traditions of the Holy Prophet, which covers no less than 11 collections of the traditions and 3 of the earliest historical documents of Islam.

One can very well understand the reasons why early Muslims ever used this expression. The expression did not appeal to them probably because they thought that it implied a false conception of the historical process.

The Magian mind regarded time as a circular movement, the glory of elucidation the true nature of the historical process as a perpetually creative movement was reserved for the great Muslim thinker and historical Ibn Khaldun.

Page No. 34-35

دو نئے دعووں میں سے جو کہ اسلام سے قبل مجوسیت کے جدید مذہب کو قبول کر

چکے ہیں، یہاں لازم اور کاویا نہت ہیں۔

مجھے قادیان سے زیادہ دیانت دار بہادر سے لوگ اچانک آتے ہیں۔ وہ کہہ پہلے فرشتے تھے تو اس طور پر اسلام سے روٹ بیٹھ گیا ہے جبکہ اس وقت تک کہ اسلام کے اہم علماء کی اعمال کو اختیار کرتا ہے وہ اس طور پر اسلامی جذبات اور روح سے مکمل مخالف ہے۔

اس فرقے کے نظریات، جیسا کہ یہ نظریہ کہ عارفانہ سے جس نے پاس پہنچے مخالفین کے لیے رٹوں اور دباؤں سے احتیاجی خزانے ہیں، وہ بھی تو بخوبی جانتے کرتے ہیں، اور مسیح کی روٹ کے تسلسل کا نظریہ، مکمل طور پر یہودیوں جیسے عقائد میں اور یہ یہ سنا آسان ہے۔ یہ لوگ یہودیت کی ابتدا کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

مسیح کی روٹ کے تسلسل کا نظریہ مثبت یہودیت کی نسبت یہودی صوفی اور ست زیادہ تعلق رکھتا ہے، پرہیزگار جس سے پالش مسیح ہاشم کی شہادت اور تحریک کی ہر قتالی سے وہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہ تصور یا کیا ہے۔ مسیح کی روح عباد (عظیم انسان) کے درپے زمین پر تاروں ہوئی (اور یہ سند اب تک جاری ہے) یہاں تک کہ اس وقت پاک آسمانوں کی ایک بڑی تعداد اس کو چھینا رہی ہے جس کو "صدیق" کہتے ہیں۔

عاجی تو نہیں جو کہ ایران کے مسلمانوں میں اسلام سے قبل کوئی نظریات کے دعوے تحت چھپیں انہوں نے بدوری، صوفی اور ظنی جیسے الفاظ وضع کیے تاکہ اس دینی تولید کے نظریے پر پورا اتر سکیں۔

یہ بہت ضروری تھا کہ انہوں تصورات کے لیے جدید خیالات کو وضع کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کے ضمیر کو زیادہ نقصان نہ پہنچے (تبدیل مسلمانوں میں ان حیات اور روٹ کیا جائے) یہاں تک کہ یہ تمدنی کہا گیا کہ مسیح اسانی مذہبی شعور کی پیداوار نہیں۔ یہ ایک غلط طہار سے جس کی تعداد اسلام سے قبل کوئی نظریہ میں ہوئی۔

اسم اس کو ابتدائی اسلامی مذہبی اور تاریخی ادب میں نہیں پاتے۔ یہ قابل غور

Journal of Management Inquiry 18(6)

جواب نمبر ۱۱۱: اہل سنت سے ہے۔ طریقتی سنیوں سے قریب محسوس ہوتی ہے۔
حضرت مولانا صوفی عبدالحمید مہدی صاحب مدظلہ کی پرفیض و دراصل قرینت
بیکلمات سامنے آتی ہے کہ وہ، اسلام کی کئی طرحوں و افکار مدانی میں جی حضرت
شامروں کے ہیں۔ ان کے ہیں، اب معصوم نہیں کہ اس میں حضرت کے مضامین کوں
ہے ہیں اور لکھنے، ان کی اپنی ہی، اور ان کے ہیں، اب تک شامل ہے۔

اس سے مرعی خواہ مدنی سے بچتے ہوئے مسات پر نہیں کرتے ہیں
 ان کے مسئلے میں مواہاۃ سدھی کی طرف مصوب نظریات درست ہیں بلکہ حضرت کی
 جانب کی نسبت غلط ہے اور اب کے مسئلے کی اصاحت در حضرت کی جانب مصوب
 تمام نظریات و افکار کی جائی پڑتاں مرے کمرے و رکھوئے بواہک کرا حضرت
 سدھی کے علمی و فکری وارثوں کا کام ہے۔

تاہم یہ سوں پھر بھی مل طلب ہو جاتا ہے کہ مگر مودعا سندھی کی تھوڑی سی تصنیف کو حالی صاحب نے اور یہ کہ بعض دوسرے مودعا سندھی کی طرف دو ہاتھ منسوب کرائیں جوں کا عقیدہ نہ تھیں تو پھر اس سے مودعا سندھی کے قیام معلوم و افکار مشتبہ ہو کر رہ جاتے ہیں اس سے کہ جب یہ ہی معلوم نہ ہو کہ کون سی بات حضرت سندھی کی ہے اور کون سی لکھنے والوں نے اپنی طرف سے شامل کر دی ہے تو اس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ حضرت سندھی ہی کا مضمون ہے یا کسی اور کا؟

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ مولانا سندھی کو نہ حضرت شیخ سعدی اور
حضرت گنگوہی کے شمار میں ہیں ان کے بارے میں دو متضاد نظریات کے حامل لوگ
موجود ہیں چنانچہ ایک وہ تو مولانا سندھی کی شان میں انتہائی ستائش کرتا ہے اور اس پر
طرح طرح کے نقاب اُٹھاتا ہے۔ دوسرے لوگ اس طرف سے مولانا سندھی کی تردید میں
باقاعدہ رسالے شائع کئے گئے اور ایک فرد مولانا سندھی کو بہت زیادہ اہمیت دیتے
ہوئے اس کی بات ماننے سے تیار رہتا ہے اس سے مولانا سندھی کے متعلق کوئی
سے ایک فیصلہ و تحویہ رہا مشکل ہے تاہم مولانا سندھی کی سادگاری سے نسبت ہمیں

مولانا عبید اللہ سندھی کا نظم یہ مہدویت

[illegible][illegible]

سے پتہ تو یہ بات نظر ہے کہ راقم الحروف کی یہ مجال کیا حالیہ خیر
میں گئی ہے۔ ان دنوں میں بہت سی تبدیلیاں آئیں جا رہی ہیں اور صرف اتفاق
حق، اور محال، بلکہ صورت و سادہ، ناقصہ ہے۔

میں نے تحقیق حضرت سعدی سے موسک حررت و قلمیات کا ہے تو اس
بار میں تمہارے مافی صاحب مدظلہ کی تصنیف طبعاً ۱۴۰۲ھ عید الفطر کے علوم
و اذکار سے متعلق ہوتے ہوئے ہیں وہاں شائستگی اور سوچ سونپاتے ہیں
اس کے ساتھ شاعری کا دلیرانہ انداز بھی ہے۔

ان کے ساتھ ان میں رہنے کی ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

﴿مولانا ابوالکلام آزاد کا نظریہ مہدویت﴾

مولانا آزاد صاحب نے اپنی کتاب "مہدویت" میں بتایا ہے کہ مہدویت کا مفہوم ہے جو شخص مہدی کے ظہور کا عقیدہ رکھتا ہے۔ اس بات کا اعتقاد ہے کہ مہدی کا ظہور ہی کرنا چاہئے۔ مولانا مہدی کے طور پر اور سب کے طور پر ہیں۔ ان میں صوفیات سے نوازا تھا جو بہت کم لوگوں کو عیب دیتی ہے اور یہ بات بھی بالکل صحیح ہے کہ مولانا کی علمی حیثیت اور اقدار سے زیادہ ان کی سیاسی صحافتی ادبی اور طبیبی حیثیت زیادہ مسلمہ و محترم ہے اور برصغیر کے تاریخ نگاروں نے بھی مولانا کو ان تمام صفتوں سے نوازا ہے۔ ان کے قلم کے علاوہ ان کے خیالات سے الگ الگ بات ہے جس میں بھی غلطی سے کچھ حد تک غلطیاں ہوئی ہیں۔ ان کے خیالات کے کسی نے بھی ان کے خیالات سے الگ الگ بات نہیں کی تو بہت دور کی بات ہے۔ مہدویت کا مفہوم یہ ہے کہ مہدی کا ظہور ہوگا۔

اب انکی صورت میں مولانا آزاد مرحوم کا تفریق ایک طرف اور جملہ اہلسنت کا موقف دوسری طرف۔ لہذا ایسے موقع پر ترجیح مہدیوں کے کوئی جائزہ نہیں دیا گیا۔ ایک شخص کے لئے کوئی اور مولانا آزاد کے خیالات صرف ان مسئلے کی تردید میں قائل جنت نہیں بلکہ ان کے بے شمار تعزیرات اور غلطیوں میں ان کی مہدویت کے مختلف ہیں جس کا واضح ثبوت مولانا عظیم الرحمن سیوہارویں نے مشہور کتاب "مہدویت" میں لکھا ہے کہ ان کے جہاں پر جا بجا مولانا کے فکر و نظریات و عقائد پر کافی مضبوط گرفت اور کڑی تنقید کی گئی ہے۔

خاتمہ

امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق سلسلہ ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

ان میں سے دارالعلوم کراچی کا فتویٰ سب سے زیادہ مفصل اور مدلل مکتوبات مقدسہ کا خلاصہ اور اب باب محسوس ہو اس سے یہاں صرف دارالعلوم کراچی ہی کا فتویٰ من و عن شائ یا جارہا ہے۔ اشتقاقی کے سلسلے پر مدد نظر فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام اس مسئلے میں کہ

(۱) امام مہدیؑ سے متعلق اہل سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے؟

(۲) ظہور مہدیؑ سے منکر تے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ یہ جس علماء نے احادیث

میں مذکور علامات قیامت کے طور پر ظہور مہدیؑ کا تصدیق کیا ہے ان کے انکار کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۳) بہت سے عمومی حلقوں، خواہم در چند دینی جماعتوں کے حوالے سے ظہور

مہدیؑ کے بارے میں دو ٹوٹا فہم کے لیے جا رہے ہیں مثلاً، کسی شخص کا خواہ

مہدیؑ ہونے کا دعویٰ کرنا یا انھیں بے مزیدہ نیک بدوں وان کے توارکین

کا مہدیؑ ہر دینا بعض دینی جماعتوں کا اپنی جماعت کے بارے میں امام

مہدیؑ کے نمکے قطعیں ہونے کا دعویٰ کر دینا، اس بارے میں ہمیں کیا عقائد

رکھنے چاہئیں؟

(۴) کوئی شخص قرآن و سنت کی قیامت پر عمل نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

وقت امام مہدیؑ کا قائل نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

بیّنوا توجہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

(۱) امام مہدیؑ کا ظہور احادیث آئینہ و سچے سے ثابت ہے۔ اس سند میں جو

احادیث و آثار وارد ہوئے ہیں وہ نئی سو سے زیادہ ہیں۔ چنانچہ محدثین کی ایک

جماعت نے فرمایا ہے کہ امام مہدیؑ کے ظہور کے بارے میں قطعی احادیث

منقول ہوئی ہیں، وہ مجموعی الفاظ سے تو اتر معنوی کا درجہ دیتی ہیں۔ ان احادیث

میں کو ضعیف اور موضوع بھی ہیں، لیکن ان کی ایک بہت بڑی تعداد صحیح و

قابل حجت ہے۔

ذیل میں اس مسئلے کی چند احادیث و آثار ملاحظہ ہوں۔

(۱) عن حابر بن عبد اللہ رضى الله عنه قال

واسمعت النبی ﷺ يقول لا تزال طائفة من امتی

یقاتلون علی الحق، ظاہرین الی یوم القیامة، قال

فیقول عیسیٰ بن مریم علی اللہ علیہ وسلم، فیقول

امیرہم: تعال، فیل لنا فیقول: لا، ان بعضکم علی

بعض امراء، نکرہم اللہ ہذہ الامۃ کہ اسرحہ لاناہ احمدی

مسند ۳۳/۲۳۳ ۳۳۵ والامام مسلم فی صحیحہ

۲/۲۹۳ ۲۹۴ مع فتح الملہم، والامام ابن حبان فی صحیحہ

۸/۲۸۹ وغیرہم

اس حدیث میں "یوم القیامت" سے مراد امام مہدیؑ ہیں۔ چنانچہ مسند حارث بن ابی

اسلمہ میں یہی حدیث ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

﴿ہرول عیسیٰ بن مریم، فیقول امیرہم المہدی﴾
 (المرید فی المناقب، ص ۱۴۸ بطذکرہ سند و حدیث)
 وقال العلامة شیخ احمد العثماني فی فتح
 المبین (۲/۳۵۴)

﴿قوله فیقول امیرہم﴾ هو امام المسلمین المہدی
 الموعود المسعودی و یظاہراً (ترجمان السنۃ، ۳/۳۷۸)

(۲) عن ابي سعيد و حابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال
 ﴿ان رسول الله ﷺ يكون في آخر الزمان حجة،
 يقسم المال ولا يعلو﴾ أخرجه أحمد في مسنده، ۳۳۹/۱۷
 ومسلم في صحيحه ۳۲۹/۹ مع تكملة فتح الملہم، والقرطبي في
 شرح السنۃ ۸۶/۱۵ وقال: هذا حديث صحيح، وغيره

یہاں بھی سعید سے مراد حضرت امام مہدیؑ ہیں۔ چنانچہ میں وصف امریت
 میں (جن میں سے میں کا آگے آنا ہے) اس بات کے مانجہ امام مہدیؑ کے بارے
 میں آیت اور اس کی حد تک متعدد محدثین نے اس حدیث کا اثر مہدیؑ کے تحت
 لایا ہے۔ جیسے امام جریر بن عبد اللہ (۳۵۰ھ) میں، ابو حنیفہ شریعت
 (۸۶/۱۵) میں، امام بیہقی طرف ۲۰۲ میں فی حق امیر (۳۲۹/۹) میں، ابی
 اللہ (۸۶/۱۵) میں۔

وفي تكملة فتح الملہم (۳۲۹/۹)

﴿وذهب جمع من العلماء الى أن المراد منه خليفة الله
 المہدی الذي سيخرج في آخر الزمان﴾ (و یظاہراً،
 ترجمان السنۃ، ۳/۳۷۸)

(۳) عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال
 ﴿قال رسول الله ﷺ: لولم يكن من الدنيا لا يوم،
 لطول الله ذلك اليوم، حتى يبعث رجل من أهل بيتي،
 يواطئ اسمه اسمي، واسم أبيه اسم أبي﴾

(أخرجه أبو داود في سننه ۳۰/۵ واللفظ له، والترمذي في
 سننه ۵۰۵۰۴ وقال حسن صحيح، وابن حبان في صحيحه
 ۲۶۱/۸، والحاكم في المستدرک، ۳۸۹/۴)

(۴) عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه:

﴿ان السی ﷺ قال ان فی امی المہدی یخرج،
 یحش عمناء اوسعاً اوسعاً ینبأ الشاک قال فیحی
 الیہ رجل، فیقول: یا مہدی، اعطنی اعطنی فیحیی لہ
 فی لوبہ ما استطاع ان یحملہ﴾

(رواه الترمذی فی مسنده ۵۰۶/۳، وحديث حسن، وقد روی من غیر
 وجوه عن فی سعید عن فی بن یزید وأحمد فی مسنده ۴۵۵ ۴۵۴/۱۷
 والحاكم فی المستدرک، ۶۰۱/۴ وفي مسند حنف غیر شیعہ لضعف
 فی حدیثی أحمد وحسن الإسناد، ولكنہ ضعف بشرائطه وضعفه فیہ
 ذلك مفسرہ الحاکم فی المستدرک، ۶۰۱/۴)

(۵) عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه

﴿ان رسول الله ﷺ قال یخرج فی آخر امی
 المہدی، یسقیہ اللہ الفیث، یتخرج الارض نباتها،
 ویعطی المال صحاحاً وفکر المالیة، وتعلم الامۃ﴾

(قال الحاكم هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه)

(٦) وعن علي رضي الله عنه:

«عن النبي ﷺ قال لو لم يبق من الدهر الا يوم بعث الله عز وجل رجلاً من اهل بيتي، يملؤها عدلاً كما ملئت جوراً»

(رواه احمد في مسنده ١٦٣/٢، وابوداود في مسنده ٣١/٥ وسكت عنه هو والمصنفين وابن القيم كذا في معصر لي ٥٥٥/٦ وله شاهد من حديث في سجد العلوي عن ابن حبان في صحيحه ٢٩١/١٨)

(٧) وعن أم سلمة رضي الله عنها:

«عن النبي ﷺ قال يكون اختلاف عند موت حبيزة، فيخرج رجل من اهل المدينة هارباً الى مكة، فياتيه ناس من اهل مكة، فيخرجونه وهو كاره، فيباهونه بين الركن والمقام، ويبعث اليه بعث من اهل الشام، فيخسف بهم باليداء بين مكة والمدينة، فاذا رأى الناس ذلك، أتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق، فيباهونه ثم ينشأ رجل من قريش أخواله كلب، فيبعث اليهم بئاً فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب، والخبة لمن لم يشهد غزوة كلب، فيقسم المال، ويعمل في الناس سنة نبيهم ﷺ، ويلقى الاسلام بحجرانه الى الأرض، فيلبث سبع سنين، ثم يتولى ويهلى عليه المسلمون»

(أخرجه احمد في مسنده ٢٨٩/٢٢، وابوداود في مسنده ٣٢٥، وابن

حبان في صحيحه برفق ٩٤٥، وقال ابن القيم في الصار المستوفى من ١٣٥، والحدث حسن، وعظه معايعر ابن حبان في صحيحه

(٨) وعن أبي هريرة رضي الله عنه:

«إن رسول الله ﷺ قال: يباح لرجل بين الركن والمقام، ولي يستحل البيت الا أهله، فاذا استحلوه فلا تسأل عن هلكة العرب، ثم تأتي الحبيشة، فيخربونه خراباً لا يعصره بعده أبداً، وهم الذين يستخرجون كثرة»

(أخرجه احمد في مسنده ٢٨٩/١٣، وابن حبان في صحيحه ٢٩٢/٨، والحاكم في المستدرک ٣٩٩/٣)

وعنه عليه ابن حبان ذكر الموضع الذي يباح فيه المهدي، وكذا ذكره غير واحد من المحققين والعلماء في اخبار المهدي

(٩) وعن ثوبان رضي الله عنه قال:

«قال رسول الله ﷺ: يقتل عند كنزكم ثلاثة، كلهم غليلة، ثم لا يصير الى واحد منهم، ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق، فيقتلونكم قتلاً، ثم يقتله قوم ثم ذكر شيئا لا أحفظه، فقال: فاذا رأيتموه، فابعوه ولو حياً، على الثلج، فانه حبيزة لله المهدي»

(أخرجه ابن ماجه في مسنده ١٣٦٤/٢، والحاكم في المستدرک

٥١٠/٣، وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين وقال البوصيري في الرواة ٢٠٣/٣ هذا اسناد صحيح، وحاله لقاب

وقال ابن كثير في البداية والنهاية ٣٦/١ = هذا اسناد قوي صحيح)

(١٠) وعن أبي هريرة رضي الله عنه:

«عن النبي ﷺ قال يكون في امتي المهدي ان قصر
فبيع والافتحان والا فتسع، تسعم اعني فيها عمة لم
يصحوا مثلها، يرسل السماء عليهم مغرورا، ولا تدخر
الأرض شيئا من النبات والمال كلوس، يقوم الرجل،
يقول يا مهدي، اعطني، فيقول خذ»

(قال الطبرسي في المجمع ٣١٤٤ ورواه الطبرسي في الأوسط
ورواه لقا)

(١١) وعن مجاهد قال:

«حدثني فلان رجل من اصحاب النبي ﷺ ان
سهمي لا يخرج حتى تنس لفس ركيه، فاد فبت
الفس الركيه، غصب عليهم من في السماء ومن في
الأرض، فاتي الناس المهدي، فرفوه كما ترف العروس
الى زوجها ليلة عرسها وهو يملأ الأرض قسطا وعدلا،
وتخرج الأرض نباتها، وتمطر السماء مطرها، وتعم
امتي في ولايته عمة لم تنعمها قط»

(اخرجه ابن ابي حبة في مصنفه ١٤٩/١٥ ورواه لقا
ابنات وهو موثق في النسخ، مرفوع في النسخ فاما كما لا ينفى)

(١٢) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال:

«قال رسول الله ﷺ يخرج رجل يقال له السقياس،
في عمق دمشق، وعامة من ينحه من كلب فيقتل حتى

يقتر بفلان النساء ويقتل الصبيان، فتجتمع لهم قيس،
فيقتلونها حتى لا يجمع ديب قلعة، ويخرج رجل من أهل
بني في الحرة، فيلع السقياس، فيبعث اليه جنذا من
جنته، فيهرهمهم، فيسير اليه السقياسي بمن معه، حتى
اذا صار بيضاء من الأرض، خسف بهم فلا ينجو منهم
الا المخبر عنهم»

(اخرجه الحاكم في المستدرک ٥٦٥/٣ وقال هذا حديث
صحيح الاسناد على شرط الشيخين)

(١٣) وعن علي بن أبي طالب رضي الله عنه يقول

«ستكون فئة يعصدها من منها كما يعصده الدف
في المعدن، فلا تسبوا أهل الشام، وسبوا ظلمتهم، فان
فيهم الأمثال، وسيرسل الله اليهم سب من السماء،
فيعرقهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم، ثم يبعث
الله عند ذلك رجلا من عترة الرسول ﷺ في اتي
عشر القبا ان قتلوا وعصمة عشر القبا ان كثروا

يقاتلهم أهل سبع رايات ليس من صاحب راية الا وهو
يطمح بالملك فيموت ويهرمون ثم يظهر الهديس
فيورد الله الى الناس الفهم ويعتصم فيكونون على
ذلك، حتى يخرج الدجال»

(اخرجه الحاكم في المستدرک ٥٩١/٣ وقال هذا حديث
صحيح الاسناد ولم يخرجاه)

(۱۳) وعن أبي معبد نافذ. مولى ابن عباس

﴿عن ابن عباس قال لا تمص الأيدي والدالي حتى يلي
منا أهل البيت فتي، لم تلبسه الفتن ولم يلبسها قال
قلنا يا ابن العباس، تعجز عنها منيحكم وبأهلها
شبهكم؟ قال: هو أمر الله، يؤتاه من يشاء﴾

(رواه ابن أبي شيبة في مصنفه ۱۹۶/۱۵، ورجله ثقات)

(۱۵) وعن سالم بن أبي الجعد:

﴿عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال بأهل الكوفة،
أنتم أجمع الناس بالمهدي﴾

(رواه ابن أبي شيبة في مصنفه ۱۹۷/۱۵، واصله حسن ان شاء الله)

(۱۶) وعن ابن سيرين قال:

﴿والمهدي من هدة الأمة، وهو الذي يؤم عيسى ابن
مريم﴾ (رواه ابن أبي شيبة في مصنفه ۱۹۸/۵، وسند صحيح)

(۱۷) وعن قتادة رحمه الله قال:

﴿قلت لسعيد بن المسيب: المهدي حق هو؟ قال:
حق قلت: ممن هو؟ قال: من قریش. قلت: من أي
قریش؟ قال: من بني هاشم. قلت: من أي بني هاشم؟
قال من بني عبدالمطلب قلت من أي بني
عبدالمطلب؟ قال: من ولد فاطمة﴾

(رواه صحيح بن حماد في كتاب الفتن ۳۶۸/۱، وأبو عمرو الداني في
كتاب الفتن الواردة في الفتن ۱۰۵۶/۳، وسند صحيح)

(۱۸) وعن ابراهيم بن ميسرة قال:

﴿قلت لطاوس عمر بن عبد العزيز المهدي؟ قال قد
كان مهدياً، وليس به، ان المهدي اذا كان، زيد المحسن
في احسانه، وتب عن المني، من ابناء ته، وهو يذل
المال، ويشتد على العمال، ويرحم المساكين﴾

(رواه ابن أبي شيبة في مصنفه ۱۹۹/۱۵، وسند حسن، والله اعلم)

(۱۹) وعن عبد الله بن شوذب قال:

﴿وفيل لمطر عمر بن عبد العزيز مهدي؟ قال لقد
بلغنا عن المهدي شيء، لم يبلغه عمر؟ قال يكسر المال
في زمان المهدي فيأتيه رجل فبساله، فيقول له ادخل
فعد، فبأحد لم يعرج، فبى الناس شباعاً قال فبدم،
فيقول أما من بين الناس، فبرجع اليه فبساله أن بأخدمه
مأعطاه فبأبى، فيقول: انا نعطي ولا تأخذ﴾

(رواه أبو عمرو الداني ۱۰۶۳/۳، وصحيح بن حماد في الفتن)

(ابن ۳۵، ورجاله ثقات)

یہ چند احادیث و آثار ہیں جو امام مہدی کے بارے میں وارد ہوئے ہیں۔ اور
در اصل یہ دریا کا ایک چھوٹا حصہ ہیں۔ اور اگر اس مسئلہ کی تمام احادیث و آثار جمع کیا
جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی۔

ان روایات کی بنیاد پر جمہور اہل امت والجمہ امت کا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی
قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے۔

دلیل میں چند علماء اور محدثین کے اساتذہ کرامی اور امام مہدی کے بارے میں
ان کے اقوال، مسلک اور طرز عمل ذکر کیے جاتے ہیں:

الأرض عدلاً، وأنه يخرج مع عيسى عليه السلام،
فيساعد على قتل الدجال باب البهار في فلسطين،
وأنه يؤم هذه الأمة، وعيسى يهلى خلفه، في طول من
قصته وأمره ﴿

(راجع فتح الباری ۳/۶، والحاوی للفتاویٰ ۱۶۵/۲)

(۹) وقال الإمام أحمد بن محمد بن محمد بن سليمان الخطابي
(توفي ۳۸۸ھ) في شرح حديث كافي (۲۹۶/۴)
﴿قوله "يتفارب الزمان" أراد به زمان المهدي لوقوع
الأمس في الأرض، فاستلذ العيش عند ذلك لا تبسط
عبدله، فاستقصر مدته، لأنهم يستقصرون مدة أيام
الرخاء وإن طالَّت ﴿

(۱۰) امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحلی کہ انیس بوری متوفی ۴۰۵ھ
انہوں نے اپنی مشہور کتاب "المستدرک علی الصحیحین" میں امام مہدیؑ
پر متعدد احادیث ذکر کر کے ان کی صحیح کی ہے۔

(۱۱) امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ
انہوں نے ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے جس میں امام مہدیؑ سے متعلق
چالیس احادیث جمع کی ہیں۔

قال الحافظ البيهقي في حطة رسالته "العرف الوردي
(۱۳۳/۲ ضمن الحاوی للفتاویٰ)۔

﴿هذا جرح جمع في الأحاديث والآثار الواردة في
المهدي، لمحض في الأربعين التي جمعها الحافظ

ابو نعیم، وردت عليه مائة ﴿

(۱۲) حافظ ابو حنین احمد بن محمد بن منوی متوفی ۳۳۶ھ

آپ نے بھی امام مہدیؑ کے بارے میں یہ روایت فرمائی ہے۔ چنانچہ
حافظ ابن حجر فتح الباری میں (۲۱۳/۱۳) فرماتے ہیں

﴿قال أبو الحسن ابن الصاوي في الجزء الذي جمعه
في المهدي، يحتمل في معنى حديث "يكون اثنا عشر
خليفة" أن يكون هذا بعد المهدي الذي يخرج في
آخر الزمان ﴿

(۱۳) حافظ ابو عمر عثمان بن سعید المقرئ الدانی متوفی ۴۴۳ھ

آپ نے اپنی کتاب السنن وروای فی السنن، باب ما رواه
ابن فضال "باب ما رواه ابن مہدی کے نام سے قائل ہیں کہ اس میں امام مہدیؑ سے
بارے میں کثیر احادیث و آثار ذکر کیے ہیں۔

(۱۴) امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی متوفی ۴۵۸ھ

انہوں نے اپنی کتاب سنن میں اس حدیث کی روایت فرمائی ہے۔ نیز
ابن عبد اللہ فرماتے ہیں (کما نقله عن ابن القيم في المدار العقب
(۳۳۱/۲)

﴿تعرده يعني حديث "للمهدي الاعيسى" محمد بن
عالم هذا، وقد قال الحاكم أبو عبد الله هو مجهول،
ولقد اختلف عليه في اسناده، والأحاديث على
خروج المهدي أصح اسناداً ﴿

(۱۵) وقال الامام القاسمی عیاض بن موسی (متوفی ۵۵۳ھ)

فی کتابہ المنشاء بحقوق المعصی (۱۶۰/۳-۱۶۲) مع شرحہ للماجدی

﴿واخبر بحدک بمسی أمة، وولاية معاوية ووصاه

وعروج المهدي﴾

(۱۶) امام عبد العظیم بن عبد القوی منذری متوفی ۶۵۶ھ

سوں نے اپنی کتاب "مختصر میں بی ۱۰۰ میں امام مہدی کے بارے میں امام ۱۰۰۰ کی روایت ردہ فی حادیث یہ سہولت یا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ احادیث ان کے نزدیک قابل اعتبار نہ تھیں۔ یہ حدیث اسناد میں کلام ہوتا وہ اس کو ضرور ذکر کرتے ہیں۔

(۱۷) امام شمس الدین محمد بن احمد بن فیہر قرطبی متوفی ۶۷۱ھ

"پہلے اپنی کتاب "الامہ" توفی ۶۷۱ھ میں "سورۃ حرقہ" میں امام مہدی کے خرم و علامات قیامت میں سے شریا ہے، اور مختلف ابواب سے تحت ان کا تفصیل سے آیا ہے، اور اس سلسلہ کی متعدد حدیثیں جمع کی ہے۔ مختلف فصل کے شروع میں وہ فرماتے ہیں۔

﴿وأسأله فی حدیث امی ہریرہ بن ابی ہریرہ بن لرحل بن لرحل

والصقام، فهو المهدي الذي يخرج في آخر الزمان على

ملائكة، ويملك الدنيا كلها، والله اعلم﴾ (ص ۶۰۷)

اور حدیث "امام مہدی الایمینی" پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿والاحادیث عن امی بن ابی حمزہ فی البصیر علی خروج

المهدي من عفره من ولد فاطمة، ثابتة، أصح من هذا

الحدیث، فالحكم لها دونہ وباحتمال ان یكون معنی

قوله لا مهدي الا عيسى بن ماري كاملاً معصوماً الا

عيسى، وعلى هذا تجمع الاحادیث﴾

(۱۸) وقال الامام تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن نعيمہ

(متوفی ۷۲۸ھ فی کتاب "شہاج التہذیب" ۲۱۱/۳۰)

﴿ان الاحادیث التي يحتاج بها على عروج المهدي

احادیث صحیحہ، ورواها ابو داود والترمذی واحمد

وغیرہم، وهذه الاحادیث غلط فیہا طوائف

طوائف انکروہا، واحتجوا بحديث ابن ماجه لامهدي

الاعيسى وهذا الحديث ضعيف، وليس مما يعتمد

عليه، الثاني ان الاثنی عشریة الذين ادعوا ان هذا

هو مهديهم اسمه محمد بن الحسن

الثالث: ان طوائف ادعی کل منهم انه المهدي

المشرف﴾

(۱۹) امام شمس الدین محمد بن قیم الجوزیہ متوفی ۷۵۱ھ

انہوں نے اپنی مشہور تصنیف "اسرار صغیر فی مہجۃ الصغیر" کے اخیر میں

امام مہدی کے بارے میں مفصل کلام کیا ہے۔ اس میں دو متضاد احادیث نقل کیے گئے ہیں

بعد رقمراز ہیں۔

﴿وهذه الاحادیث اربعة اقسام: صحاح، وحسان

وغرائب، وموضوعة

وقد اختلف الناس فی المهدي علی اربعة اقوال أحدها

انه المسيح بن مريم، وهو المهدي علی الحقيقة

واحتج أصحاب هذا بحديث محمد بن خالد الحنذلي

المستقدم، وقد بہد حاله وانہ لا یصح، و لو صح لم یکن فیہ حرجہ

الناسی انہ المہدی الذی ولی من بنی العباس، وقد انتہی زمانہ، واحتج أصحاب ہذا القول بما رواہ ف ذکر احادیث، ثم قال وهذا الذی قبلہ لو صح، لم یکن فیہ دلیل علی أن المہدی الذی تولی من بنی العباس

هو المہدی الذی یخرج فی آخر الزمان القول الثالث: انہ رجل من اہل بیت النبی ﷺ، من ولد الحسن بن علی، یتخرج فی آخر الزمان، وقد امتلأت الارض جوراً وظلماً، فیملاها قسطاً وعدلاً، واكثر الاحادیث علی هذا الدل

(۲۰) حافظ ابو القاسم احمد بن محمد بن علی بن شیعہ متوفی ۳۷۷ھ

نہیں ہے۔ یہ مشہور و معروف کتاب اہل بیت و نہایت اہم کتاب ہے جس میں کتاب احسن و موافق ہے امام محمد بن علیؑ کی روایات جس کا آثار و آثار میں طرح کیا ہے۔

فحصل فی ذکر المہدی الذی یكون فی آخر الزمان، وهو احد الصلحاء الراشدين والامة المہدیین، وليس بالمستظهر الذی ترعم الروايع وتترجى ظهورہ من سرداب فی مامرا، فان ذاک مالا حقیقة له ولا عن ولائہ اماما مذکورہ، فقد بطلت بہ الاحادیث المرویة عن رسول اللہ ﷺ انہ یكون فی آخر الدهر و اظہر ظهورہ یكون قبل لول عیسیٰ ابن مریم، کما دلت

علی ذلك الاحادیث

پر آپ نے اس سے اس حدیث کا اضافہ کیا ہے۔

آپ نے امام حسنؑ کے بارے میں یہ مستقل روایت بھی تصدیق کی ہے۔

والمقصود أن المہدی المملوح الموعود بوجودہ فی آخر الزمان، یكون اصل عروجه وظهورہ من ناحية المشرق، ویایع له عند البیت کما دل علی ذلک علی الحديث، وقد اوردت فی ذکر المہدی جرة اعلی حدة ولله الحمد

(۲۱) حافظ نور الدین علی بن ابی بکر بن علی متوفی ۸۰۷ھ

آپ نے مجمع الزوائد میں امام محمد بن علیؑ کی حدیث کی تصحیح کی ہے۔

(۲۲) وقال الامام الحافظ أحمد بن علی بن حجر العسقلانی

(متوفی ۸۵۲ھ) فی فتح الباری (۱۳/۲) فی شرح حدیث اسیر مرفوعاً لا یأتی علیکم زمان الا لادی بعدہ شرمہ و سدد من حیال فی صحیحہ ہاں حدیث اسیر علی عمومہ بالاحادیث الواردة فی المہدی وانہ یملأ الارض عدلاً بعد ان ملئت جوراً (سفل ذلک عن ابن حبان، وافرہ علیہ وهو دلیل علی اعتقادہ صحة ذلک کما لا یخفی)

(۲۳) وقال الامام ابو عبد الله محمد بن حنفية الانسي

(متوفى ۱۶۷ھ) في شرحه لصحيح مسلم انكم كنتم

تسمونه ۲۶۱ھ في شرح حديث كيف اسم ذبول عيسى بن

مريم فيكم وامامكم مكم مكم

فيكونه وامامكم مكم قد فسر في الآخر من ربه

حزير بن عيسى فيكون مبرهم الحديث

قلت في من العربي و قيل بعيسى امكم من قرين

و قيل بعيسى لامام المهدي. لدى صح فيه حديث

لترمدي من طريق ابن مسعود و بن هريرة وقال

ابن العربي وما قيل به لمهدي من ابي جعفر لا يصح

واما هو لمهدي لاني في حواله من

(۲۴) حافظ جمال الدين عبد الرحمن بن ابني بركسيه في متوفى ۹۱۱ھ

آپ نے بھی ممدن پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں سورت رند

احادیث و آثار و قول و روایات ہیں اور اس کا نام عرف بوری فی خبر

اسدی رکھا ہے۔

(۲۵) صاحب خزائن علی بن حسام الدین المتقی البندی متوفی ۹۷۷ھ

انہوں نے بھی اس موضوع پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔

قال في حرمي لاسي لا شرط لاسي

و قد ذكر الشيخ علي المنقي في رساله له في

امير المهدي في رساله حرج رجل بالهد دعوى به

المهدي لصغر و اسمه حسن كبير و ظهر امره و ظهر منه

ثم انه مات بعد مدة. وان اتباعه لم يرحوا عن اعتقاد

هم. قلت وقد سمعت كثير من القادمين من بلاد الهند

الى الحرمين يحد لي لان على ذلك الاعتقاد

(۲۶) امام ابو العباس احمد بن محمد بن حجر في متوفى ۹۷۳ھ

آپ نے بھی ممدن پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں

اقول المتوفى في حديث ممدن

اس مقدمہ میں آپ نے

لمحاض في عدة طرق انه من ولد فاطمة كما يأتي و ما حرج

"المهدي من ولد العباس عيسى" قد ذكر حديث ثم قال

وهذه كذا سألني عاتق و لا من انه من دريه من ولد

فاطمة. لان حديثه كبر و اصح من في بعض الاثمة لخطاط

ان كونه من دريه من ولد لمتوفى عنه

(۲۷) وقال العلامة ملا علي القاري

(متوفى ۱۰۱۳ھ) في شرحه

فخر بن لعنه ان المهدي عنه السلام يظهر اولاً في

الحرمين الشريفين ثم يأتي بيت المقدس فياتي الدجال

ويحضره في ذلك الحال. فيزل عيسى عليه السلام من

الماوراء النهر في دمشق الشام. و يحيى ابي قتال الدجال.

فيقتله بصرية في الحال فيجتمع عيسى عليه السلام

بالمهدي و يحيى لانه و قد اقيم الصلاة فيسير المهدي

لعمري بالثمة فمع ممدن ان هذه الصلاة اقيم لك

فان اولي و يهدي به

وقال أيعاضى المرقاة (۳۱/۹)

”قوله قبل عيسى بن مريم، بقول نبيهم“امى المهدى“

(۲۸) وقال العلامة عبد الرؤف المناوى:

(توفى ۳۵۶ھ) ان نيل التدریس مع معراج (۲۷۹)

”و أخبار المهدى كثيرة شهيرة، أفردها غير واحد فى

التأليف قال السهردى، ويحصل مما ثبت فى الأخبار

أنه من ولد فاطمة وفى أبى داؤد أنه من ولد الحسن

نبيه - أخبار المهدى لأخبار منها خبر - لامهدى

الاعيسى بن مريم، لأن المراد به كما قال القرطبي:

لامهدى كاملاً معصوماً الاعيسى وقال المناوى

أيعاضى (۳۱/۱۵)

”ان نزول عيسى لقتل الدجال يكون فى زمن المهدى،

ويصلى عيسى خلفه، كما جاء به الأخبار و جرم به

جمع من الأخبار“

(۲۹) علامہ محمد بن عبد الرسول بن عبد اسید برزنجی متوفی ۱۰۳۰ھ

آپ نے اپنی کتاب ”اشادہ شاہد“ میں ارکان امام مہدی کو قیامت

کی علامات میں سے شریعت پر ایمان کا تفصیل سے تحریر کیا ہے۔ یہ انہوں نے

احادیث مہدی کو حوالہ فرمایا ہے۔

قال في (ص ۸۷)

”الباب الثالث فى الاشراف العظام والامارات القريبة

التي تعقبها الساعة، وهي كثيرة، فمنها المهدى،

آپ نے یہاں پر بیان کیا ہے کہ امام مہدیؑ کی قیامت کے بعد ان کے

وهو اولها واعلم أن الاحاديث الواردة فيه على اختلاف

رواياتها لا تكاد تنحصر، فقد قال محمد بن الحسن

الاسودى فى كتاب مناقب الشافعى ”قد تواترت

الأخبار عن رسول الله ﷺ بذكر المهدى، وأنه من

أهل بيته“

وقال أيضاً (ص ۱۱۴)

”قد علمت أن أحاديث وجود المهدى، وخروجه آخر

الزمان، وأنه من عنرة رسول الله ﷺ من ولد فاطمة

عليها السلام بلغت حد التواتر المعنوى، فلا معنى

لإنكارها“

(۳۰) علامہ محمد بن احمد غفر بنی متوفی ۱۱۸۸ھ

ہوں نے عقیدہ میں مشہور کتاب ”لوامع الاسرار“ میں اسرار

الاسرار لائبریری جو الفیہ اسلامیہ سندھ میں شہرہ میں امام مہدیؑ کی علامات

وقیامت کی علامات تحریر کر رکھی ہیں ان میں سے احادیث کے مقام میں سے شریعت پر

انہوں نے احادیث امام مہدیؑ کے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

قال في (۸۴/۲)

”لقد كثرت الأقوال فى المهدى، حتى قيل لامهدى

الاعيسى، والصواب الذى عليه أهل الحق أن المهدى

غير عيسى، وأنه يخرج قبل مولد عيسى عليه السلام،

وقد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر

المعنوى، وشاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من

معتقداتهم - وقد روى عن ذكر من الصحابة وغير

طحاوی نے تصریح بالمشہد، وہی کتبہ ایضاً، لہذا حکم الرابع، الا

مجال للاجتهاد فی ذلك استہدیٰ ۹

(۳۶) علامہ نواب محمد صدیق حسن خان قنوجی متوفی ۱۳۰۷ھ

آپ نے اپنی کتاب "تہذیب الثغر فی بیان مقیدہ اہل الشریعہ" (ص ۱۲۸) میں امام مہدیؑ کے ظہور کا مقام اسلام و مہدات قیامت میں سے شمار کیا ہے۔ نیز "الاداعیہ لہما کان و ما یكون بین بدی الساعۃ" میں اس موضوع پر تفصیل سے کلام کیا ہے۔ اور نیز حدیث و آثار و روایات میں آپ کا ذکر مذکور ہے۔ اور احادیث مہدیؑ کو تواتر قرار دیا ہے۔ (ظاہر ہے ص ۱۱۲)

﴿والاحادیث الواردة فی المہدی علی اختلاف روایاتها کثیرہ جداً، سبع حدیثاً تواتر، وہی فی المسن و غیرہا من دواوین الاسلام من المعاجم المسانید واحادیث المہدی بعضها صحیح، وبعضہا حسن، و بعضها ضعیف وامرہ مشہور بین الکافة من الاسلام علی ممر الأعمار﴾

(۳۷) علامہ ابو عبد اللہ محمد بن جعفر کتبی متوفی ۱۳۳۵ھ

حدیث تواتر آپ نے تصنیف "الظہر، المتکثر" میں حدیث تواتر بہت مشہور ہے۔ اس میں سورۃ نے حدیث مہدیؑ کو تواتر قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس میں (ص ۲۴) رقمطراز ہیں:

﴿والحال ان الاحادیث الواردة فی المہدی المستظر متواترة﴾

(۳۸) وقال الامام العلامة المحدث الکبیر انور شاہ کشمیری

(توفی ۱۳۵۲ھ) فی فیض الباری (۳/۳۳-۳۷) فی شرح حدیث "قوله کیف اقمتم اذانکون لیکم ابن مریم و امامکم منکم" الوافہ حالیۃ والمتاخر منہ الامام المہدی، فسمی اماماً وقد اختلط فی بعض الرواۃ عند مسلم، فطلعه علی عیسیٰ علیہ السلام، فجعل اللفظ وانکم منکم۔ والراجح عندی لفظ البخاری بالجملة الاسمیه والمراد منہ الامام المہدی، لما عند ابن ماجہ باسناد قوی: "یا رسول اللہ، فاین العرب یومئذ؟ قال: هم یومئذ فلیل بیت المقدس، واسامهم وحل صالح الخ" فهذا صریح فی ان مصداق الامام فی الاحادیث هو الامام المہدی، دون عیسیٰ علیہ السلام۔ بقی الکلام فی ائمة الصلاۃ، فالامام فی اول صلاۃ بعد رسول المسیح علیہ السلام۔ ینکون هو المہدی، لانہا کانت الخیمت لہ، ثم بعدہا یصلی بہم المسیح علیہ السلام ﴿

(۳۹) حکیم الامت مجدد اہلسنت مولانا اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ

حضرت قدس سرہ نے ان عددوں مورخ (سنوں) نے احادیث مہدیؑ کو بخیر و کرہ کی کوشش کی ہے کہ یہ سارے تصنیف فرمایا ہے، جس کا نام "مؤخرۃ الظنون" میں ہے۔ ان میں سے ایک ایک حقہ اقتباس نقل کیا جا رہا ہے

"ان عددوں ۲۰ سن سے پہلے مقدمہ میں حدیث واردہ فی شان المہدی میں بعض متکثرین ظہور امام کا ذکر نقل کیا ہے ورنہ مورخ کا نظام بھی اسی

طریقہ مذکور بتاتے ہیں کہ یہ وہاں کے لوگوں کی طرف سے تھا۔
 ان کی نظر میں یہ مذکور ہو گیا تھا کہ وہاں کے لوگوں نے
 اس نے منسوب معلوم ہوا کہ اس کے متعلق بعض مسلمانوں نے قلمبند کر دیا ہے
 جائیں کہ شبہات کا شیعہ کا مختصر و مجمل جواب ہو جائے

اس طرح سبب کا متعلق باقیوں ہونا تھا کہ اس طرح ظہور مہدی کی
 اہمیت سے اور جس طرح بعض متکثرین تلمیذی سمجھیں کہ اس کا حق امتیاز نہیں
 سمجھا گیا یہی طرح متکثر ظہور مہدی کا قول قاتل امتیاز نہیں ہو گا۔ بلکہ
 اس جماعت سے امتیاز جمہور کا ہے اور یہ جمہور کا قول مقدمہ جمہور کے قابل
 اعتبار نہیں سمجھا گیا، سو یہ امتیاز دونوں کے درمیان سے چنا چاہئے کہ تکملہ
 معتبر ہیں اور محدثین مستشرقین میں سے کسی سے اس کی مخالفت نہیں کی۔ بعد
 حسب تہم مذکور مذکور تہذیبی و ادبی اور اس بارے میں اس کی جو عقلی
 اہمیت نے جماعت کثیرہ سے دوسرے طریقہ متکثر اس وقت کیا۔

(ملاحظہ فرمائیے: ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵)

(۳۰) وقال الامام العلامة المحدث الكبير العقیہ راہد الکوثری

(متوفی ۱۲۳۷ھ) فی کتابہ نظرۃ عارۃ فی حقائق متکثرات میں یہی حدیث اس طرح
 نقل فرماتا: (ص ۱۲۲):

»و اما ما تواتر احادیث المہدی والدجال والمصیح،
 فلیس بموضع ریبۃ عند اهل العلم بالحديث،
 وتشکک بعض المتکلمین فی تواتر بعضها، مع
 اعتراهم بحروب اعتقاد أن أشرط الساعة کنها حق،
 فمن لفة غیر تهم بالحديث«

(۳۱) وقال العلامة المحدث الكبير شيخ الاسلام سراج احمد عسائی
 (متوفی ۱۳۶۹ھ) فی فتح مبینہ (۲۹۳۲) ج ۱ ص ۱۷۸
 عیسیٰ بن مریم، بقول امیرہم "ما نصہ"
 »قوله بقول امیرہم "هو امام المسلمين المہدی
 الموعود المصعود«

(۳۲) وقال العلامة المحدث محمد ادریس الکابردی

فی التعلیق الصبیح (۱۹۸۶) (متوفی ۱۳۳۹ھ)

»وبالجملة ان احادیث ظهور المہدی قد بلغت فی
 الکثرة حد التواتر، وقد نقضها الامہ بالقول، فیجب
 اعتقادہ، ولا یسوغ ریبہ وانکارہ، کما ذکرہ
 المتکلمون فی العقد الملامہ لی صاحب عقادہ
 علی المسلم«

یہ تیسری صدی ہجری سے ہے۔ چوتھی صدی ہجری تک ہے چند حدیث
 متواتر، اگرچہ حدیث کے اس میں درجہ صدی کے ظہور، حدیث میں ہے
 اور اس میں اس کے قول و عقادہ، سلف اور مرفوعہ میں ہے کہ یہ حدیث ہے
 اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ:

(ا) امام ترمذی متقی، ابن حبان، حاکم، بیہقی، منذری، ابن تیمیہ میں قرآن ہے
 قرطبی، ابن کثیر، بیہقی، ابن جریر، ابن خلیفہ، شوان، صدیق، ابن حبان وغیرہم محدثین
 نے احادیث مہدی کوئی تردید نہیں کی ہے۔

(ب) امام یوسف کسٹانی، ابن سبیر، شوان، صدیق، ابن حبان، وغیرہم
 راہب و ترمذی وغیرہم نے احادیث مہدی و تواتر فرمایا ہے۔ تاہم یہ حدیث، بیہقی، ابن
 حبان، ابن سبیر نے اس میں اس کے متواتر ہونے کا نقل کیا ہے اس بات

اشراط السلاطین للبرہانی ص ۸۷-۹۶۔ الاذیۃ لما کان وما یكون
 بیننا یدی السلاطین لصدیق حسن ص ۱۱۲-۱۳۸۔ البرہانی من کذب
 و ما یثبت سببہ و اوراق فی سببہ و مقیدہ و ما یثبت فی
 المہدی المفسر کلام العبد الحسن بن محمد العباد۔ اشراط السلاطین لیسف
 و بل ص ۲۵۹۔ تہذیب ص ۳۷۱۔ مقیدہ سببہ مہدی
 و ما یثبت فی سببہ و مقیدہ لیسف مہدی۔ اوراق مقیدہ
 و ما یثبت فی سببہ و مقیدہ لیسف مہدی۔ اوراق مقیدہ

مہدی محمد علی ع

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۲۳/۶/۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان مقام اس مسئلے میں کہ

(۱) امام مہدیؑ سید عالم ہوں۔ مہدیوں کا کارنامہ یا حیثیت عتبات ہے یا نہ
 انہوں نے اپنی حشرات میں بہت مصائب سے گزرنا پڑا ہے یا نہ
 طور پر طاعت ہو؟

”و علاوہ علی ہذا ان المحققین من الاشاعرة لم یعدوا برون المسیح
 و اقبان المہدی من حممہ صاحب اعتماد علی اہل اللہ فہم
 بدکرہما صاحب المواقف و بعد علیہ لشیخ و کتبک لم
 بدکرہما العبد و لم بعد علیہ المحقق الدوایی اذ فیہب المہدی
 الامم لم یفسر فی العہود کما حقہ واللہ اعلم (۱)۔ ص ۱۰۷
 نیز وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ تمہارے کہتے ہیں کہ مہدی کے تعلق و ارتباط
 باہل میں سے اسلام ہے۔ پس وہ میں اس کا میں نام نہیں لیتا۔
 کے بعد جو نام میں صحیح، صلیب مدیون میں معتمد میں میں ہوں۔
 سے ایک بیویوں رویتیں گل آن میں مکران میں سے کچھ ایک میں سے۔

(۲)۔ کلام مہدی ص ۱۰۷

(۲) اسی طرح علامہ اقبال نے یہ بات کہ امیر ہے یا نبی مہدی سببیت و
 مہدیہ سے تعلق جو احادیث میں وہ علی و عیسیٰ نبیات کا تہذیب میں، علی
 تخیلات اور قرآن کی کج اہمیت سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔“

(۱)۔ ص ۱۰۷

میں امت کا ہر قوم سے اپنی خدمات نہیں محدود بہت عام ہے۔
پانچویں خطبہ کے آخر میں لکھی ہے۔ (ص ۲۴۱-۲۴۲)

(۳) امام مہدیؑ کی آمد کے بعد امت میں اصلاحی اور اصلاحی کاموں سے ہر قوم میں
خیر و برکت ہے۔ پھر امتوں کی یہ بات ہو جائے گی۔ کہ آپ اپنے
یہ خدمت ہے۔ یہ امام مہدیؑ کی یہ بات ہو جائے گی کہ امتوں میں
و کا امام مہدیؑ کے یہ امور ہیں۔ کا۔ سے یہی ہیں اور اس پر ایمان
میں امام مہدیؑ کے یہ امور ہیں۔ پھر امتوں کی یہ بات ہو جائے گی کہ
بغیر اس شخص کے میں نہیں اور آپ نے ایمان اور شہادت کے
مراغ میں نکلیں۔ (مجموعہ خطبات مہدیؑ ص ۱۵)

آج کل سے جو بات ہے کہ اس میں ہے کہ یہ تفصیلی تفکرات
ہوئے ان کے انکار کی حقیقت واضح فرمادیں۔

بیہوا تو جروا

ایک خطبہ

الجواب حامداً و مصلياً و مسلماً

(۱) مولانا حمید اللہ مدنی مرحوم حضرت شیخ الحدیث مشہور شاہراہیہ مدنی
ہند کے عظیم مجددین میں سے ہیں جنہوں نے اسلام و مسلمانوں کے لیے رسول
قرآن کی ہیں، عظیم کارنامے انجام دیے ہیں اور اوصاف میں ہے آپ صاحب
تکلیفیں اور صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ علمائے اہل حق و انصاف پسند حضرت نے ہمیشہ
ان کی خدمات و کارناموں کی قدر کی ہے اور ان کے لیے دعا کرتے رہے ہیں۔
لیکن اس سب سے باوجود یہ بات بھی اپنی جگہ ہائیک و حقیقت ہے کہ
مولانا مرحوم کچھ شان نظریات و رائے افکار و تقررات بھی رکھتے تھے جو سمجھوتہ کے
عقیدہ سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔ ہمارے متعدد اکابر نے اس کی وضاحت کی ہے
ذیل میں اس سلسلہ کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

حضرت اقدس شیخ الاسلام صاحب دہلیؒ نے ایک مقام میں لکھتے ہیں
”تمام اہل فہم و رہب قلم و علم سے پروردگار دوست سے کہ ہم
مرحوم کی حق تعالیٰ کو کچھ کر سکتے ہیں۔ اہل حق و انصاف کا کام
نہ فرمائیں جب تک اس کو اصول اور مسلمات اسلامیہ اور ضروریات
دین و مملکت نہ ملے۔ اہل حق و انصاف کے درمیان تو ہر پرچہ نہ
میں۔ ہر اہل حق و انصاف کے کام و حضرت شاہ مہدیؑ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ

(ب) اسلام کے پہلے دور میں مہدیؑ کا کہیں نام تک نہیں ملتا، اس دور کے بعد جو کتابیں صحیح اور ضعیف حدیثوں کی جمع شدہ ہیں ان میں تلاش کرنے سے ایسی کتابیں روایتیں ملتی ہیں۔

پچھلے صفحات میں ہم نے امام مہدیؑ کے بارے میں متعدد احادیث اور آثار صحابہ و تابعین صحیح اور قابل اعتماد اسناد سے ذکر کر چکے ہیں ان میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ لوگ اس زمانہ کے اکابر سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا عمر بن عبد العزیز مہدیؑ ہیں۔ یہ سب اس کی واضح دلیل ہے کہ قرون اولیٰ میں یہ شائع واقع تھا، اور کیوں نہ ہو جبکہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ظہور مہدیؑ ثابت ہے۔

نیز ہم یہ بھی ذکر کر چکے ہیں کہ فہیم بن حماد کی التعلیق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابی داؤد، ترمذی ابن ماجہ، مسند احمد وغیرہ میں احادیث مہدیؑ کی ایک بڑی تعداد مذکور ہے۔ نیز صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، مسند رک حاکم وغیرہ کے مصنفین نے احادیث مہدیؑ کی روایت کی ہے جن کے مصنفین نے صحت کا التزام کیا ہے۔ جبکہ اول الذکر کتابیں نیز صحیح مسلم بالکل حقیقہ میں ائمہ کی تصنیفات ہیں۔

لہذا ان سب کے ہوتے ہوئے مذکورہ قول کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ اس کا قائل حقیقت سے بالکل ناواقف ہے، اور اپنی لاعلمی کو دوسروں پر جھٹ بانا چاہتا ہے۔

(ج) ”مگر ان میں سے صحیح ایک بھی نہیں ہے۔“

احادیث مہدیؑ کے بارے میں امت کے ہاتھ اور اکابر محدثین کے اقوال و ارشادات آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ لہذا مذکورہ بات پر مزید تبصرہ کی چنداں حاجت نہیں ہے۔ (د) علامہ اقبال مرحوم عقائد و اعمال اہل السنۃ والجماعہ کے سلسلہ میں قدوہ اور کسوٹی نہیں ہیں۔ نہ وہ احادیث کی تصحیح و تضعیف کے میدان میں قابل استناد ہیں۔ بالخصوص امت کے جمہور محدثین و علماء نے جن احادیث کو صحیح مانا ہے علامہ کا ان کو رد کرنا کوئی حیثیت اور وزن نہیں رکھتا۔ بلکہ محض اپنے خیال و وہم سے اس طرح احادیث کو رد کر دینا

نہایت جہالت اور فطرتاً ہی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قرآن کی صحیح اسپرٹ سے ان احادیث کو کوئی سروکار نہیں، تو اس کے بارے میں مختصر عرض یہ ہے کہ امت کے جمہور علماء جن کے فہم قرآن پر امت کو اعتماد ہے، انہوں نے ان احادیث میں قرآن کی صحیح اسپرٹ کے خلاف کوئی بات محسوس نہیں کی۔ یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ احادیث نبویہ جو دراصل قرآن ہی کی تشریح ہیں، وہ قرآن کی صحیح اسپرٹ کے خلاف ہوں۔

(در اصل اس موقع میں ہمیں علامہ مرحوم کی اس بات پر عملدرآمد ہونا چاہیے جو آپ نے اس خط کے شروع میں فرمائی ہے کہ:

”ہاں یہ ٹھیک ہے کہ آپ کو کسی عالم سے یہ سوالات کرنے چاہئیں جو آپ نے مجھ سے کیے ہیں۔“

(۳) ”انظار مہدی و مسیح“ اس وقت ہمارے پاس نہیں ہے۔ معلوم نہیں اس کے مصنف نے مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی یہ بات کہاں سے نقل کی ہے اور اس کی سندی حیثیت کیا ہے۔

ہاں یہ بات اپنی جگہ مشہور اور بالکل درست ہے کہ مولانا مرحوم بہت مسائل میں جمہور امت کے خلاف شاذ نظریات اور تفردات رکھتے تھے۔ چنانچہ ان میں سے بعض مسائل میں ان کے موقف کی رد میں حضرت ائمہ علامہ محدث کبیر مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ نے ایک مقالہ بھی تالیف فرمایا ہے، جو مشکلات القرآن (از امام انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ) کے مقدمہ تہجد البیان میں شامل ہے۔ اسی طرح دوسرے حضرات علماء نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔

جہاں تک اس اقتباس کا تعلق ہے تو اس اقتباس کے مطابق دینی مسلمات میں سے کسی چیز کا انکار محض اس وجہ سے کر دینا کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے، نہایت خطرناک و زاتحانہ اور گمراہ کن ہے۔ اگر ہر چیز کا ثبوت اس پر موقوف ہے کہ قرآن کریم میں اس کا صراحتاً ذکر ہو تو پھر احادیث نبویہ علی صاحبہا اصلوات والسلام کی کون سی

ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

ایسے موقع پر ہمیں آپ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بار بار پڑھنا چاہیے:

عن المقدم بن معدی کرب قال:

﴿حرم رسول اللہ ﷺ یوم غیر اشہاء، ثم قال:

یوشک أحد أن یکذبني وهو متکي، علی اریکته یحدث

یحدثني، فيقول: بینا و بینکم کتاب اللہ فما وجدنا فيه من

حلال استحلناه وما وجدنا فيه من حرام حرمناه الا وان

ما حرم رسول اللہ مقل ما حرم اللہ﴾

والخرجه الامام احمد في في مسنده: ۳۲۹/۲۸ بسند صحيح، وابن

سنان في صحيحه: ۱۰۶/۱ والحاكم في المستدرک

۱۹۱/۱، ۱۹۲/۱ وقال: (الاه صحيح)، والله اعلم بالصواب

سید احمد علی مدنی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۱۸/۶/۲۳

فہرست مآخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱	تفسیر ابن کثیر	علامہ ابن کثیر
۲	بخاری شریف	امام بخاری
۳	مسلم شریف	امام مسلم
۴	ترمذی شریف	امام ترمذی
۵	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد
۶	سنن ابن ماجہ	امام ابن ماجہ
۷	مسند ابویعلیٰ	امام احمد بن علی البغوی
۸	مشکوۃ المصابیح	خطیب تبریزی
۹	مرقاۃ المفاتیح	ملا علی قاری
۱۰	العلیق الصبح	مولانا محمد ادریس کاندھلوی
۱۱	مظاہر حق جدید	مولانا عبداللہ جلاویہ قازمی پوری
۱۲	ترجمان السنہ	مولانا سید بدر عالم میرٹھی
۱۳	مصنف لابن عبدالرزاق	ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی
۱۴	بذل الجہود فی حل ابی داؤد	مولانا غلیل احمد سہارنپوری
۱۵	کتاب الفتن	شیخ نعیم بن حماد
۱۶	الاشیاء الاشرار الساد	سید محمد بن رسول البرزنجی
۱۷	اشیاء الساد	شیخ یوسف بن عبداللہ الوائیل

۱۸	کتاب المہربان فی علامات مہدیؑ	شیخ علی تقی ہندی
۱۹	القول المختصر فی علامات المہدیؑ المفسر	علامہ ابن حجر عسقلانی
۲۰	مقدمہ ابن خلدون	علامہ ابن خلدون
۲۱	امداد الفتاویٰ	مولانا اشرف علی تھانوی
۲۲	آثار القیام فی شیخ الکرام	نواب صدیق حسن خان
۲۳	علامات قیامت اور نزول مسیح	مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ
۲۴	عقیدۃ المسلم فی ضوء الکتاب والسنۃ	تاج محمد بن عبدالرحمن العروس
۲۵	الحادی للفتاویٰ	علامہ جلال الدین سیوطی
۲۶	حکامہ الاسلام	مولانا محمد ادریس کاندھلوی
۲۷	الذکر	امام قرطبی
۲۸	اختلاف امت اور صراط مستقیم	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
۲۹	آپ کے مسائل اور ان کا حل	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
۳۰	شرح تہذیب الفکر	علامہ ابن حجر عسقلانی
۳۱	احساب کا دیانیت	عقلمند علامہ کرامی تحریرات کا مجموعہ
۳۲	حضرت امام مہدیؑ	مولانا ضیاء الرحمن فاروقی
۳۳	انتظار مہدیؑ و مسیح	تنہا عیادی بھیجی
۳۴	ظہور مہدیؑ ایک اعلیٰ حقیقت	مولانا حسین قر
۳۵	ماہنامہ ابلاغ	ترجمان دارالعلوم کراچی

کتابوں کی لائبریری میں

مثالی ادارہ اپنے رکشش ملکات اور مجتہدین سموز
واقعات، ہزاروں کتابوں کی کتب خانہ میں کتابوں کا
مثالی مشمول اور سیکڑوں کتابوں کے مطالعے کا چور

مؤلف
مولانا ہشازون مفاویہ

بیش العلوم

پتہ: آفس ۲۰۰ - جامعہ روز پورک پانی انارکلی، لاہور فون: 7352482
دکان نمبر ۱۱۱، محلہ کیمٹ غزنی شریف، لاہور فون: 7352482
www.baitululoom.com

